تین عظیم ڈکٹیٹر

نپولین بوناپارٹ، ہرایڈولف ہٹلر، بینٹو مسولینی

مرتب : اسلم کھوکھر

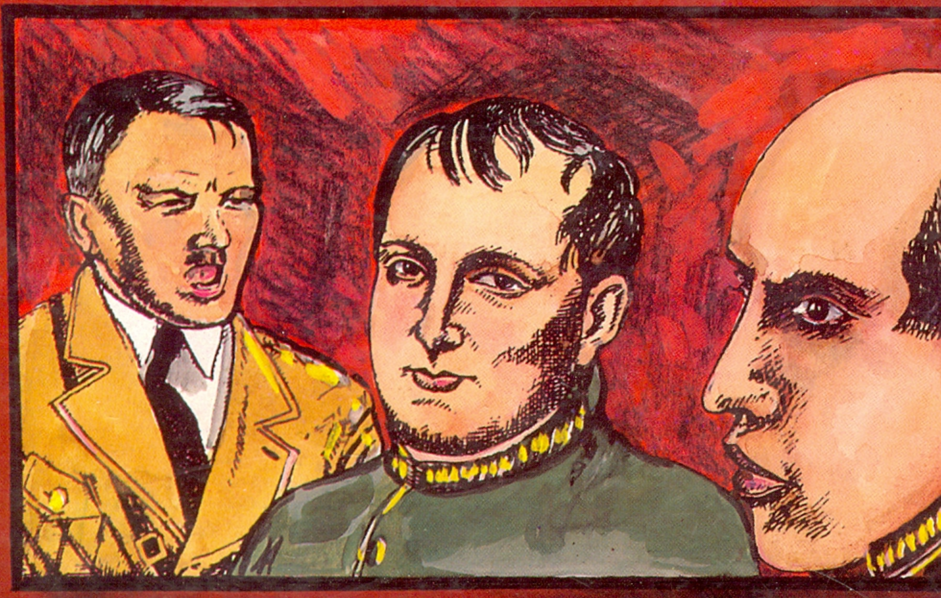

فہرست داستان نپولین

○ پہلا حصہ	جزیرہ	9
○ دوسرا حصہ	لاوا	41
○ تیسرا حصہ	دریا	90
○ چوتھا حصہ	سمندر	135
○ پانچواں حصہ	چٹان	206

پہلا حصہ

جزیرہ

نپولین کی کہانی نے مجھ پر بہت گہرا اثر چھوڑا۔ یہ اثر ایسا تھا
جیسا کہ انجیل مقدس میں "سینٹ جان" کی پیش گوئی۔ ہم یہ اثر
اس سے بھی زیادہ محسوس کرتے ہیں لیکن معلوم نہیں کیوں!

گوئٹے

ایک نوجوان عورت خیمے کے اندر بیٹھی ہوئی ہے۔ اس نے اپنے جسم پر ایک شال لپیٹ رکھی ہے اور اپنے بچے کو اپنی چھاتی سے دودھ پلا رہی ہے۔

اسے ابھی تک گڑگڑاہٹ کی زوردار آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ وہ سوچتی ہے کہ جنگ ابھی جاری ہے اور گولیاں چل رہی ہیں۔

رات ہو چکی ہے اور مسلسل ایسے آوازیں آ رہی ہیں جیسے جنگ ہو رہی ہو۔ پھر وہ سوچتی ہے، کہ ہو سکتا ہے یہ آوازیں موسم خزاں کے دھماکوں کی بازگشت ہوں جو کہ پہاڑوں سے ٹکرا کر ایسی آواز پیدا کر رہی ہوں یا کہ پھر شائد یہ آوازیں اس سرسراہٹ سے زیادہ کچھ بھی نہ ہوں جو کہ ہوا جنگل کے پائن اور شاہ بلوط کے سدا بہار درختوں سے ٹکرا کر پیدا کر رہی ہے جہاں کہ لومڑیاں رہتی ہیں اور جنگلی پرندے انڈے دیتے ہیں۔

وہ خیمے کے اندر بیٹھی ہوئی ایک خانہ بدوش عورت کی طرح نظر آ رہی ہے۔ وہ اپنے

گرد جو شال لپیٹے بیٹھی ہے اس سے اس کا ایک سفید پستان اس کے کپڑوں سے باہر ہے جس سے اس کا بچہ دودھ پی رہا ہے۔

وہ بے یقینی سے خیمے کے باہر دیکھتی ہے اور سوچتی ہے کہ ایک اور دن غروب ہو رہا ہے لیکن وہ ابھی تک نہیں آیا۔

اب وہ اپنے قریب ہی گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز سنتی ہے!

شائد وہی ہے!

کیونکہ اس نے آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن پھر سوچتی ہے کہ میدان جنگ تو یہاں سے بہت دور ہے اور کہر بھی چھا رہا ہے۔

خیمے کا پردہ کھلتا ہے۔ رات کی سرد ہوا کا جھونکا اندر آتا ہے اور ایک آدمی اندر داخل ہوتا ہے۔

وہ ایک فوجی افسر ہے جس نے رنگین وردی پہن رکھی ہے اور وہ کلغی دار کنٹوپ پہنے ہوئے ہے وہ ایک چست اور سبک خرام محب وطن نوجوان ہے جس کی عمر بیس سال کے قریب ہے وہ جھک کر بڑی گرم جوشی سے اس خاتون کو سلام کرتا ہے وہ بھی اپنے دل میں اس نوجوان کے لئے پرجوش محبت رکھتی ہے۔ اس نوجوان کا نام سارجنٹ بونا پارٹ ہے۔

اور اس خاتون کا نام لتیزا ہے۔ وہ اپنے سر پر رومال لپیٹے ہوئے اس کے سامنے آکر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اس کی سنہری گھنگریالی زلفوں کی الجھی ہوئی لٹ اس کے سفید رخساروں کو چوم رہی ہے۔ اور اس کے تراشے ہوئے لبوں پر ایک سوالیہ سی مسکراہٹ ہے وہ فریم میں سجی ہوئی تصویر کی مانند نظر آ رہی ہے۔ اس کی ستواں ناک آگ کی لو سے دمک رہی ہے۔ اس کی کمر کے ساتھ ایک تیز دھار خنجر لٹک رہا ہے۔ جس کو اس نے ان سنگلاخ چٹانوں میں رہتے ہوئے اپنے سے کبھی جدا نہیں کیا۔ وہ ایک خوبصورت "امیزون" کے روپ میں دکھائی دے رہی ہے۔ وہ حادثوں کی بیٹی ہے وہ ان جنگجو بہادروں میں سے ہے جنہوں نے صدیوں پہلے بحیرہ روم کے پانیوں کو چیر کر اٹلی کی سرزمین پر قدم رکھا اور اس کے بعد اس ناہموار جزیرے "کارسیکا" پہ وارد ہوئے۔

اب تمام جزیرے کے لوگ اکٹھے ہو کر نفرت زدہ دشمن کے خلاف صف آراء ہو گئے ہیں اور یہ سب لوگ فرانسیسی فوج کو جزیرہ سے باہر نکالنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ جو کہ پہاڑوں کے دشوار گزار حصوں میں موجود ہیں۔

یہ انیس سالہ دوشیزہ بھی اپنے خاوند کے شانہ بشانہ اپنے اجداد کے وطن کو آزاد

کرانے کی جدوجہد میں ساتھ ہے۔

کون ہے! جو اپنی آنکھوں سے اس چمکتے ہوئے ستارے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال سکے۔ اس کی آنکھوں سے جھلکتا ہوا اعتماد اور بلند حوصلہ اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ وہ نجیب الطرفین ہے۔

یہ زندگی سے بھرپور نوجوان جس کی طاقت اس کے ہر انداز سے مترشح ہے۔ وہ اس خاتون کو محاذ کی تمام خبریں سناتا ہے کہ دشمن کو پسپا کر کے ساحل سمندر کی طرف دھکیل دیا گیا ہے اب دشمن کے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ ایلچی "جنرل پاؤلی" کی طرف بھیج دئے گئے ہیں۔ شائد کل تک وقتی طور پر صلح ہو جائے۔

لتیزا ہم جیت رہے ہیں۔ کارسیکا آزاد ہو گا۔ اب ہر کارسیکن کے بہت سے بچے ہوں گے جو کہ آزاد زندگی اس جزیرے پر بسر کریں گے۔ یہ وہ سرزمین ہے جہاں کے باسی اپنے دشمن کے خون سے اپنے خنجروں کی پیاس بجھاتے ہیں۔ اس جزیرے پر مقدس دیوتا رہتا ہے۔ اس جزیرے پر رہنے والی عورتوں نے اپنی ماؤں اور دادیوں سے سیکھا ہے بچے عزت کا نشان ہوتے ہیں۔

وہ تو پندرہ سال کی عمر میں ہی ماں بن گئی تھی۔ یہ جو بچہ اس کی گود میں تھا یہ اس کا پہلا بچہ تھا۔

لتیزا نے کہا کہ اب ہمارے بچے زیادہ دیر تک فرانس کے غلام نہیں رہیں گے۔

بہار کی آمد کے ساتھ ہی مایوسی چھا گئی کیونکہ دشمن نے پھر طاقت پکڑ لی تھی۔ جزیرے کے بچوں اور بڑوں نے ایک دفعہ پھر ہتھیار اٹھا لئے۔ اس خاتون نے اپنے خاوند کے شانہ بشانہ دشمن سے لڑائی شروع کر دی حالانکہ اس وقت وہ حاملہ تھی دراصل وہ تو پچھلے موسم خزاں کے طوفانوں میں ہی حاملہ ہو گئی تھی۔

اس نوجوان کو بھی اپنی بیوی پر پورا اعتماد تھا اور یہ دونوں ایک دوسرے کے لئے ڈھال تھے۔

مئی میں "کارسیکا" والوں کو شکست ہو گئی کیونکہ ان کے قبائل مختلف گروہوں میں بٹ گئے تھے۔ اب وہ جنگلوں اور چٹیل پہاڑوں میں منتشر ہو گئے تھے۔ بہت سے مردوں اور عورتوں کے ساتھ لتیزا نے بھی اپنے ایک سالہ روتے ہوئے بچے کو اپنے بازوؤں میں سمیٹ کر گھوڑا گاڑی میں سوار ہو گئی۔ اس طرح یہ سب لوگ دشمن سے بچ کر ساحل سمندر تک پہنچ گئے۔

شکست خوردہ جرنل پاؤلی نے اپنے چند سو جاں نثاروں کے ساتھ فرانسیسی فاتحین کے ساتھ کچھ شرائط کے ساتھ صلح کر لی۔ جزیرے کے لوگوں کے لئے یہ عرصہ بربادی کا تھا۔
اگست میں لتیزا نے ایک عظیم بچے کو جنم دیا۔ انہوں نے اس کا نام ”نپولین“ رکھا۔

لتیزا نے اس مہم میں ایک ہیروئن کا کردار ادا کیا۔ اس کا حوصلہ ایک آدمی سے بھی زیادہ تھا۔ سمندر کے کنارے بنے اس عظیم گھر میں اس نے ایک اچھی خاتون خانہ ہونے کا ثبوت دیا۔ اس کا نوجوان خاوند دولت اکٹھی کرنے کی بجائے زندگی کے اعلیٰ نصب العین کے لئے منصوبہ بندی کرتا۔ سالوں تک اس نے اپنی قوت اپنے وراثتی نصب العین کو بہتر کرنے کرنے کے لئے صرف کی۔ یہ نوجوان ”پیسا“ میں جب طالب علم تھا تو اس کے ساتھی اسے کاؤنٹ بونا پارٹ کے نام سے پکارتے تھے۔ ”پیسا“ میں اس نے اچھی زندگی گزاری۔ پھر جب اس کے دوسرے بچے کی پیدائش ہوئی تو اس نے اپنی تعلیمی زندگی کو خیر باد کہہ دیا۔
اب اسے فکر تھی کہ اپنی زندگی کیسے گزارے۔ جب ”کارسیکا“ پہ مصیبت کا وقت تھا تو اس نے الفاظ کے سہارے مشروط طور پر فاتحین سے صلح کر لی۔ اب وہ جزیرے کو فرانسیسیوں کے قدموں تلے پامال ہوتے ہوئے کیسے دیکھ سکتا تھا؟ اب اسے ”کارسیکا“ والوں کی شرافت کی حمایت کرنا تھی۔
اب وہ فرانس کے بادشاہ کی عدالت میں سپرنٹنڈنٹ ٹیکنیکل ماہر کے طور پر ملازم ہو گیا۔
”کارسیکا“ میں اسے شہتوت اگانے کا بہت شوق تھا۔ کارسیکا اسے بہت یاد آتا وہاں اب بھی پہاڑوں میں روائتی طور پر بھیڑیں چرتی تھیں اور ساحل کے ساتھ ساتھ انگوروں کے باغات تھے۔ وہاں اس کا بھائی کلیسا کے دینی امور کو سرانجام دے رہا تھا اور اس کی بیوی کا سوتیلا بھائی پادری تھا۔
وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی خوددار اور خوبصورت بیوی تیس سال کی ہو گئی اس عرصہ میں اسے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ جزیرے میں رہنے والی قوم کے لئے یہ ایک بہتر چیز تھی کیونکہ ان کے لئے خونی رشتوں کا تعلق ایک اعلیٰ خوبی تھی لیکن آٹھ بچوں کی پرورش ایک مہنگا معاملہ تھی۔ یہ چھوٹے بچے اکثر اپنے والدین کو پیسوں کے متعلق فکرمند دیکھتے۔ آخر ان کے باپ نے ان مشکلات کا حل تلاش کر لیا۔

اس نے اپنے دو بڑے لڑکوں کو جو دس اور بارہ سال کے تھے لے کر "فرانس" کی طرف سفر کیا۔ وہاں سے وہ "تولان" پہنچے۔ اور "تولان" سے "ورسلز"۔ وہاں سے اس نے "مارشل" کی سفارش حاصل کی۔ اس طرح اس کا کاؤنٹ بونا پارٹ کا اطالوی خطاب بحال ہو گیا۔ اور "بادشاہ لوئی" کی منظور کی ہوئی دس سال پہلے کی گرانٹ بھی مل گئی۔ دونوں بھائیوں اور ایک بہن کا وظیفہ "نوبل" سکول میں لگ گیا۔ اس طرح اس کا ایک بیٹا پادری بن گیا اور دوسرا افسر بن گیا۔

○

ایک چھوٹا سا خاموش طبع لڑکا "برائن" کے سکول کے باغ میں بیٹھا تنہا مطالعہ میں مصروف ہے۔ اس باغ کے تین اطراف دوسرے پڑوسی بھی ہیں جو اس باغ کو استعمال کر سکتے ہیں لیکن اس طرح کہ اس بچے کی تنہائی میں کوئی مخل نہ ہو۔

یہ لڑکا اپنے سکول فیلوز میں بہت ہی تنک مزاج اور خوددار مشہور تھا۔ جب دوسرے لڑکے اس کی تنہائی میں مخل ہوتے تو وہ ان کو بھگا دیتا۔ اس نوجوان کا کہنا تھا کہ میں سخت مٹی سے بنا ہوں۔ اس کے اندر ایک آتش فشاں کھول رہا تھا اس لئے کوئی بھی اس کی چھوٹی سی بادشاہت میں دخل نہ دیتا۔

وہ اپنی آزادی کے متعلق بڑے پرجوش جذبات رکھتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے اپنے والد کو لکھا کہ صرف پڑھنا ہی سب کچھ نہیں بلکہ مجھے کارخانے کے مزدوروں میں بھی کام کرنا چاہئے۔ اور پھر اکیڈمی کے فنکاروں کے ساتھ بیشک اس کے یہ خیالات حکومت کے قوانین سے متضاد ہیں۔

اس کا کہنا تھا "عظیم لوگوں کی زندگیاں عمل اور حکومتی قوانین سے وابستہ ہیں۔" لیکن وہ خود رومن ہیروز جیسے خیالات رکھتا تھا۔

اس لڑکے کو کبھی کسی نہ ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ اس کے سکول فیلو اسے نیم وحشی کہتے تھے یا پھر وہ اسے بہترین غیر ملکی طرفہ کہتے تھے۔

وہ فرانسیسی زبان کا دشمن تھا۔ وہ فرانسیسی کا ایک لفظ تک نہیں جانتا تھا۔ یہ ننھا سا لڑکا کیا عجیب چیز تھا۔ اس کا مختصر سا نام بھی عجیب تھا لیکن جو کوٹ وہ پہنتا وہ بہت لمبا ہوتا تھا۔ اس کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہ تھا۔ اس کے باوجود اس کا دعویٰ تھا کہ وہ "شرفاء" میں سے ہے۔ فرانسیسی اس پہ ہنستے تھے کہ کیا "کار سیکن شرفاء" ایسے ہوتے ہیں۔ فرانسیسی لڑکے اسے کہتے "ارے او کور سیکن! تم وہی ہو نا کہ جن کو ہماری فوج نے فتح کر لیا تھا۔ اگر

تم اتنے ہی بہادر تھے تو پھر فرانسیسی فوج سے شکست کیوں کھائی۔"

وہ کہتا "ہم ایک تھے اور تم دس۔"

پھر نو نہال غصے سے جواب دیا "تم مجھے بڑا تو ہو جانے دو۔ میں تمہارا ادھار ضرور چکاؤں گا۔"

وہ پھر طعنہ دیتے کہ تمہارا والد ایک سارجنٹ ہی ہے نا۔ اس سے زیادہ تو کچھ نہیں۔ ننھے نپولین کے اندر ایک شعلہ سا لپکتا پھر گرج کر کہتا "ہمیں چیلنج مت کرنا۔"

ایک خط میں وہ اپنے والد کو لکھتا ہے کہ میں اپنی غربت سے تنگ آ چکا ہوں۔ میں ان فرانسیسیوں کا مزاق برداشت نہیں کر سکتا۔ ان کے نزدیک عزت صرف پیسے سے ہے لیکن شرافت کے احساسات کی بنا پر وہ مجھ سے کمتر ہیں۔ اس لئے میں ان مغروروں کے سامنے تحمل کا مظاہرہ کرتا ہوں۔

جزیرے سے جواب آتا "ہمارے پاس کوئی رقم نہیں ہے۔ تم یہیں رہو کیونکہ تمہیں پانچ سال تک یہیں رہنا ہے۔"

ہر سانس کے ساتھ اس کے احساسات میں انقلابی جذبات بڑھتے گئے اس کے ساتھی اس کی جو ذلت کرتے اس سے اس کا اعتماد بڑھتا گیا۔ اس کے استاد دوسرے طالب علموں کی نسبت اس کے متعلق اچھی رائے رکھتے تھے۔ اگرچہ ریاضی' تاریخ اور جغرافیے کے مضامین کے سوا اس کی کارکردگی اچھی نہ تھی لیکن ایک دیکھنے والی آنکھ اس کی روح کی تلخی اور کردار کی پختگی کو دیکھ کر کہہ سکتی تھی کہ اس کا تعلق فاتحین سے ہو گا۔

اس کا دھیان ہمیشہ اپنے آبائی جزیرے میں رہتا۔ وہ اپنے والد سے ناراض تھا کہ اس کے تعلق فرانس کے ساتھ کیوں ہیں۔ وہ اپنی سوچ رکھتا تھا وہ سوچتا تھا کہ میں اس بادشاہ کو اپنے جزیرے کے ساحل سے دور دھکیل دوں گا اس لئے مجھے پڑھنا چاہئے تاکہ میں علم حاصل کر کے اس علم کو اسی بادشاہ کے خلاف استعمال کر سکوں۔ کیونکہ جب تاریخ بنانا ہوتی ہے تو تاریخ کا مطالعہ ضرور کیا جاتا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ "پروشیا" کے بادشاہ کے فلسفے کا مطالعہ ضرور کروں گا جو اس نے اپنی موت سے پہلے لکھا تھا اور اس نے اس میں "کارسیکا" کی آزادی کی حمایت کی تھی۔ اس کے والدین بھی سوچتے کہ یہ وہمی تنہائی پسند اور باغی قسم کا لڑکا آخر بننا کیا چاہتا ہے؟۔ کیوں یہ ہر وقت سوچ بچار میں گم رہتا ہے۔

جب اس کے بڑے بھائی "جوزف" نے پادری کا پیشہ چھوڑ کر ہتھیاروں کا پیشہ اپنانا چاہا تو چھوٹے بھائی نے اس کو لکھا کہ تم ایسا مت کرو کیونکہ تمہیں بہادر بننے کے لئے

حوصلے کی کمی ہے اور تمہیں میدان جنگ سے ڈر آتا ہے اس طرح تم ایک محافظ افسر کیسے بن سکتے ہو۔

ہاں! تمہاری صحت بہت اچھی ہے اور تم خوبصورت بھی ہو۔ تمہارا میلان طبع جو کہ شخصیت کا لازمی جزو ہوتا ہے اور ذاتی ذہانت معاشرے پر تو اچھا اثر ڈال سکتی ہے لیکن جنگ میں نہیں۔ یہ تبدیلی تمہارے اندر دیر سے پیدا ہوئی اگرچہ تم اچھی آمدنی کر لیتے ہو لیکن نئے پیشے سے تم خاندان کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔ کیا تم بحری فوج میں جانا چاہتے ہو؟ تم ریاضی کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ تمہاری صحت سمندری زندگی کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اگر تم توپ خانے کا افسر بننا چاہتے ہو تو وہاں جو بھاری کام کی مشقت کرنا پڑتی ہے تم وہ نہیں کر سکو گے۔

یہ صرف پندرہ سالہ لڑکے کے مشاہدات ہیں جو اس کے ذہن کی عکاسی کرتے ہیں کہ اس کا مشاہدہ کتنا گہرا ہے۔ وہ دیکھتا ہے جو خوبیاں اس کے اندر ہیں اس کے بھائی میں نہیں ہیں۔ یہ جوزف کے کردار کی بھرپور عکاسی ہے اگرچہ دونوں ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں نپولین نے اپنے باپ سے ورثے میں باغیانہ اور ہمہ گیر خیالات لئے اور اس نے اپنی ماں سے خودی، حوصلہ اور صداقت ورثہ میں لی۔

( )

نپولین کا کہنا تھا کہ جب میں فوج میں جاؤں گا تو بیشک تلوار تو فرانس کی ہو گی لیکن اس کی دھار کو میں اپنی مرضی سے استعمال کروں گا۔ وہ "برائن" کے سکول سے فارغ ہونے کے بعد سولہ سال کی عمر میں ہی نائب لیفٹیننٹ بن گیا۔ اسی وردی میں اس نے اپنی زندگی کے ان منٹ نقوش چھوڑے۔ اس عہدہ کے لئے اس نے "پیرس" کے کیڈٹ سکول میں ایک سال کی تربیت حاصل کی۔ یہاں بھی اس نے برائن کے سکول جیسا ہی وقت گزارا اسے ہمیشہ کتابوں پہ جھکا ہوا ہی دیکھا گیا۔ یہاں بھی اس کی طبیعت میں شورش اور مفسلی ہی رہی کیونکہ وہ فرانسیسی شرفاء جیسا امیر نہیں تھا۔ وہ فطری طور پہ ہی ایسا تھا کہ ضرورت کے وقت ہی خرچ کرتا۔

ایسے نوخیز سپاہی تعشات کے دلدادہ ہوتے ہیں لیکن وہ ایسا نہیں تھا کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ میرے گھریلو حالات ان خرافات کی اجازت نہیں دیتے۔

اب اس کا والد بھی وفات پا چکا تھا اس لئے اس کا خاندان اس کی توجہ کا مستحق تھا۔ بچت کرنے کی عادت اسے بچپن سے تھی وہ اپنے جیب خرچ سے بچت کر کے اپنی ماں کی

مدد کیا کرتا تھا۔ پیرس کے کیڈٹ سکول سے جب وہ فارغ ہوا تو اس کے افسروں نے اس کے متعلق لکھا کہ یہ وہ خوددار ہے جس نے ہمیشہ فضول گفتگو میں وقت ضائع کرنے کی بجائے اپنے مطالعہ کو ترجیح دی۔ اس کی اس خوبی سے دوسروں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

وہ اب نائب لیفٹن کی وردی پہن کر "ویلنس" میں اپنی رجمنٹ میں جا کر شامل ہو گیا۔ یہ اس کی غربت تھی جس نے اس کو مجبور کیا کہ وہ اپنی زندگی کے لئے شاندار جدوجہد کرے۔ اب اس کے دل میں تین باتوں کی تحریک پیدا ہوئی کہ وہ اپنے ساتھیوں کی طرح ہی حقیر بن جائے تو اس طرح اس کی غربت ختم ہو سکتی ہے یا وہ دوسروں پر حکمرانی کرنے کا گر سیکھے یا پھر جزیرے میں جا کر انقلابیوں کا قائد بن جائے اور اس طرح وہ جزیرے کا حکمران بھی بن سکتا ہے۔

اس زندہ شہر میں ایک نوجوان کی زندگی کتنی بے معنی ہو گی جو ڈانس کرنا نہ جانتا ہو اور اس نے یہ سب کچھ کرنے کی کوشش کی لیکن پھر اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ اس طرح وہ اس معاشرے میں اپنی غربت کو بھی چھپا سکتا تھا۔ تاہم اس قصبے کے وکلاء اور دانشوروں سے اس نے آشنائی رکھی اور وہ ان کی عجیب و غریب گفتگو سے محظوظ ہوتا۔ وہ پیغمبروں اور عظیم لوگوں کی زندگیوں کے واقعات سنتا۔ ان باتوں نے اس کی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا۔ وہ لائبریری سے کتابیں لے کر پڑھتا۔ کبھی کبھار وہ ایک دو فرانگ خرچ کر کے نئی کتاب بھی خرید لیتا۔ کبھی کبھی کیفے میں جا کر بلیرڈ کھیل لیتا۔ وہ اپنی عادات میں پابند سا نوجوان تھا۔ نہ جانے وہ اپنے جذبات پہ کیسے قابو رکھتا ہو گا۔ وہ نوجوان نسل سے تعلق رکھتے ہوئے بھی ریاست اور معاشرے کے معاملات میں گہری دلچسپی رکھتا۔ وہ بلیرڈ کھیلنے والے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں شدید گرم ماحول میں بیٹھ کر انہی معاملات کے بارے میں سوچا کرتا۔ جب کہ دوسرے نوجوان افسران خوبصورت نازنینوں کے ساتھ اپنے فرائض کو فراموش کر کے داد عیش دے رہے ہوتے اور یہ نوجوان افسر کتابوں پہ جھکا ہوا آنے والے وقت کے لئے منصوبہ بندی کرتا۔ وہ توپ خانے اور اس کے اصولوں اور توپ خانے کی تاریخ کا مطالعہ کرتا۔ اس کے علاوہ محاصرہ کرنے اور حملہ کرنے کے طریقوں پر غور کرتا۔

انہی دنوں اس نے افلاطون کی "جمہوریہ" "پروشیا" اور "ایتھنز" کے قانون کا مطالعہ کیا۔ "سپارٹا" کی ریاستوں اور "انگلینڈ" کی تاریخ کا مطالعہ کیا۔ "فریڈرک اعظم" کی

مہمات اور "فرانس" کی اقتصادیات کا مطالعہ کیا۔ اس کے علاوہ تاتاریوں' ترکوں' ان کے رویوں اور رسم و رواج کا بھی مطالعہ کیا۔ اس کے علاوہ ان کے ملکوں کی زمین کے خدوخال کے بارے میں بھی معلومات اکٹھی کیں۔ "مصر" "کارتھیج" اور "ہندوستان" کی تاریخوں کا مطالعہ کیا۔ اس کے علاوہ اس نے اپنے ہم عصر انگریز اور فرانسیسی مفکرین جن میں "میرابیو" "بوفن" اور "میکاولی" کا بھی مطالعہ کیا۔ اس نے "سوئٹزرلینڈ" کے آئین اور تاریخ کا بھی مطالعہ کیا۔ "چین" "ہندوستان" "انکا کی ریاست" کی تاریخ اور آئینوں کا مطالعہ کیا۔ اس نے تاریخ میں محب وطنی کی کہانیاں بھی پڑھیں۔ اس کے علاوہ علم ارضیات ارتقاء کے قوانین' شماریات اور اخلاقیات کا بھی بھرپور مطالعہ کیا۔

وہ صرف کتابوں کی ورق گردانی ہی نہیں کرتا تھا بلکہ یکسو ہو کے مطالعہ کرتا تھا اور وہ باقاعدگی سے ان کتابوں سے نوٹس بھی تیار کرتا تھا۔ اس کی لکھائی بہت خوبصورت تھی۔ اس کے ہاتھ سے لکھی ہوئی بہت سی تحریریں جو ملی ہیں ان کے ساتھ اس کے ہاتھ کا بنا ہوا ایک نقشہ بھی ہے۔ اس کی تحریروں میں تین ملکوں کے بادشاہوں کی حکمرانی کے اصول اور خوبیاں ہیں۔ ان بادشاہوں میں ایک "کریٹ" کا بادشاہ' ایک "ہیلنی" دور کا بادشاہ اور ایک "ایشیا" کا بادشاہ ہے۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کے ستائیس خلفاء کے بارے میں مکمل معلومات درج ہیں یہاں تک کہ ان کے گھوڑوں اور ان کی بیویوں کے بارے میں بھی معلومات درج ہیں جو ان کے ساتھ برا سلوک کرتی تھیں۔

اسی دوران نپولین نے خاص طور پر "مصر" کے متعلق مطالعہ کو اہمیت دی کیونکہ "مصر" ان دنوں اقتصادی لحاظ سے پوری دنیا میں مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ فارغ وقت میں وہ توپ خانے کے استعمال کے لئے منصوبہ بندیاں تحریر کرتا۔

"روسو" ان دنوں حقیقت پسند مفکر کی حیثیت سے ہر جگہ مقبول تھا۔ نپولین نے اس کے "معاہدہ عمرانی" کا خصوصی طور پر مطالعہ کیا۔

اس نے ہمیشہ اپنے ساتھیوں کی تقلید نہیں کی بلکہ اس نے ذہن کے پردے پر اپنے بھرپور تخیل سے اپنی ہی تصاویر بنائیں۔ اس نے دوسروں کی مدد حاصل کرنے کی بجائے ہمیشہ خدا ہی کی مدد چاہی۔ وہ دعا کیا کرتا تھا۔ "اے خدا! "فرانس" اور "کارسیکا" کی حفاظت کرنے میں میری مدد کرنا ---- آمین۔"

انہی دنوں نپولین کے ذہن میں خواہش پیدا ہوئی کہ وہ "کارسیکا" کے متعلق ایک ناول لکھے۔ جن میں "فرانس" اور "کارسیکا" کے مسائل کو اجاگر کیا جائے لیکن وہ یہ کام خواہش

کے باوجود نہ کر سکا۔ اس نے کارسیکا کی تاریخ بھی لکھی جو کہ اہم دستاویز ہے۔ وہ اپنی پیشہ وارانہ تعلیم حاصل کر رہا تھا اور اسے اپنی غربت کی فکر بھی لاحق تھی۔ وہ اپنے تخیل میں دنیا پر حکمرانی کرنے کے خواب بھی دیکھا کرتا۔ اس نے اپنے تصور میں بارہا توپ خانے کی مدد سے دنیا کو فتح کیا۔

وہ پیدائشی طور پر ایک ریاضی دان تھا۔ وہ آئینی احکامات اور جنگی چالوں کو بھی جمع تفریق کے عمل سے دیکھتا۔ وہ عملی اور تخیلاتی کاموں کے ساتھ ساتھ اپنی فوج کی مختلف درجہ بندیوں کو بھی اپنے ذہن میں محفوظ رکھتا۔ وہ مورچے بنانے اور بارکوں میں موجود فوج کے بارے میں منصوبہ بندیاں کرتا۔ وہ نقشے پڑھنے میں بھی مہارت رکھتا تھا۔

انہی دنوں اس کی والدہ کی طرف سے خط موصول ہوا کہ "مارشل" وفات پا گیا ہے۔ وہ چھٹی لے کر کارسیکا روانہ ہو گیا۔

()

کارسیکا میں ایک سال گزارنے کے بعد جس میں اسے پیسوں کی کمی کی وجہ سے خاندانی مسائل حل کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ ابھی وہ مایوسی کی حالت ہی میں تھا کہ اس کی چھٹی ختم ہو گئی۔ اب وہ "ویلنس" کی بجائے "آکسن" چلا گیا۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ وہ کس چیز کا چارج لے!

اس کے نئے جنرل نے دیکھا کہ اس کا یہ ماتحت اچھا علم اور معلومات رکھتا ہے تو جنرل نے اسے پریڈ گراؤنڈ کا سخت کام سونپ دیا۔ وہ صبح سے شام تک اپنے کام میں مصروف رہتا اور دو سو آدمیوں کے سر پر کھڑے ہو کر ان کی نگرانی کرتا۔ اس غیر معمولی کام نے اس کے سینئر افسروں کو حسد میں مبتلا کر دیا۔ وہ سوچتے یہ تو ہمارے کرنے کا کام تھا جب کہ یہ کام ہم سے جونیئر کو دے دیا گیا ہے جو کہ صرف ایک لیفٹیننٹ ہے۔

کبھی کبھی اس کے ذہن میں خیال آتا کہ اس محکمہ میں ترقی مایوس کن حد تک دیر سے ہوتی ہے۔ پھر وہ سوچتا کہ جب وہ کپتان کے عہدے تک پہنچے گا تو اسے آدھی تنخواہ کے ساتھ ریٹائر کر دیا جائے گا تو وہ گھر لوٹ جائے گا۔ جزیرے کے لوگ اس سے نفرت کریں گے اور طعنہ دیں گے کہ یہ تو فرانس کا جینٹس ہے اور آخر ایسا وقت آئے گا کہ وہ اپنی آبائی مٹی میں دفن ہو جائے گا اور آزادی کا خواب بھی انہی کتابوں میں دفن ہو جائے گا۔ جن کتابوں میں اس نے آزادی کے متعلق پڑھا تھا تو کیا "کارسیکا" کی شرافت اور آزادی پر انہی ظالم فرانسیسیوں کا تسلط قائم رہے گا۔

یہ نوجوان اپنے نئے منصوبوں کے بارے میں اپنی ڈائری میں لکھتا ہے کہ میں نے اپنی ڈائری میں بادشاہی کے اصولوں اور اختیارات کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اگر یہ ڈائری میرے سینئروں کے ہاتھ آ جائے تو پھر نہ جانے وہ میرے ساتھ کیا سلوک کریں؟ اس کی اس ڈائری میں چار قسم کی تفاصیل موجود ہیں اور ان سے یورپ کے بادشاہ آج بھی استفادہ کرتے ہیں۔ اس نے اپنی ڈائری میں چھ ایسے حکمرانوں کے بارے میں لکھا ہے کہ عوام ان کے اشاروں پر ناچتے ہیں۔ وہ بادشاہ کی سالگرہ تک مناتے ہیں اور عوام چیتھڑوں میں لپٹے ہوئے بھی بادشاہ زندہ باد کے نعرے لگاتے ہیں۔

اس کی جوانی کا ایک اور سال انہی حالات کی نظر ہو گیا۔ اس وقت اس کا ذہن تین باتوں میں تقسیم تھا۔ سوچ بچار کرنا' لکھنا اور ریاضی۔

○

یہ جون ۱۷۸۹ء کا سال ہے۔ نوجوان لیفٹیننٹ بہت جذباتی ہے۔ اب وہ منصوبہ بندی کر رہا ہے کہ میں اپنے دشمنوں کے سروں پر طوفان بن کے جھپٹوں گا۔ کیونکہ جزیرے کارسیکا میں پھر جنگ کے آثار نظر آ رہے ہیں اسے جزیرے سے جرنل پاؤلی کا خط بھی مل گیا ہے۔ جرنل پاؤلی وہی ہے جو ایک عرصہ تک جزیرے کی آزادی کے لئے جلا وطن رہا۔ اس نے جرنل پاؤلی کو خط کا جواب لکھا کہ جرنل جب میں پیدا ہوا تھا تو میرا جزیرہ اس وقت بھی برباد تھا بلکہ میرا پالنا ہی ایسے لکوں میں گھرا ہوا تھا جن کے حلق سے موت ہی موت کی آوازیں نکلتی تھیں اور میرے ملک کے لوگ خون کے آنسو روتے تھے اور پھر جب میرے وطن کے لوگوں کی امیدیں دم توڑ گئیں تو غلامی کی زنجیریں ان کا زیور بنیں اور پھر یہ غاصب لٹیرے تہمت بھی ہمیں پر دھرتے تھے۔

میں جب پڑھتا ہوں تو میرا خون کھولتا ہے۔ ان غاصبوں نے تاریخ میں جو کچھ بھی لکھا ہے غلط لکھا ہے۔ اب میں ان کو حرف غلط کی طرح مٹا دوں گا۔ میں اپنے ملک سے محبت کرتا ہوں اور میرے لبوں پر اسی کا ترانہ ہے۔ "جرنل" اگر تم میری حوصلہ افزائی کرو تو یقیناً تم ایک دن دیکھو گے کہ میں کتنا بڑا اعتماد بنتا ہوں۔ میری والدہ بھی مجھے الزام دیتی ہے کہ میں "کارسیکا" کے پرانے دنوں کو بھول گیا ہوں۔

○

یہ اٹھارویں صدی کا زمانہ تھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب "باسٹل" میں طوفان آیا تھا۔ جزیرے کے نوجوانوں کو اشارہ دے دیا گیا تھا اور انہوں نے جزیرے سے "فرانس" کا

تسلط تقریباً ختم ہی کر دیا تھا۔ اس جنگ میں نوجوان نپولین' بادل نخواستہ بادشاہ کے فوجی کمانڈروں کے ماتحت اسلحہ کے ذخیرہ کی حفاظت پر مامور تھا۔ انقلابیوں نے بہت سا اسلحہ لوٹ لیا اور کچھ تباہ کر دیا۔ نپولین نے زندگی میں پہلی دفعہ بندوق چلائی۔ وہ ایسا کرنے پر مجبور تھا۔ وہ یہ سب کچھ بے دلی سے کر رہا تھا لیکن وہ دل کی گہرائیوں سے ان بلوائیوں کی عزت کرتا تھا اور وہ اس اختلاف کو انقلابیوں کا حق سمجھتا تھا۔ متوسط طبقے کے فرانسیسی بھی فرانسیسیوں کے خلاف لڑ رہے تھے۔ تو ایسے حالات میں اسے کیا کرنا چاہئے تھا۔ آخر اس نے چھٹی کے لئے درخواست دے دی۔ اب اس کی پہلی خواہش تھی کہ جلد از جلد جزیرے میں پہنچ کر لوگوں کو منظم کیا جائے۔

O

نپولین اپنے آبائی جزیرے میں ایسے واپس آیا جیسے کوئی پیغمبر ایک نیا عقیدہ غیر ملکیوں کے خلاف لے کر آیا ہو۔

سب سے پہلے اس نے سرخ پھریرا کھڑا کیا اور تمام لوگوں سے وعدہ کیا کہ وہ آزادی' برابری اور خودداری کو اپنا نصب العین بنائیں گے۔

اس نے کہا کہ آپ نے دیکھا نہیں۔ آپ لوگ خود یہاں پہ حکمران تھے۔ اور اب بیس سال سے غیر ملکی حکمرانوں کے زیر عتاب ہیں اور وہ ظالم ہتھیاروں کی مدد سے "اشرافیہ" اور "کلیسا" پہ حکمرانی کر رہے ہیں۔ کیا نوجوان بیکدین! اس بات پہ غور نہیں کرتے کہ وہ آزاد اور جذبہ حب الوطنی کے ساتھ پیدا ہوئے تھے۔ فرانسیسی۔ بادشاہ ہم پہ کیوں حکمرانی کر رہا ہے؟ ہم آزاد ہو کر خود اپنی حکومت کیوں نہیں بناتے۔ اب اگر نیا "فرانس" جاگ اٹھا اور لوگوں نے اپنے حق کو پہچان لیا تو انہیں حکمرانی سے جانا ہو گا کیونکہ بادشاہت نے فرانس کو زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔

"اے لوگو! اب وقت آ گیا ہے۔ جھنڈا کھڑا کر دو۔ ہتھیار اٹھا لو اور انقلاب برپا کر دو۔"

ہمیں قومی فوج ترتیب دینی چاہئے۔ جیسا کہ فرانس والوں نے کیا ہے۔ آؤ بادشاہ کی سپاہ کو طاقت کا مطلب سمجھا دیں۔ میں توپ خانہ کا ماہر ہوں۔ اس میں میں آپ کی رہنمائی کروں گا۔ اس وقت نپولین کی عمر ۲۰ سال تھی۔ اس کا چہرہ سردی کی شدت سے زرد تھا لیکن اس کے منہ سے نکلنے والے جملے ولولہ انگیز تھے۔

اس چھوٹے سے قصبے میں اسے ہر کوئی جانتا تھا اور دن بہ دن اس کے چاہنے والوں

کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ کچھ لوگ تو آزادی کے لئے بہت بیتاب تھے اور کچھ لوگ تبدیلی کے لئے مناسب موقع کے انتظار میں تھے۔ اب وہ اس ہجوم سے فیصلہ لینا چاہتا تھا۔ اس اجتماع میں بہت سے جنگجو خاندان بھی تھے۔ پھر فیصلہ ہوا کہ اگر "فرانس" کے دستے جزیرے پہ وارد ہوں تو انقلاب برپا کر دیا جائے۔ یہ بھی فیصلہ ہوا کہ ان دستوں کو سب سے پہلے غیر مسلح کیا جائے گا۔ بیشک تمام لوگوں کے خون میں فشار ہو گا لیکن پھر بھی تحمل کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔

اس کے بعد اس زیادتی کے خلاف ایک قرار داد پیرس بھیجی جائے گی جو کہ انتہائی گلفام الفاظ پر مشتمل ہو گی اور اس میں ایک نظم جزیرے کی آزادی کے متعلق بھی ہو گی۔ اس کے علاوہ ایک علیحدہ شکایت بھی کونسل کو بھیجی جائے گی۔

○

پیرس سے جواب آیا "جزیرہ کارسیکا" "فرانس" کا ایک صوبہ ہے۔ اور اس قانون کی رو سے جرنل پاؤلی اور دیگر حریت پسند جو خود کو آزادی کے چیمپئن کہلاتے ہیں اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں۔

صوبے کا کیا مطلب؟

کیا "کارسیکا" "فرانس" کے ہی زیر تسلط رہے گا؟ تو کیا آزادی کا خواب ادھورا ہی رہے گا کیونکہ "فرانس" کے اعلیٰ حکام نے ایسا ہی کہا ہے۔ پھر جزیرے کے لوگوں نے کافی سوچ بچار کے بعد فیصلہ کیا کہ ایک دوسرے کی مدد سے سیاسی منصوبہ بندی کی جائے۔ نپولین کے بڑے بھائی جوزف کو قصبے کی کونسل کا ممبر منتخب کرایا جائے۔ ان دنوں نپولین نے "کارسیکا" کی تاریخ پر بھی کام جاری رکھا۔ وہ جو کچھ لکھتا وہ پڑھ کر اپنی والدہ کو سناتا۔

نپولین اکثر سوچتا کہ وہ جرنل پاؤلی جیسا عظیم آدمی کیسے بن سکتا ہے؟ وہ اپنی زندگی کے بیس سال جلاوطنی میں گزار کر آیا ہے اس لئے نوجوان اس کو شدت سے پسند کرتے ہیں یہ اس کا انداز گفتگو اس کی شخصیت اور سیاسی بصیرت اس بات کی متقاضی ہے کہ اس کے ساتھ گہرے تعلقات استوار کئے جائیں اور پھر وہ قومی رضاکاروں کا کمانڈر بھی ہے۔ نپولین چھپ کر اس کے ساتھ پہاڑوں پر ملاقات کرتا۔ یہ عظیم آدمی نپولین کے والد کا بھی قائد رہ چکا تھا۔ وہ دونوں اکٹھے گھوڑ سواری کرتے اور کارسیکا کے نوجوانوں کے متعلق گفتگو کرتے۔ نپولین اس سے زیادہ سے زیادہ تجربہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ جرنل پاؤلی نپولین سے کہتا کہ نوجوان! تمہارے لئے کوئی چیز نئی نہیں ہے۔ اب تم عمر کے اس حصے میں ہو کہ حکومت کر

سکو۔ نپولین سوچتا جنرل ٹھیک کہتا ہے کیونکہ "رومن ہیروز" نے ذاتی کاوشوں کی بناء پر اشرافیہ حکومتیں قائم کی تھیں۔

پاؤلی پہلا شخص تھا جس نے نپولین بونا پارٹ میں صلاحیتوں کو جانچا۔

○

نپولین کا ماموں فوچ نپولین کو ایک خط میں لکھتا ہے کہ میں ایک دیہاتی مکان میں بیٹھا تمہیں خط لکھ رہا ہوں۔ میں نے دیہاتیوں سے بڑی مفید گفتگو کی ہے۔ سہ پہر کے چار بج رہے ہیں۔ موسم بہت خوشگوار ہے۔ لیکن فضا میں خنکی ہے۔ میں تھوڑی دیر پہلے سیر سے لطف اندوز ہو کر آیا ہوں۔ برف تو نہیں گر رہی لیکن برف گرنے کی توقع ہے۔ ہر طرف فضا میں دیہاتی ماحول کی خوشبو رچی ہوئی ہے۔ تمام دیہاتی آئین کی بحالی کے لئے لڑنے مرنے پر تلے ہوئے ہیں اور غیر متوقع طور پر خواتین بھی ایسا ہی جذبہ رکھتی ہیں۔

اس میں حیران ہونے کی کوئی بات نہیں۔ آزادی چیز ہی ایسی ہے جو تاریکی کو روشنی میں بدل دیتی ہے۔ "دوفن" میں پادریوں نے حکومت کی طرف سے لوگوں سے پرسکون رہنے کا حلف لیا ہے لیکن تمام لوگ ان پادریوں کا تمسخر اڑا رہے ہیں۔

یہاں تین چوتھائی جاگیردار ہیں جو کہ برطانوی آئین کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو خنجر دکھا کر دھمکایا بھی ہے لیکن یہ معمولی بات ہے کیونکہ عام لوگوں کے پاس روایتی ہتھیار مثلاً نیزے، بھالے اور پستول وغیرہ بھی ہیں۔

اس خط میں فوچ نے تمام باتیں ذاتی مشاہدے اور تمام سیاسی عناصر کے اثرات کی بنیاد پر اخذ کر کر لکھی تھیں اور نپولین کو تاکید کی تھی کہ ان باتوں پر سنجیدگی سے غور کرے۔ اس نے نصیحت کی تھی کہ کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ بے ہودگی اور دولت کی طمع جیسی کمزوریوں پہ قابو پایا جائے تمہارا انسانی فطرت کا مطالعہ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہر انسان تمہارے متعلق ولولہ انگیز جذبات رکھے اگرچہ انسانوں کے کردار میں چند سونے کے ٹکڑے بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

تمہارا بھائی "ولسن" سے اس لئے واپس آ گیا تھا کہ اس کے پاس پچاسی فرانک نہیں تھے جن سے وہ کھانا اور کپڑے خرید سکتا اس لئے اس لڑکے کو تعلیم ادھوری چھوڑنا پڑی۔

دولت! صرف عیش کے لئے نہیں ہوتی بلکہ اس دنیا میں اپنے لئے ایک راستہ بنانا ہوتا ہے۔

لیون اکیڈمی نے ایک مضمون لکھنے پر بارہ سو فرانک انعام رکھا ہے۔ نپولین نے سوچا کہ اگر میں یہ انعام حاصل کر لوں تو جزیرے کے آدھے لوگوں کو ہتھیاروں سے مسلح کیا جا سکتا ہے۔

مضمون کا عنوان تھا "کیا سچائیاں اور جذبات انسانوں کی خوشیوں کو دوبالا نہیں کر دیتے۔" نپولین کو یہ موضوع بہت اچھا لگا۔ پھر وہ اس موضوع پہ مضمون لکھتا ہے۔ وہ فطری خوشیوں کی تعریف کرتا ہے۔ دوستی کی تعریف کرتا ہے۔ پرجوش ہو کر تخیل کی بلندیوں کو چھوتا ہے۔

لیون اکیڈمی اس کو انعام کا حق دار قرار دیتی ہے۔

اس مضمون میں وہ آدمی کے مصنوعی پن پہ ٹھٹھا لگاتا ہے اور کہتا ہے کہ انسان خود ہی جرائم کے لئے منصوبہ بندی کرتا ہے اور الزام تقدیر پر ٹھونس دیتا ہے۔ پھر وہ لکھتا ہے کہ صرف سچے انسانوں کو اولعزمی کی وجہ سے ہی حقیقی خوشیاں حاصل ہوتی ہیں اور انہی کو شہرت حاصل ہوتی ہے۔ وہی انسان خوش رہ سکتا ہے جو اپنی فطرت کے مطابق زندگی گزارتا ہے اس لئے طاقت اچھائی ہے اور کمزوری برائی ہے۔ حقیقی طور پر وہی لوگ عظیم ہوتے ہیں جو اپنے کردار کی روشنی سے زمین کے اندھیروں کو دور کرتے ہیں۔

○

اب جزیرے کے عوام طاقت پکڑ چکے تھے اور نپولین کو اہم کردار ادا کرنا تھا۔ اب یہ ضروری تھا کہ ووٹ حاصل کرنے کے لئے عوام میں مقبولیت حاصل کی جائے۔ اب بونا پارٹ خاندان کے حالات بھی اچھے ہو گئے تھے۔ نپولین کے ماموں فوچ نے اپنی محنت اور قابلیت سے "جیکوبین" کلب کی ممبر شپ حاصل کر لی تھی۔ جوزف قصبہ کی کونسل کا ممبر تھا۔ وہ اپنا رسوخ استعمال کر سکتا تھا۔ نیشنل گارڈز کا نپولین قائد تھا۔ اس طرح انتخاب جیتا جا سکتا تھا۔

نیا سال شروع ہوتے ہی نپولین کی چھٹی بھی ختم ہو جانا تھی۔ اس لئے اس نے محتاط رویہ اختیار کیا۔ اس نے اپنے کمانڈر آفیسر کو لکھا کہ حالات کی مجبوری کی وجہ سے میں مزید کچھ عرصہ چھٹی پہ رہوں گا جب کہ میں سمجھتا ہوں فرائض مقدس ہوتے ہیں اس لئے میں وقتی طور پر اپنے فرائض کی انجام دہی سے معذرت چاہتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ مجھے نوکری سے فارغ نہیں کیا جائے گا۔

کوئی جواب نہ آیا!

تو ٹھیک ہے مجھے تھوڑا سا خطرہ مول لینا ہی چاہئے کیونکہ اب نیشنل گارڈز کے انتخابات قریب آ رہے ہیں۔

جانے پہچانے لوگ ادھر ادھر پھر رہے ہیں۔ اس کی والدہ نے اپنے گھر کو پارٹی کے ورکروں کی دعوتوں کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ بعض اوقات لوگ پہاڑوں سے رات کے وقت بھی آ ٹپکتے لیکن ووٹ بنانے کا یہی طریقہ تھا کہ ان کی آؤ بھگت کی جائے اور ہر کسی کو بھرپور توجہ دی جائے۔ اور اس طرح ووٹروں کے دل جیتے جائیں جب کوئی اعلیٰ افسر آتا تو ان کے گھر میں اس کی خوب خدمت کی جاتی۔ پھر وہ دن بھی آ گیا۔ دھڑکتے دلوں کے ساتھ نتیجے کا انتظار تھا۔ نپولین جیت گیا۔ وہ نیشنل گارڈ کا لیفٹیننٹ کرنل بن گیا۔

اب مسئلہ یہ تھا کہ نپولین "فرانس" کی ملازمت چھوڑ دے یا نہیں۔ پھر اس نے فیصلہ کیا کہ ملازمت نہیں چھوڑنی چاہئے بلکہ محتاط رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ لیکن معلوم نہیں کہ اس کے دل میں کیا آیا اس نے "و۔ملنس" اپنے افسروں کو لکھا کہ ایک اچھے کار سیکن کی یہ نشانی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے آبائی وطن میں ہی عزت پاتا ہے میرے اپنے لوگوں کی بھی یہ خواہش ہے کہ میں فرانس کی ملازمت چھوڑ دوں۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنی ملازمت سے مستعفی ہو جاؤں۔ اس لئے میں اپنے کاغذات بھیج رہا ہوں۔ میرے بقایا جات ادا کر دئے جائیں اور مجھے "فرانس" کی فوج سے سبکدوش کر دیا جائے۔

○

اب وہ صرف ایک سپاہی تھا۔ ایک ایسا سپاہی جس کے لئے اس نے خاص طور پر خواہش کی تھی۔ گو کہ اس کے پاس کوئی مضبوط سہارا نہ تھا لیکن یہ کیا کم تھا کہ اس کے پاس نیشنل گارڈز کے تمام ممبران کے حقوق تھے اور یہ ایک ایسی طاقت تھی جو کہ کچھ بھی کر سکتی تھی یعنی انقلاب بھی برپا کر سکتی تھی۔ وہ جزیرے کے انیشنو گارڈز کے درمیان خانہ جنگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عام لوگوں کے دل میں آزادی کے شعلے بھڑکا سکتا تھا اور اس طرح جزیرے میں ایک نجات دہندہ کا کردار ادا کر سکتا تھا۔

چھوٹے قلعے پہ بادشاہ کی فوج نے قبضہ جما لیا تھا اور لوگوں پہ خوف و ہراس طاری تھا۔ نپولین سوچتا تھا کہ فریڈرک اور قیصر ایسے ہی طوفانی انداز میں چھوٹے قلعوں پر قبضہ جما کر دھاک بٹھا دیا کرتے تھے۔ پھر اس نے سوچا کہ بادشاہ کی فوج کے کمانڈر کو فی الفور قابو کر کے اور اس کی سپاہ کو تہ تیغ کر کے جزیرے کو آزاد کرا لیا جائے۔

نپولین ایک حریت پسند ہیرو بن چکا تھا اور پاؤلی پس منظر میں چلا گیا۔

یہ ۱۷۹۲ء کی اتوار کا ایسٹر کے دن کا تہوار تھا۔ ایک عام جدوجہد شروع ہو چکی تھی۔ نپولین کو پورا یقین تھا کہ اپنے نیشنل گارڈز کے ذریعے قلعہ پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ لیکن قلعہ سے بادشاہ کے فوجیوں نے نپولین کی فوج پر اندھا دھند توپوں کے گولے برسانے شروع کر دئے۔

نپولین پسپا ہو گیا۔

نپولین کے خلاف ایک شکایت پیرس پہنچی۔ اس پہ الزام لگایا گیا تھا کہ اس نے مسلح جدوجہد کے ذریعے انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جزیرے کے تمام سرکش لوگوں نے نپولین کی حمایت کی تھی لیکن پاؤلی نے اپنے دوست کے بیٹے سے وفا نہ کی۔

پاؤلی اور نپولین میں اختلافات شدت اختیار کر گئے کیونکہ پاؤلی جزیرے کو انگریزوں کے حوالے کرنا چاہتا تھا۔ نپولین نے پاؤلی سے کہا کہ اگر تم نے ایسی کوئی حرکت کی تو تمہیں اس کا خمیازہ بھگتنا ہو گا۔

"پیرس" میں بھی حالات بگڑ چکے تھے۔ انقلابی "پیرس" کی گلیوں میں دندناتے پھرتے تھے۔ یہاں کی ہر چیز میں تبدیلی پیدا ہو چکی تھی۔

نپولین بادشاہ کی فوج میں صرف لیفٹیننٹ تھا لیکن جزیرے میں وہ لیفٹیننٹ کرنل تھا اب "جیکوبین" ہی اس کی آخری امید تھے۔ آج کل وہ انتہائی بدحال تھا۔ اس نے اپنی گھڑی گروی رکھ کر شراب پینا شروع کر دی۔ اس کے ساتھیوں نے پھر اس کی ہمت بندھائی۔ نپولین کا کہنا تھا کہ یہ خاک انقلاب ہے کہ کچھ لوگوں کو مار دیا جائے اور کچھ کو بھگا دیا جائے اور اس کے باوجود نظام تبدیل نہ ہو۔ اس نے دوبارہ ارادہ کیا کہ فوج میں چلا جائے۔ اس نے اپنے ماموں فوچ سے مشورہ کیا۔ وہاں اسے کپتان بنا دیا گیا اور نپولین پھر وہاں سے چھٹی لے کر جزیرے میں آ گیا۔

○

جزیرے کے لوگ پھر امید لگائے بیٹھے تھے کہ ہوا کا کوئی تازہ جھونکا آئے اور ان میں حب الوطنی کا نیا جذبہ ابھارے۔ اب یہاں کے عوام پاؤلی کے بھی خلاف ہو چکے تھے۔ جیکوبین کلب تقسیم ہو کر رہ گیا تھا لیکن ان لوگوں میں بغاوت کے جذبات بدرجہ اتم موجود تھے لیکن وہ لوگ قلیل تعداد میں تھے اب مسئلہ یہ تھا کہ اس جذباتی طاقت کی طنابیں اپنے ہاتھ میں کون لے؟

"پیرس" میں پھانسی کے تختے گاڑ دئے گئے تھے۔ انقلابیوں کو چن چن کر مارا جا رہا

تھا۔ ''کارسیکا'' میں تمام لوگ مسلح ہو چکے تھے۔ ان کے ساتھ پہاڑوں کے لوگ بھی شامل ہو چکے تھے۔ ان میں سے ہر آدمی اپنے آپ کو لیڈر سمجھتا تھا۔ اب پھر نپولین نے ان کی کمان سنبھال لی۔ اب یہ اس کی تیسری کوشش تھی کہ جزیرے پر قابض ہو جائے۔

اس کا بھائی جوزف اور اس کا ماموں فوچ اس بات کے خلاف تھے لیکن نپولین نے تمام طاقتوں کو پھر اکٹھا کر لیا۔ اسے اس بات کا یقین تھا کہ پہلا مرحلہ جنگ کا ہو گا۔ اس لئے ان لوگوں کو ایک ماہر توپچی کی ضرورت ہو گی۔ اس بات کی حمایت کلب کی عدالت نے بھی کی۔ جنرل پاؤلی نے اس کی مخالفت کی کیونکہ وہ بیس سال انگریزوں میں رہ کر آیا تھا اس لئے وہ انگریز حکمرانوں کو پسند کرتا تھا لیکن نپولین نہیں چاہتا تھا کہ ان کو انگریزوں کے ماتحت کر دیا جائے نپولین نے کہا ''کارسیکا'' انگریزوں کے لئے ایک مشکل چیز ہے۔ ''جنرل پاؤلی کو برخاست کر دیا گیا۔ نپولین نے فرانس کی فوج کی طرف سے اپنی تعیناتی کپتان کے طور پر ''کارسیکا'' میں ہی کروا لی۔ اس طرح اس کی ملازمت میں توسیع کر دی گئی۔

انہی دنوں نپولین کے مکان پر دشمنوں نے حملہ کیا اور سب کچھ لوٹ کر لے گئے۔ اب وہ پھر بد دل ہو کر ''پیرس'' چلا گیا۔ اب وہ ایک فرانسیسی شہری تھا۔ اب اس کے مفادات اور نقصانات صرف ''فرانس'' سے وابستہ ہو گئے۔

○

نپولین نے ''پیرس'' میں اعلیٰ احکام کو تجویز پیش کی کہ انقلاب کو بند کرایا جائے۔ اس نے کہا کہ میں انقلاب روکنے میں مہارت رکھتا ہوں۔ اس طرح اعلیٰ احکام کو اس پہ بھروسہ کرنا پڑا عجیب بات تھی! ایک سال پہلے ہی نپولین فرانس کے خلاف انقلاب برپا کرنے والے رضاکاروں کا لیڈر تھا اور اب انہی رضاکاروں کے خلاف ''فرانس'' سے کارروائی کرنے والوں میں سے تھا۔ اس نے ساحل سمندر پر بڑی بڑی توپیں نصب کروائیں۔ اب اس کی پاؤلی کے حامیوں سے آخری کشتی ہونا تھی۔ چھوٹے قلعے پہ بوڑھے پاؤلی کے حمایتیوں کا قبضہ تھا۔ نپولین نے ''فرانس'' کی جانب سے دوسری دفعہ کوشش کی تھی کہ قلعہ پر قابض ہو جائے۔ آخر اس کی کوشش کامیاب ہوئی۔ جزیرہ والوں سے قلعہ لے لیا گیا۔ لیکن جلد ہی کمک نہ ملنے کی وجہ سے قلعہ خالی کرنا پڑا۔

کچھ عرصہ پہلے ''کارسیکا'' اس کا مقدس وطن تھا لیکن دشمنوں کی وجہ سے اسے جلاوطن ہونا پڑا۔ اس کی والدہ جو کہ اپنے بیٹے پر فخر کرتی تھی اور اس کی والدہ کا بھائی اور دیگر اہل خاندان کو اس لئے بے گھر ہونا پڑا کہ پاؤلی جزیرے کو انگریزوں کے حوالے کرنا

چاہتا تھا۔ یہ سب لوگ جزیرے سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے اور مادام لتیزا نے بھی اسی میں عافیت سمجھی تھی۔ وہ بیچاری تو صرف اپنے پہنے ہوئے کپڑوں میں ہی فرار ہو کر آئی تھی۔

جب یہ لوگ "تولان" پہنچے تھے تو جون کے طویل گرم دن کی شام ڈھل رہی تھی۔ ان لوگوں کا خیال تھا کہ وہ پھر جزیرے پر لوٹ جائیں گے لیکن اپنے دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے انہوں نے محسوس کیا کہ اب "فرانس" ہی ان کا وطن ہے۔

○

مادام لتیزا کی بچیاں جب بازار سے قلیل سی خریداری کر کے لوٹیں تو مادام ان کے پھٹے ہوئے کپڑے دیکھ کر غم زدہ سی ہو گئیں۔ اب یہ لوگ مہاجرین بن کر "مارسلز" میں ایک عمارت کی چوتھی منزل پہ رہ رہے تھے۔ یہ عمارت ایک شریف آدمی کی تھی جس کو انقلاب کے دنوں میں مصلوب کر دیا گیا تھا۔

مادام لتیزا اس وقت چالیسویں کے پیٹے میں ہوں گی' اور اس کے تین بچے ان کے ساتھ تھے۔ لیکن دو بچے ابھی تک کارسیکا میں ان کے رشتے داروں کے پاس تھے۔

جب سے یہ خاندان یہاں آیا تھا ان کو کمانڈنٹ کی طرف سے خوراک مہیا کی جاتی تھی۔ میڈم لتیزا جو ہمیشہ فخر و غرور سے زندگی گزارتی رہی تھی۔ کبھی اس خوراک کے بارے میں برا نہ منایا یا کوئی شکایت کی جلد ہی نپولین جو کہ اپنے بھائی کی طرح کا کاروبار کر کے منافع کی تاک میں تھا۔ اس کو پہاڑوں میں سپلائی کا ٹھیکہ مل گیا۔

ماموں فوچ جو کہ مرشدانہ عادات رکھتا تھا۔ اس نے ریشم کا کاروبار شروع کر دیا۔ جوزف جو کہ اپنے والد بونا پارٹ جیسی عادات رکھتا تھا اور شکل و صورت میں بھی مشابہ تھا۔ اس نے مارسلز میں ریشم کے سوداگران کی وراثت حاصل کی کیونکہ اس نے ان کی بیٹی سے شادی کر لی تھی۔

نپولین نے بھی اپنے بھائی کی سالی "ڈیزری" سے شادی کے بارے میں سوچا جو کہ مرحوم سوداگر کی دوسری بیٹی تھی۔

وہ تمام گرمیوں کے موسم میں متحرک رہا۔ اب وہ "نائس" کے مقام پہ اپنی رجمنٹ کے ساتھ تھا۔ توکل روئن کے مقام پہ اور پھر تولون ......

اس کی فوجی آنکھیں ہر وقت کچھ تلاش کرتی رہتیں۔ اور اس کا فوجی دماغ ساحل کی پٹی کے ساتھ توپ خانہ نصب کرنے کے بارے میں غور کرتا رہتا۔

وہ سوچتا کہ میری اعلیٰ تعلیم جلد ہی کام آنے والی ہے۔ ان ہی دنوں اس نے سیاست کے بارے میں ایک پمفلٹ شائع کیا اس میں اس نے لکھا کہ وہ لوگ عقل سے عاری ہیں۔ جنھوں نے اپنے ہی ملک فرانس کے خلاف اپنے دشمنوں کو بلا لیا ہے۔ اگر یہ لوگ انگریز نیوی اور فوج کو واپس بھیج دیں تو میں ان کی مکمل حفاظت کا ذمہ لیتا ہوں۔

ان دنوں فرانس تمام محاذوں پہ مصروف تھا۔ بیلجیم ہاتھوں سے جا چکا تھا۔ ہسپانوی پہاڑوں پہ یلغار کر رہے تھے۔ بورین اپنا ہی تماشہ کر رہے تھے۔ طولون پہ شاہی مصیبت آئی ہوئی تھی۔ تمام فوجیوں کو بلا لیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ عورتیں بھی فوج میں شامل کر لی گئیں تھیں۔ تمام فرانس ایک فوجی کیمپ بنا ہوا تھا۔ ماہرین کا والہانہ خیرمقدم کیا جا رہا تھا۔

فیصلہ ہوا کہ سب سے پہلے انگریزوں کو ملک سے نکال باہر کیا جائے۔ اس تصویر میں نمایاں کردار فوج کے سپہ سالار کا رکھا گیا تھا۔ اس انقلاب میں تمام قوتیں اور اعمال یہاں تک کہ قسمت اور ٹیکنیکل علم بھی جنگ کے فن میں جھونک دئے گئے تھے۔

جب کپتان بونا پارٹ "ایویگون" سے واپس لوٹا۔ تو اپنے ساتھ بہت سا بارود بھی لے کر آیا۔ جنرل کے ساتھ اس کا تعارف کروایا گیا۔ شام کا کھانا کھانے کے بعد سب لوگ چہل قدمی کے لئے باہر چلے گئے اور وہ سمندر کے ساتھ چلتے ہوئے کافی دور نکل گئے۔ وہاں ساحل سمندر کے ساتھ توپیں نصیب تھیں۔ جن میں ۲۴ پونڈ کا گولہ فائر کیا جاتا تھا۔ ان میں سے کسی نے شیخی بگھاری کہ وہ یہ توپ چلا سکتا ہے لیکن وہ ایسا کرنے میں ناکام رہا۔

لیکن نپولین نے ان کو چار گولے فائر کر کے دیکھائے۔ جبکہ یہ گولے عین سمندر میں گرے جس سے تمام لوگ ہکا بکا رہ گئے۔

اس طرح نپولین کو تولون ہی میں رکھ لیا گیا۔

نوجوان کپتان نے سوچا کہ رسے کا سرا اس کے ہاتھ میں آ گیا ہے۔ اس لئے اسے اپنی پوری قوت ارادی اور جسمانی قوت سے کھینچ کر اپنے کورٹ لے آنا ہو گا۔

ہمارے اس نوجوان کپتان نے ان تھک محنت سے تمام بڑی توپیں ساحل کے ساتھ لگوا دیں۔ ان چھ ہفتوں میں اس نے سینکڑوں احکامات اپنی صواب دید پہ جاری کئے۔ اب اس میں ایک کمانڈر کی تمام خوبیاں اجاگر ہو گئیں تھیں۔

اس کا منصوبہ کیا تھا؟

اب انگریز کمانڈر کے لئے چوہے کے بل جتنا بھی راستہ نہیں تھا کہ وہ ساحل کے قریب آ جا سکیں۔ اس نے اپنی افواج کو قصبے سے نکال کر توپ خانہ کے قریب مورچہ بند کر

دیا۔

کئی افسروں نے اس کا مذاق بھی اڑایا کہ یہ بیوقوف کیا کر رہا ہے۔ جماعت کے کچھ لوگوں نے اس کے اعلیٰ افسر کو شکایت بھی لکھ بھیجی!

نپولین نے ایک سکیم جو کہ طولون کے قصبہ پہ بمباری کے متعلق تھی۔ پیرس بھیجی جو کہ خود اس نے اپنے ہاتھ سے لکھی تھی۔ اس میں کچھ اضافی صفحات کونسل کے لئے بھی تھے۔ اس میں اس نے لکھا کہ اگر ہم شہر کی دیوار تک پہنچ بھی جائیں تو اہل شہر ہماری جانب متوجہ ہو جائیں گے اور ہماری محنت ضائع جائے گی۔ اس لئے ہماری فوج مختلف ٹکڑیوں میں بٹ کر آگے بڑھے گی اور پھر یک لخت اکٹھی ہو جائے گی۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ کمان صرف ایک ہاتھ میں ہو۔

یہ چوبیس سالہ کپتان مرکزی حکام کو مزید لکھتا ہے کہ میں یہ اتحاد کسی بھی بااعتماد اور قابل افسر کے ساتھ کرنے کو تیار ہوں۔ وہ اپنے متعلق اعتماد سے کہتا ہے کہ پیرس کو ایک مرد آہن کی ضرورت ہے جو کہ اپنی حکومت اور قوم کے لئے گلیوں میں بھی لڑے تو صرف نپولین بونا پارٹ ہے۔ کیونکہ کار سیکن مہمات نے اس کو بہت کچھ سکھا دیا تھا۔ جس کو ایک فوجی کمانڈر میں ہونا چاہئے۔ ایسا ہی آدمی دغا بازوں کو سنبھال سکتا تھا۔

اس کی سکیم کو منظور کر لیا گیا۔ اور اس کا اعلیٰ افسر بھی تبدیل کر دیا گیا۔ لیکن نپولین کو اپنی زبان اس وقت دانتوں میں لینا پڑی کہ نیا جنرل تو میڈیکل لائین کا آدمی ہے۔ وہ اپنا زیادہ وقت شرفا کے ساتھ گزارتا۔ اور دشمن نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جزیرے کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا۔

پیرس سے ایک سرکاری گاڑی نئی نکور رنگین چمکتی ہوئی وردیوں والے افسروں کی آئی اور انہوں نے مقبوضہ علاقہ کا قریب سے مشاہدہ کرنے کی خواہش کی۔ نپولین ان کی رہنمائی کرتا ہوا ان کو مقبوضہ علاقہ کے بالکل قریب لے گیا۔ ادھر سے دشمن نے ان پہ فائر کھول دیا۔ تمام لوگ ادھر ادھر چھپنے کی جگہ ڈھونڈھنے لگے۔ لیکن نپولین بڑی جوانمردی سے وہاں کھڑا رہا۔ اس نے ان کو بتایا کہ ہماری بٹالین ایسے ہی پڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ جنگ میں چھپنے کی بجائے جذبہ حب الوطنی ہونا ضروری ہے۔ یہ پتلی بھوری آنکھوں والا نوجوان عمل کو ترجیح دیتا بجائے اس کے کہ گھبرا جائے پھر اس نے کچھ شکایات کیں اور کمانڈر کو بدلنے کا کہا۔

اس وقت چیف تھکا ہوا تھا۔ اور پریشان تھا۔ اس کے اس نوجوان توپچی کے منصوبہ

سے اتفاق کیا تاکہ دشمن سے مقبوضہ علاقہ خالی کرایا جائے۔

اس وقت جبکہ طولون بپھرا ہوا تھا۔ وہ اپنے گھوڑے پہ سوار ہوا۔ اور دشمن پر ٹوٹ پڑا اس طرح وہ ایک چٹان کے پاس دشمن کی گولی سے زخمی ہوا۔ یہ اس کو پہلا زخم آیا تھا اور شاید آخری بھی۔ لیکن فتح نصیب ہوئی۔ اگرچہ وہ باقائدہ کمانڈر نہ تھا۔ لیکن انگریزوں پہ یہ اس کی پہلی فتح تھی۔ انگریز جہاز کی کمین گاہ سے فائر کر رہے تھے اور نپولین سامنے سے۔ اس دسمبر کی رات کو عجیب سماں تھا۔ ہزاروں انگریز سپاہی بھاگ نکلنے کی فکر میں تھے۔ کئی سویلین بھی ڈوب رہے تھے۔ یہاں تک کہ صبح کا ستارہ نپولین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوا طلوع ہوا۔

○

پیرس کا مصروف تہوار شروع ہوا تو اس میں طولون کی آزادی کا جشن منایا گیا۔ شمالی اور مشرقی محاذوں پہ فتوحات ہوئیں تھیں ان کا بھی جشن منایا گیا۔ نپولین کا نام ہر جگہ نمایاں ہو کر ابھرا۔ اس کو برگیڈیر جنرل بنا دیا گیا۔ اس کے چیف نے اپنی رپورٹ میں نپولین کے متعلق بہت خوبصورت الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا کہ اس کا یہ ماتحت تمام محاذوں کا ہیرو ہے۔ تمام لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھی ہوئی تھیں۔ کیونکہ وہ محاذ پہ اپنا راستہ بنانا جانتا تھا۔ نپولین کی اس مقبولیت نے کچھ لوگوں کو پریشان بھی کر دیا تھا۔ تاہم کچھ افسران ایسے بھی تھے جنہوں نے اس تابناک ستارے کو پہچان لیا تھا۔ یہ افسران مارمونٹ اور جیونٹ نامی تھے۔ اور غیر مقبول تھے۔ یہ دونوں افسران اپنی قسمتیں نپولین کے زیر قیادت آزمانہ چاہتے تھے۔ نپولین نے ان کو ایجوٹینٹ رکھ لیا۔

دراصل یہ نپولین بونا پارٹ کا ڈپلومیٹک بننے کی جانب پہلا قدم تھا۔ اس دوران اسے بہت سی اقسام کے ایجنٹوں کی سازشوں کا شکار ہونا پڑا۔ ان میں کچھ فرانس کے دشمن تھے کچھ دوست تھے اور کچھ غیر ملکی تھے اس نے اپنی آنکھیں کھلی رکھیں۔ جب وہ نائیس سے واپس آکر اپنی رپورٹ تیار کر رہا تھا۔ تو اس کو گرفتار کر لیا گیا۔

ان ہی دنوں روبیسی پائر کو زوال آ چکا تھا۔ ان کو کلوٹین سے تباہ کر دیا گیا تھا۔ ایک غیر وابستگی کی تحریک عام شروع تھی۔ ہر کوئی چاہتا تھا کہ ستم گری کو زبردستی روک دیا جائے۔ پکڑ دھکڑ اور نفسا نفسی کے علاوہ ذاتی عداوت کا بازار گرم تھا۔

اس پہ الزام تھا کہ اس نے شمالی جانب کی افواج کو تباہ برباد کروا دیا ہے۔ اس مقدمہ کی کارروائی کے لئے اسے پیرس بھیج دیا گیا۔

اب نپولین فورٹ کیری میں تھا جو کہ نائیس شہر کے قریب ہے۔ آج اس کی سالگرہ ہے۔ آج وہ پچیس سال کا ہو گیا ہے۔

سامنے کھڑکی سے اسے سمندر نظر آ رہا ہے۔ اگر وہ تھوڑا سا جھک کر دیکھے تو اسے کارسیکا کی جھلک دیکھائی دیتی ہے۔ اس نے کارسیکا کو فتح کرنے کی کتنی بار کوشش کی۔

پھر وہ سوچتا نہ جانے حکومت میرے بارے میں کیا فیصلہ کرے؟ کیا وہ مجھے ذلیل کر کے نوکری سے نکال دیں گے؟ یا پھر میرا تعلق کارسیکا سے ہونے کی بنا پر مجھے فرانس سے نکال دیا جائے گا یا پھر وہ مجھے پنشن دے کر ریٹائر کر دیں گے؟

وہ بارک کی دیوار کے ساتھ کھڑا سوچ رہا تھا کہ شاید وہ مجھے گولی ہی مار دیں؟

اس کے وفادار ساتھیوں نے اسے مشورہ دیا کہ وہ بھاگ جائے۔ اس نے کہا کہ میں ایسا نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ میں بے گناہ ہوں۔ اس طرح بھاگ کر میں اپنی بے گناہی ثابت نہیں کر سکتا۔ وہ میرے ساتھ کیا بے انصافی کریں گے۔ اگرچہ زیادہ سے زیادہ مجھے سزائے موت ہی دیں گے۔ جو کہ مجھے شہادت کا رتبہ دے گی۔

جونوٹ نپولین کی گفتگو سے بہت متاثر ہوا۔ یہ بات بھی تو ٹھیک تھی کہ نپولین کے خلاف ذرہ بھر بھی کوئی ثبوت نہ تھا۔ اس لئے وہ کسی قسم کی سودا بازی کے لئے بھی تیار نہ تھا۔

وہ جیل سے ایک ذی اختیار ڈپلومیٹ کو لکھتا ہے کہ میں انسان اور انسانی نسل سے محبت کرتا ہوں۔ لیکن کچھ لوگ چاہتے ہیں کہ مجھے ظالم ثابت کریں۔

اس کے علاوہ اس نے کنونشن کو بھی لکھا کہ اگرچہ مجھ پہ جو الزام ہے جھوٹا ہے۔ لیکن میں کمیٹی کو اس کے خلاف شکایت نہیں کروں گا۔ کیونکہ سچ اور جھوٹ کا کوئی میل نہیں ہے۔

ہاں یہ بات بھی کان کھول کر سن لو اگر مجھے رسوا کر کے اور زنجیروں میں جکڑ کر مار دیا گیا۔ اور میری لاش کی بھی بے حرمتی کی گئی۔ تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں تو اس تمام کام میں آپ کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں بنوں گا لیکن میں اپنے ملک کو ضرور بچا لوں گا۔

اس ہفتہ کے بعد اس کو رہا کر دیا گیا۔ "سیلی سیتی" کا یہ آدمی جس نے اس پہ الزام لگایا تھا خود ہی اقرار کر لیا کہ نپولین بے گناہ ہے کیونکہ یہ آدمی الزام لگانے کے وقت سے لے کر اس وقت تک ایک خوف میں مبتلا تھا۔ ڈپٹی نے کہا کہ ہم نپولین کو فوج میں ہی رکھنا چاہتے ہیں۔

○

نپولین کا تبادلہ پیدل فوج میں کر دیا گیا۔ لیکن نپولین نے فوج میں رہنے سے معذرت کر لی۔ اس نے ارادہ کیا کہ میں اب عام زندگی بسر کروں گا۔ لیکن مجلس نے اس کی جوانی کو ملامت کی اگر یہ قوم کے کام نہیں آئے گی تو کس کام کی۔

اس کے ذہن میں بھی تھا کہ مجلس کے حکم کو اگر نہ مانا تو اس کے خوفناک نتائج ہو سکتے ہیں۔

تو میرے لئے کیا بہتر ہو گا؟

یا پھر بیماری کا بہانہ بنا لوں؟

یا کہ پھر اس عہدہ پہ ہی رہوں؟

پیرس دراصل دنیا کی ناف ہے اور میرے قریبی ساتھی "مارمونٹ" اور "جیونٹ" بھی قلاش ہیں جو کہ فوج سے رخصت لئے بغیر میرے ساتھ ہیں۔

آخر فیصلہ کیا کہ اسے فوج میں ہی رہنا چاہئے۔

انہیں دنوں سیلی سیتی بھی جیکوبین کا فرار ملزم تھا۔ جس نے نپولین پہ الزام لگا کر مروانے کی کوشش کی تھی۔

نپولین نے اس کا ٹھکانہ دریافت کر لیا۔

نپولین نے اس کو لکھا کہ میں چاہوں تو تمہیں مروا سکتا ہوں۔ لیکن تم جا سکتے ہو اور اپنی زندگی کے لئے پناہ تلاش کر لو۔ میرے ہونٹوں پہ کبھی تمہارا نام نہیں آئے گا۔

گرمیوں کی چھٹیاں تھیں۔ وہ اپنے ذہن میں ماضی کے واقعات کو دہراتا ہوا۔ انتہائی غمگین ہو گیا۔ اس غم کو کم کرنے کے لئے وہ تھیٹر چلا گیا۔ تھیٹر کی خوبصورت اداکارہ نے اس کے خیالات کو تبدیل کر دیا کہ خوشی صرف فرار کا نام نہیں بلکہ مقابلہ کا نام ہے۔

خوشی؟

نپولین نے اپنے آپ سے کہا ہاں میرے اندر جرات اور حوصلہ ہے میں خوشی حاصل کر سکتا ہوں۔

اس کے بعد جب کامیڈی رول شروع ہوا۔ تو ہال کے تمام لوگ ہنس رہے تھے۔ لیکن نپولین بے حس و حرکت بیٹھا رہا۔

اس کے بعد کئی دفعہ اسے گلیوں میں آوارہ گردی کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ وہ اپنی چھوٹی چھوٹی ٹانگوں سے تیز تیز چلتا تھا کپڑے بھی واجبی سے ہوتے اور ایک پرانا سا گول ہیٹ سر

پہ ہوتا۔ لوگ سمجھتے یہ کوئی گنوار ہے۔ اس کے کندھوں پہ بڑے بڑے کالریوں دیکھائی دیتے جیسے کتے کے پلے کندھوں پہ بٹھا رکھے ہوں۔ اس کے ہاتھ دستانوں کے بغیر ہوتے۔ اس کے پاؤں کا جوتا بھی معمولی اور پورے ناپ کا نہ ہوتا۔

ایک خط میں اپنے چھوٹے بھائی کو نصیحت کرتا ہے۔ کہ جس شہر میں تم رہتے ہو اس میں ہر جگہ تمہیں بہت سی عورتیں ملیں گی۔ یعنی تھیٹر میں' بار میں لائبریری میں' اس کے علاوہ درس گاہوں میں خوبصورت ترین لڑکیاں تعلیم حاصل کرتیں ہیں۔ یعنی تم ایسے کہہ سکتے ہو کہ اس شہر میں ہر جگہ خوبصورت عورتوں کا راج ہے۔ مرد ان کی خوبصورتی پہ نثار ہو ہو جاتے ہیں۔ لیکن تم ہمیشہ اکیلے رہنا اور ان سے بچنا۔ وہ اپنے بھائی کو بہت اچھی تعلیم دلانا چاہتا تھا۔

ایک اور خط میں اپنے چھوٹے بھائی لوئیس کو لکھتا ہے۔

ایک نوجوان لڑکا ایک اچھا سپاہی بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس عمر میں اس میں بہت سی خوبیاں ہوتیں ہیں۔ قوت' حوصلہ' صحت' ذہانت اور ایک فطری جذبہ۔ اس لئے تم ہم چاروں بھائیوں سے اچھے ہو کہ تم میں یہ خوبیاں موجود ہیں۔ کیونکہ ہمیں ایسی تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا۔ لوئیس کے علاوہ اس سے چھوٹے' بھائی لیوسین کو بھی پیرس میں تعلیم کے لئے بھیج رکھا تھا۔ دراصل یہ دونوں بھائی ہم پیشہ اور ہم مکتب تھے۔

دراصل لیوسین کے خیالات اپنے بھائی نپولین سے زیادہ مختلف نہ تھے۔ اس وقت لیوسین سترہ سال کا تھا اور نپولین تیئیس برس کا۔

لیوسین اپنے بھائی جوزف کو لکھتا ہے کہ نپولین کی اولعزمی کا راز یہ ہے کہ وہ خود غرض نہیں اور عوامی فلاح پہ خاص توجہ دیتا ہے۔ اس لئے حکومت کے لئے وہ ایک خطرناک آدمی ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میرے خیال کے مطابق وہ بادشاہ بن جائے کیونکہ وہ ایک حساس دل رکھتا ہے۔ اس عمر میں اس کا اس قدر مقبولیت حاصل کر لینا اسی بات کی دلیل ہے۔

نپولین ایک خط میں اپنے بڑے بھائی کو لکھتا ہے کہ بھئی تمہارا خط بہت خشک ہوتا ہے۔ اپنی تحریر میں کچھ جان پیدا کرو۔ اس کے علاوہ وہ جوزف سے کہتا ہے کہ اگر تم کچھ عرصہ کے لئے ہم سے دور جا رہے ہو تو مجھے اپنی ایک تصویر بھیج دو۔ کیونکہ میں تمہیں اپنے دل سے چاہتا ہوں۔ کوئی دوسرا تو نہیں جانتا کہ میں تم سے کس قدر محبت کرتا ہوں۔

دراصل وہ اپنے بھائیوں سے ہمیشہ ایسے ہی جذبات رکھتا تھا۔ اپنے ایک اور خط میں وہ

جوزف کو لکھتا ہے کہ زندگی قدم قدم آگے بڑھنے کا نام ہے اور ایک خوبصورت خواب ہے۔ جو کہ ایک دن بکھر جائے گا۔

○

اچانک ہر چیز میں تبدیلی واقع ہو گئی۔ نیا وزیر جنگ مقرر کر دیا گیا اور اس کی خواہش تھی کہ اطالوی محاذ کو بھی تبدیل کر دیا جائے۔ اب کسی کو معلوم نہ تھا کہ اس محاذ کی کمان کس کو دی جائے گی؟

کافی تحقیق کی گئی اور قرعہ نپولین بونا پارٹ کے نام نکلا۔ افسر جنگ نے اس کو طلب کر لیا۔ نپولین نے جب اپنا منصوبہ بتایا کہ میں اطالوی ساحل اور اطالوی محاذ کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس لئے اٹلی کے شمالی محاذ سے "سارڈینا" اور "آسٹریا" کو بھی نظر میں رکھا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ "کوہ الپس" وہاں کے موسم اور برفباری اور فصلوں کو کاشت کرنے کے اوقات اور فصلوں کو کاٹنے کے اوقات وہاں کی حکومت اور عوام کے رویئے تک بیان کر دیئے۔

فروری اور جولائی کے درمیان لمباڈری کو فتح کر لیا گیا۔ مینچوا کو آسٹریا سے ایک ہی جھٹکے سے چھین لیا۔ اٹلی کی افواج اب شمال کی جانب بڑھ رہی تھیں۔ نپولین چاہتا تھا کہ اپنی فوج کو رائن کی افواج کے ساتھ ملا کر ویانا کے بادشاہ کو دھمکی دے کر اس کو امن کے لئے مجبور کر دے۔ ماضی میں بھی فرانس نے ویانا کے ساتھ پرامن رہنے کی کوشش کی تھی۔

وزیر جنگ نے کہا کہ نپولین کا دماغ حیرت انگیز حد تک صلاحیتیں رکھتا ہے۔ اس نے نپولین سے کہا کہ اپنی رپورٹ تیار کرو ہم اس کے مطابق کام کریں گے۔ نپولین کی رپورٹ کے مطابق جو کہ عوام کی حفاظت کے متعلق تھی کمیٹی نے اس کو بہت سراہا اور اس ڈیپارٹمنٹ میں اب اس کے مشورہ کے بغیر کوئی بھی کام نہ ہوتا۔ یہ اس کی جوانی کا اہم ترین واقعہ تھا۔ کہ ہر ڈھب اس کی خواہش کے مطابق تھا۔

دراصل نپولین کا اہم کام اب شروع ہونے والا تھا۔ اس کے انگ انگ میں ایک بجلی سی بھری ہوئی تھی۔ وہ دن رات کام میں مصروف رہتا۔ تمام افواج کی خفیہ رپورٹیں پڑھتا اور ان پر غور و غوض کرتا۔ پبلک کے اہم افراد سے ملاقاتیں کرتا۔ جو جنگی نقطہ نظر سے ہوتیں۔ اس کی شخصیت میں ایک اجلا پن سا آ گیا تھا آخر وہ کیا چیز تھی جس نے اس میں اتنا حوصلہ پیدا کر دیا تھا؟

نہ ہی اس نے "وینڈی" کی افواج کی کمان سنبھالی اور نہ ہی "رائن" کی لیکن پھر بھی

تمام محاذوں پر فتح کو ممکن الحصول بنا دیا۔

دراصل یہ سب کچھ اس نے بہت پہلے اپنے تخیل میں ترتیب دے رکھا تھا۔ اس کا ذہن انتہائی تخلیقی تھا۔

وزارت دفاع میں آئے ہوئے ابھی اسے بارہ دن ہی ہوئے تھے۔ اس نے خواہش ظاہر کی کہ اس کو "ترکی" کے محاذ پر تبدیل کر دیا جائے۔ وہ چاہتا تھا کہ ترکی کے جدید فن حرب کو خود اپنی آنکھوں سے دیکھے اور ترکی کے سلطان کے قریب سے اس سے بات چیت کر سکے۔

لیکن اس کی درخواست رد کر دی گئی۔ وزارت کے بہت سے ذی حیثیت لوگ پہلے ہی اس سے خوف زدہ تھے۔ وہ اسے دفتر جنگ میں دیکھنا ہی نہیں چاہتے تھے بلکہ اس کو محاذ جنگ پہ جھونکنا چاہتے تھے۔ اس کے مخالفین کہتے تھے کہ ہم نپولین بونا پارٹ کے دل میں چھپے ہوئے منصوبوں کو قبل از وقت ہی فاش کرنا چاہتے ہیں کہ یہ مستقبل میں اس کمیٹی کے لئے تکلیف کا موجب ہو گا۔

نپولین اس وقت توپ خانہ میں جو کارکردگی ناسازگار حالات میں دیکھا رہا تھا وہ ناقابل فراموش تھی۔ لیکن کچھ پس پردہ لوگ اس کی کامیابیوں کو خوفناک قرار دے رہے تھے۔ لیکن وہ خود بھی ان لوگوں سے خوب نپٹنا جانتا تھا۔

ایک دفعہ پھر اس کا نام افسروں کی لسٹ سے خارج کرنے کی بے سود کوشش کی گئی۔ لیکن اب اس کی حیثیت کافی زیادہ مضبوط تھی بلکہ حکومت تک کو بدلنے کی طاقت بھی رکھتا تھا۔ تمام پارٹی لیڈروں میں وہ نمایاں تھا۔ جو کہ اس وقت فوج میں اعلیٰ عہدوں پہ فائز تھے۔ کچھ ہی دنوں بعد حکومت اور متوسط طبقہ میں کشمکش شروع ہو گئی۔ متوسط طبقہ کے لوگ شاہ فرانس کی پشت پہ تھے۔ اس طرح ایک بار پھر گلیوں میں خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ جیسا کہ تین سال پہلے ہوئی تھی۔ قومی رضاکار سرکاری سپاہ سے پہلے کی نسبت چار گناہ زیادہ طاقت میں تھے۔

دونوں طرف چوکسی اور بے ہمتی ایک ہی جیسی تھی۔ کنونشن کا قائد رضاکاروں سے مل گیا تھا۔ اس کو دغا باز اور بے وفا قرار دے دیا گیا تھا۔ اور کنونشن میں خوف و ہراس بھی پایا جاتا تھا۔ یہ دائیں اور بائیں بازوؤں میں انقلابیوں کی حفاظت میں ناکام رہے تھے۔ اس سے سارا معاملہ گڈمڈ ہو کر رہ گیا تھا۔

اسی شام نپولین جلدی سے کنونشن والوں سے رابطہ کرنے میں کامیاب رہا۔ پہلا جنرل

تو گرفتار ہو چکا تھا اس لئے نئے جنرل کے لئے اس کا نام تجویز ہوا۔ اس کا دل زور سے دھڑکا۔ اسے تو معلوم ہی نہ تھا کہ اسے جنرل بنا دیا جائے گا۔

اس نے کہا کہ میں آدھے گھنٹے بعد آپ کو سوچ کر جواب دوں گا۔ اس نے سوچا اس سے تو بہت زیادہ شہرت ملے گی اور تمام طاقت بھی اس کے ہاتھ میں آ جائے گی۔ اس لئے اس نے ہاں کر دی۔

رات آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی تو توقع تھی کہ علی الصبح ہنگامہ ہو گا۔ نپولین نے سوچا کہ تمام انتظامات صرف چند گھنٹوں میں کر لینے چاہئے۔ ان حالات میں سب سے پہلے صرف شہریوں کی نگرانی کرنی چاہئے۔ اس نے ایک ہی رات میں کنونشن کو ایک مضبوط قلعے میں بدل دیا۔ اور ان کو ہتھیار بھی فراہم کر دیئے کیونکہ وہ لوگ پیشہ ور سپاہی تو نہ تھے اس لئے وہ توپوں کی گرج سے ڈر جاتے تھے۔

ایک نوجوان جو کہ گھڑ سوار دستے کا افسر تھا جس کا نام "مورات" تھا وہ نواہی بستی سے چالیس بڑی بندوقیں لے آیا اس دن "موارت" نے اپنے چیف کے سامنے زندگی کا بہترین رول ادا کیا شہر کی گلیوں میں لوگوں کا ہجوم تھا ہر طرف افراتفری تھی نپولین کنونشن کے لوگوں کی حفاظت توپ خانہ کے بغیر نہ کر سکتا تھا۔ یہ وقت اس کے لئے کافی پریشانی کا تھا۔

مورات اور اس کے آدمیوں نے صرف دو گھنٹوں میں حفاظت کا پورا بندوبست کر دیا۔ اسلحہ سے لیس ہجوم ان کو دھمکیاں دیتا ہوا مسلسل آگے بڑھ رہا تھا کنونشن کے وکلاء تو بہت زیادہ گھبرائے ہوئے تھے۔ وہ بار بار کہہ رہے تھے کہ ان سے گفت و شنید کے ذریعے ہی جان چھڑا لی جائے۔

اب ان کی روشنی میں ہر چیز صاف دیکھائی دیتی تھی مختلف دستے ان کی طرف بڑھ رہے تھے اور یہ لوگ ان سے کافی کمزور تھے۔ کچھ افسران عوام سے الجھنا نہیں چاہتے تھے بلکہ ان سے بھائیوں جیسا سلوک کرنا چاہتے تھے۔

آخر پھر رات کا اندھیرا چھا گیا عوام بے تاب تھے کہ بس اب حکومت کا خاتمہ ہو ہی جانا چاہئے ان حالات میں وہ بادشاہ کی کمزوری کا مذاق اڑا رہے تھے۔

خیال اغلب ہے کہ ان ہی حالات میں نپولین نے یہ رپورٹ مرتب کی تھی کہ بادشاہ کا مذاق اڑانا دراصل عوام کا مذاق اڑانا ہے اور یہ عوام کے خلاف ایک سازش ہے اس لئے اس مشتعل ہجوم پہ گولی چلانا پڑی۔ اس طرح گلیوں میں خون کے چھینٹے اڑے اور ہجوم

منتشر ہو گیا۔ اور گلیاں بالکل صاف ہو گئیں۔

اسی رات نپولین نے اپنے بھائی کو خط لکھا ......

کہ میں چاہتا ہوں کہ پہلی فرصت میں ہی تمہیں ہر خبر بھیج دوں۔ آج رات دشمن نے تولیری میں ہمارے دستے پہ حملہ کیا۔ لیکن ہم نے انہیں مار بھگایا۔

ہمارے تیس آدمی ہلاک ہوئے اور ساٹھ زخمی ہوئے۔ ہم نے قومی رضاکاروں کی ایک کمپنی کو نہتہ کر دیا ہے۔ باقی سب کچھ ٹھیک ہے۔ پہلے کی طرح اب بھی میں زندہ بچ رہا ہوں۔ قسمت کی دیوی مجھ پہ مہربان ہے۔ ڈریسی اور جولی کو میرا سلام کہنا۔

پیرس میں نپولین کی یہ پہلی کامیابی تھی۔ میدان کارزار پیرس تھا اور دشمن فرانسیسی عوام۔

○

کنونشن کے اجتماع میں نپولین اپنے دیگر افسران کے ساتھ سٹیج پر کھڑا تھا۔ اس اجتماع میں صرف نپولین کو خراج تحسین پیش کرنا مقصود تھا۔ اس کے لئے ہال میں تالیاں بجائیں گئیں اور تحسینی الفاظ کہے گئے۔ ہجوم اس کی طرف ہیٹ اچھال کر خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔

اچانک اب جبکہ اس کے پاس دولت آ گئی تھی۔ اور نوکر چاکر بھی تھے اور اس کی تی بگھی بھی تھی۔ اب وہ اور کچھ نہیں چاہتا تھا۔ اس کے دونوں چھوٹے بھائی بھی اچھی حالت میں تھے۔ اس کی والدہ بھی اب اپنی مرضی کی زندگی گذار رہی تھی۔ بچت کرنے کی عادی تو وہ تھی ہی۔ جوزف کو بھی کئی اچھی ملازمتوں کی پیش کش ہو چکی تھی۔ اس کے دور پار کے رشتے دار بھی اچھے حالات میں تھے۔ جلد ہی ان کی زندگی کی کایا پلٹ گئی تھی اس نے اپنے تمام خاندان والوں سے کہا کہ اپنی کوششیں جاری رکھیں اور خوشی حاصل کرنے کا کوئی موقع ضائع نہ کریں وہ اپنے خاندان کا سربراہ جو ٹھہرا۔

انہیں یوں جب کہ وہ بھرپور زندگی کا لطف اٹھا رہا تھا۔ اس نے اپنے ذاتی جذبے کے متعلق بھی سوچنا شروع کیا۔

اس کے ان دنوں کے لکھے خطوط میں کچھ اشارے ملتے ہیں کہ وہ دو خوبصورت عورتوں میں دلچسپی رکھتا تھا۔ ان میں ایک تو کار سیکن تھی جو کہ شرفا میں سے تھی۔ اور اس کی والدہ کے دوست کی بیٹی تھی اور دوسری "جینیری" تھی جو کہ فرانسیسی تھی۔ یہ دونوں خواتین انتہائی خوبصورت تھیں۔ لیکن دونوں ہی اس سے عمر میں بڑی تھیں۔ لیکن اسے

پسند تھیں۔ وہ تنہائی میں دونوں کے متعلق سوچتا تھا۔ یعنی اس کے بوسے ایک کے گلنار رخساروں کے لئے تھے اور دوسری کے عنابی ہونٹوں کے لئے۔ لیکن اس کی سوچ ادھوری ہی رہ گئی۔

اب وہ سالار جنگ تھا۔ اور اس نے حکم جاری کیا کہ عوام سے ہر قسم کے ہتھیار ضبط کر لئے جائیں۔ ایک دن ایک کم عمر سا لڑکا اس کے پاس آیا اور التجا کی کہ اس کے مرحوم والد کی تلوار واپس کر دی جائے جو کہ ضبط کر لی گئی ہے۔ نپولین اس کی درخواست کو ٹھکرا نہ سکا اور اس کی تلوار واپس کر دی۔ دوسرے دن اسی یوجین نامی لڑکے کی والدہ نپولین کا شکریہ ادا کرنے کے لئے آئی۔ اس خاتون میں عجیب سی کشش تھی اس کا رنگ گندمی تھا' بال گنگریالے تھے اور چہرے پہ تمکنت تھی اور آواز کا لہجہ غیر فرانسیسی تھا۔ اس کی عمر تیس کے قریب تھی۔ دراصل وہ ویسٹ انڈیز میں پیدا ہوئی تھی اور اپنے فرانسیسی شوہر کے ساتھ فرانس آ گئی تھی' اس کی دو اولادیں تھیں ایک لڑکا اور ایک لڑکی شوہر وفا پا چکا تھا۔ اب وہ پیرس میں انتہائی کسمپرسی کی زندگی گزار رہی تھی۔ نپولین اس حسن دلربا سے خود شکست کھا چکا تھا۔

نپولین دوسرے دن اس کے گھر چلا گیا۔ اس نے دیکھا کہ گھر کے مکین غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس کی عمر اس وقت ستائیس سال تھی۔ خاتون کی اس نے کچھ مالی مدد بھی کی یہ موصوفہ بھی نپولین کے اخلاق ذہانت اور شخصیت سے کافی متاثر ہوئی۔ اس طرح ان کا ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا شروع ہو گیا۔

اس خاتون کا نام جوزفین تھا۔ اس کا خاوند جب فوت ہوا تو اس کے پاس کچھ بھی نہ بچا۔ یہ خاتون ملوکیت پسند تھی۔ اس نے یہ تین مہینے انقلابیوں سے چھپتے ہوئے گزارے تھے۔ اس کے کچھ دوست خاندان اس کی مدد کیا کرتے تھے۔

اس سفید پوش خاتون نے اپنی خوبصورتی سے بہت فائدہ اٹھایا۔ اس کے خاوند کا ایک امیر دوست جو کہ ایک بینکر تھا اس نے بھی جوزفین پہ ڈورے ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن جوزفین نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔

موسیو نیکر کے گھر میں ہونے والی دعوت میں نپولین نے جو گفتگو کی وہ انتہائی مدلل اور عالمانہ تھی۔ اس میں عوام کی حفاظت پہ زیادہ زور دیا گیا تھا۔ اس محفل میں موجود ہر فرد نپولین کا گرویدہ ہو گیا تھا۔ جوزفین بھی بہت زیادہ متاثر ہوئی۔ شہر کے حالات ٹھیک نہ تھے۔ اور جوزفین کے بچے بھی باپ کے سایہ سے محروم تھے۔ اس لئے جوزفین نے نپولین سے

شادی کا فیصلہ کر لیا۔

جوزفین کی ایک سہیلی نے کہا کہ میں نپولین بونا پارٹ کی خود بی مداح ہوں وہ یقیناً تمہارے بچوں کو ایک باپ کا سایہ دے گا اور تمہارے لئے بہترین خاوند ثابت ہو گا۔ شجاع اور ذہین لوگ دوسروں کی بھلائی ہی کا سوچتے ہیں۔

جوزفین نپولین کی زندگی میں آنے والی پہلی خاتون تھی۔ جو خود بھی اس کے مضبوط بازوؤں کے حصار میں خود کو محفوظ خیال کرتی تھی۔

نپولین نے کہا جوزفین میں نے تیری محبت میں جو وقت گزارہ ہے۔ وہ انتہائی سرور انگیز ہے۔ آخر تم نے میرے دل پہ کیا جادو کر دیا ہے۔ میں نے تو یا اپنی ماں سے محبت کی تھی یا تم سے لگاؤ محسوس کر رہا ہوں۔ میرا دل کرتا ہے کہ تمہیں ہزار بار چوموں تمہارے حسن بے مثال نے میرے خون میں انگارے سے بھر دیئے ہیں۔

جوزفین تم اداس مت ہونا۔ میں اپنی تلوار سے اپنا راستہ خود بناتا ہوں۔ تم میری کامیابی کے لئے دعا کرنا۔ جوزفین تم اور میں دو ستارے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ دونوں پگھل کر ایک ہو جائیں۔

○

بیراس نے بہت پہلے فیصلہ کر رکھا تھا کہ نپولین کو اٹلی کے محاذ پر بھیجا جائے گا۔ لیکن جوزفین کی وجہ سے اس کو "نائیس" کے محاذ پہ بھیج دیا گیا' اٹلی کے محاذ کا جو منصوبہ نپولین نے بنایا تھا۔ وہ ایک اور کمانڈر کو سونپ دیا گیا۔ لیکن وہ اٹلی کے محاذ سے شکست کھا گیا اس کمانڈر کا کہنا تھا کہ یہ منصوبہ تو کسی پاگل کا ترتیب دیا ہوا ہے۔ اس لئے اسی کو اس محاذ پر بھیجا جائے۔

نپولین کو ایک اور مسئلہ بھی درپیش تھا کہ احکام کا تقاضہ تھا کہ جوزفین اگر نجیب الطرفین ہے تو اس کی پیدائش کا سرٹیفکیٹ پیش کیا جائے۔ جبکہ جزائر غرب الہند سے اس سرٹیفکیٹ کا ملنا ناممکن تھا۔

جوزفین کے کہنے کے مطابق ہی سب کچھ لکھ لیا گیا۔ اس وقت نپولین کی عمر ۲۸ سال تھی۔ اور اس کی وردی ہی دلہا کا لباس قرار پائی۔ نپولین نے منگنی کی انگوٹھی کی بجائے مقدر کی انگوٹھی پیش کی۔ اس کے دو دن بعد نپولین کو پیرس سے باہر جانا پڑا۔

اس نے نائیس کے مقام پر اپنی فوج میں شرکت کی اور کمانڈر کا عہدہ سنبھالا۔ اور یورپ کا محاذ اس کے سامنے تھا۔

اس وقت نصف النہار کا وقت تھا اور وہ ایک برج سے اپنے دشمن کی حرکات کا مشاہدہ کر رہا تھا۔

پھر اس کی نظر دور لکیر کی طرح دیکھائی دیتے جزیرے پہ پڑی اور اس کی نظریں اس پہ جم کر رہ گئیں۔

یہی جزیرہ کبھی اس کا آبائی وطن تھا۔

○

دوسرا حصہ

لاوا

شفق کی ملائم روشنی میں دور پہاڑوں کی چوٹیاں چمک رہی تھیں- یہ چوٹیاں ہمیشہ سفید برف میں ڈھکی رہتی ہیں- ان کی عمودی ڈھلوانیں ان کو سر کرنے والوں کے لئے ہمیشہ خطرناک ثابت ہوئی ہیں-

ان میں سے کوہ الپس نمایاں ہے جو قدرے سمندر پہ جھکا ہوا دیکھائی دیتا ہے- اور یہ انسانوں کے ہجوم کا مذاق اڑاتا معلوم ہوتا ہے- اور اس نے ہمیشہ ان افواج کے کمانڈروں کو روکا ہے جنہوں نے اس کو پار کرنا چاہا-

اس طرح یہ نپولین کی آبائی سرزمین اور نئی مادر وطن کے درمیان قدرتی رکاوٹ ہے- نپولین نے کبھی بھی طاقت پہ بھروسہ نہیں کیا- اس طرح مسائل اور الجھ جاتے ہیں- اس کوہ الپس کو ایک دفعہ "ہینی بال" نے پار کیا تھا- نپولین نے اس کو چاروں طرف سے خوب دیکھا- اس نے سوچا اس جگہ پہ اگر ہم دشمن کے گھیرے میں آ گئے تو پس کر رہ جائیں گے- اس لئے ہمیں موسم سرما کا انتظار نہیں کرنا چاہئے- اگر ہم نے دیر کی تو یہ ہمارے لئے اچھا نہیں ہو گا- اب ہمارے لئے موقع ہے کہ کچھ کر گذریں ہمارا دشمن ابھی سویا پڑا ہے- آسٹریا والے "لیمباڈری" کے مشرق میں ہیں اور سارڈینا والے اس کے مغرب میں ہیں- جرمنی والے اٹلی کی طرف متوجہ ہیں- اس لئے تمام دشمن اس بات کی توقع نہیں رکھتے کہ برف پگھلنے تک ان پہ حملہ ہو گا-

فرانسیسی سپاہی بھوکے بھیڑیوں کی طرح پیرس کو تباہ کر دینا چاہتے ہیں- پیسے کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے- فرانس کانپ رہا ہے-

ایک جنرل نپولین کو لکھتا ہے- کیا تمہیں معلوم ہے کہ پیرس میں کتنے لوگ قحط اور

بیماریوں سے مر رہے ہیں۔ تو ایک کمانڈر کو بہت کچھ کرنا ہو گا جبکہ اس کے پاس کھانے کو روٹی اور اخراجات کے لئے رقم بھی نہ ہو۔

اس لئے تم کو بھوکا اور ننگا رہ کر لڑنا ہو گا۔ حکومت تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔ اگر تم عزت و توقیر چاہتے ہو تو اپنی توانائی اور حوصلے کو بڑھاؤ۔ اچھی منصوبہ بندی کرنے میں تمہاری رہنمائی میں کر سکتا ہوں۔ تم اطالوی سپاہ پہ یلغار کرو اس طرح تمہیں بہت سے ترقی یافتہ شہروں سے بہت کچھ ملے گا۔

سب سے پہلے تو اس نے سپاہیوں کو پریڈ گراؤنڈ میں اکٹھا کر کے پرجوش تقریر کی اور موسم کا مقابلہ کرنے کا جذبہ پیدا کیا۔ جبکہ نپولین خود بھی اس موسم میں اپنے آپ کو کچھ اچھا محسوس نہیں کر رہا تھا۔ اس کا زرخیز ذہن بہت اچھی منصوبہ بندی کر سکتا تھا۔ لیکن جسم کی بات کچھ اور تھی۔ اس نے سوچا کہ سب سے پہلے انہیں بوٹوں کی ضرورت ہے۔ کیونکہ حضرت موسیٰ نے بھی تو بنی اسرائیل کو موسم کی شدت سے بچانے کے لئے دعا کی تھی۔

اسے معلوم تھا کہ موسم کی شدت کا اگر مقابلہ نہ کیا گیا تو پھر تمام سپاہیوں کی قلفی جم جائے گی۔ جیسا کہ تین سال پہلے اس جگہ پہ کچھ سپاہیوں کے ساتھ ایسا حادثہ ہو چکا تھا۔ یہ سب کچھ سوچتے ہوئے اس سرد موسم میں اس کے ماتھے پہ پسینے کے قطرے چمکنے لگے۔

اس مہم میں اس کے بال بے تحاشا بڑھ چکے تھے۔ بالوں کی ایک جھالر سی اس کی پیشانی پہ بن گئی تھی اور گدی پہ بالوں کی موٹی تہہ بن چکی تھی۔ جو کہ اس کے کندھوں پر جھولتے تھے۔ ایک سادہ سا لمبا کوٹ پہنے ہوئے جو کہ انتہائی خستہ ہو چکا تھا وہ ادھر ادھر گھومتا ہوا احکامات دے رہا تھا۔ صرف تین یا چار سپاہیوں کے سوا سب اس سے نالاں نظر آتے تھے۔

اس فوج میں کوئی انجنیئر نہ تھا اور نہ ہی بھاری توپ خانہ تھا۔ صرف ۲۴ چھوٹی توپیں تھیں اور چار ہزار گھوڑے تھے اور تیس ہزار فوجیوں کے لئے ۳ لاکھ فرانک خوراک کے لئے تھے اور ان کو اس سے ایک مہینہ کا راشن بھی خریدنا تھا۔

اس بے سروسامانی کی حالت میں ہی اس نے اٹلی کو فتح کر لیا۔

اس نے اس مہم سے واپس آنے کے تیسرے دن ہی بہت سے دوسرے کام سرانجام دیئے۔ اس نے ایک سو آدمیوں کو سڑک تعمیر کرنے پہ لگایا۔ غدر کو کچل دیا۔ ایک چوتھائی ڈویژن فوج کو گھوڑے مہیا کرنے کے لئے دو جرنیلوں کی ڈیوٹی لگائی۔ طولون کے جنرل سے

تمام آدمی "نائیس" بلوا لئے۔ ایک جنرل کو حکم دیا کہ اپنے آدمیوں کو لے کر پہاڑوں میں پل تعمیر کرے۔ اس نے ان بیس دنوں میں ایک سو تیس حکم نامے جاری کئے۔

اسی سال مارچ میں اس نے نئے اصولوں کے تحت بہت سے تنگ دروں سے اپنی فوج کو گذارا۔ اس نے اپنی سپاہ کو ترتیب دی کہ پہلے حملہ کرو اور بعد میں دفاع۔ اور پھر اپنے حلیف کی مدد لو۔ اس طرح اس نے دو جنگیں جیتیں۔ اس طرح اس نے اپنی ترقی کے مقفل تالے کھولے۔

جب وہ دشوار گزار پہاڑوں اور دروں میں سفر کرتا اور اس کے گھوڑے کی ٹاپوں سے زمین کانپتی اور دشمن کی توپوں کی گن گرج ہر سو ہوتی تو وہ اپنے گلے میں لٹکے ہوئے لاکٹ سے جوزفین کی تصویر نکال کر دیکھتا اور اس پہ ہزاروں بوسے نچھاور کرتا اور پھر جوزین کے نازک جسم کی خوشبو اس کو اپنے حصار میں سمیٹ لیتی۔ وہ جس بات کا ارادہ کرتا وہ ہر صورت میں ہو جاتی اس کے سپاہی اس کے عمل پہ پورا یقین رکھتے اور اسی جذبے کے تحت دریائے "پو" اور برف پوش وادیاں اس کی راہ میں رکاوٹ نہ بنیں۔

○

آخر وہ فاتح کیوں تھا؟

اور اسے کامیابی پہ کامیابی کیونکر ملیں؟

اس کی کامیابی کا راز کیا؟

پہلی بات تو یہ کہ نوجوانی کا بھرپور جذبہ!

اس عمر میں معدہ ہر قسم کی خوراک ہضم کرنے میں رکاوٹ نہیں بنتا۔ بے فکری سے سونا اور فرض کے لئے جاگنا مصمم ارادہ

آنکھوں کی روشنی جو کہ اس عمر میں انتہائی تیز ہوتی ہے۔

یہ عمر انسان میں غیر معمولی تبدیلیاں لانے کی ذمہ دار ہے۔ لیکن جو کوئی اس سے فائدہ اٹھانا چاہے۔

اس وقت کے نپولین کے مدمقابل جرنیلوں کو دیکھا جائے تو فرق معلوم ہو جائے گا۔ آسٹریا کے محاذ کا کمانڈر "بیلولیو" بہتر سال کا تھا۔ فرانسیسی محاذ کا جنرل ۷۷ سالہ "کولی" ایک خفیہ بیماری میں بھی مبتلا تھا اور جنرل الویزی تقریباً ساٹھ سال کا تھا اور ساڈینا کا بادشاہ ایک بوڑھا آدمی تھا۔ جنرل "وریزر" کانوں سے بہرہ تھا۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ نپولین پہ جوانی کا وقت مہربان تھا۔

نپولین کا جن جرنیلوں سے معرکہ ہوا ان میں سب سے کم عمر ۴۲ سالہ برتھر تھا۔ لیکن وہ اپنے تمام حواس کے ساتھ اچھا عالم بھی تھا اور اپنے کام میں کلی مہارت رکھتا تھا۔ بوربین کے دور میں میں ایک عرصہ تک سارجنٹ میجر کے عہدہ پہ بھی رہا تھا۔ اس لئے وہ صرف چند ہفتوں میں ہی جنرل کے عہدے پر پہنچ گیا تھا۔

کم عمر لوگ جلد اپنا مقام بنا کر ہیرو بن جاتے ہیں۔

نپولین نے ہمیشہ ان افراد کی ترقی کے لئے سفارشات کیں جو کہ نوجوانی کی عمر میں کچھ کرنے کا جذبہ رکھتے تھے۔ کم عمر کرنل اس کی فوج میں عام تھے۔ وہ اپنے محاذ کے سپاہیوں کو کبھی دفتری کام پہ نہ لگاتا۔

اس نے اپنے ماتحتوں کو کبھی بھی سزا دینا مناسب خیال نہ کیا۔

جس فوج کی وہ کمان کر رہا تھا یہ دراصل عوامی فوج تھی۔ یہ اس کی کامیابی کا دوسرا پہلو تھا۔ اور صرف عوامی فوج ہی اصل انقلاب برپا کر سکتی ہے۔

فرانسیسی فوج کیوں لڑ رہی تھی۔ دراصل وہ جمہوریہ کی لازوال آزادی چاہتی تھی۔ اس لئے یہ جنگ پوری دنیا میں پھیل گئی۔ فرانسیسی پوری دنیا کے انقلاب کے لئے لڑ رہے تھے۔ اور اس لڑائی کو مختصر نہیں کرنا چاہتے تھے۔ یہ آزادی کا تحفظ بھی چاہتے تھے۔ اور جبر سے نجات چاہتے تھے۔ اس لئے فرانسیسی صرف اپنے محاذوں تک ہی محدود نہ رہے تھے۔

فرانس کی ہمسایہ بادشاہتیں یہ گوارہ نہیں کر سکتیں تھیں کہ ان کے عوام میں بھی جمہوریت اور آزادی کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ اور ان کی بادشاہتیں ختم ہو جائیں۔ اس لئے ان ممالک کے بادشاہوں نے ان نئے نظریات کو ختم کرنا چاہا۔ اس لئے فرانس اپنے انقلاب اور نظریات کے تحفظ کے لئے لڑنے کے لئے مجبور تھا۔ نپولین کے انقلابی ذہن کا بھی اس کی کامیابیوں میں بڑا ہاتھ تھا۔ نپولین کی کوشش تھی لمباڈری اور اٹلی کو فتح کر لیا جائے۔ ہابزس برگ اور سارڈینا کو بھی ڈیوک اور سینٹوں کے چنگل سے آزادی دلا دی جائے۔

اٹلی کے نوجوان تو اپنے بادشاہ سے فوری نجات چاہتے تھے۔ لیکن اطالوی قائدین اپنے عوام کو بادشاہت کی زنجیروں میں ہی جھکڑا ہوا دیکھنا چاہتے تھے۔

ایک ایسا آدمی جس کی رگوں میں اطالوی خون گردش کر رہا تھا اور اس کا نام بھی اطالوی تھا اور وہ اطالوی زبان اپنی مادری زبان کی طرح بولتا تھا۔ تو پھر اطالوی عوام اس کو فرانسیسی جنگجو کیسے کہہ سکتے تھے۔ اس نے تو تمام تکالیف انسانی آزادی اور مساوات کے لئے اٹھائی تھیں۔ لوٹ مار کرنے والا تو جہنمی ہوتا ہے۔

وہ اپنے ایک خط میں لکھتا ہے کہ فاتح افواج مفتوح علاقوں میں لوٹ مار کرتیں ہیں۔ میرے سپاہی بھی تین سال تک کوہ الپس کی دشوار گزار وادیوں میں بھٹکتے رہے ہیں۔ اور وہ اس لوٹ مار کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔ وہ انتہائی غریب بھی ہیں۔

لیکن میں نے ان سے معذرت کر لی ہے کہ تم ایسا ہرگز نہ کرو گے۔ ایک انسان کو شرم کرنی چاہئے کہ وہ دوسرے انسان کو لوٹے۔ میں نے حکم جاری کیا ہے کہ میرے زیر کمان کوئی آدمی بھی ایسا ہرگز نہ کرے کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تاریخ مجھے ڈاکو کا نام دے۔

کل میں معززین سے ملنے جاؤں گا اور گرجے سے لوٹے جانے والے سامان کو واپس کروں گا۔ اور اپنی سپاہ میں دوبارہ ایک اچھا نظم و نسق قائم کروں گا۔

اٹلی والے میری فوج کی شجاعت اور اخلاق سے دنگ رہ جائیں گے۔

نپولین نے اپنے سپاہیوں سے حلف لیا۔ کہ تم اٹلی کے عوام کو شہنشاہی سے آزادی دلاؤ گے۔ ورنہ تمہارا خون رائیگاں جائے گا۔ تم میری قیادت میں یقیناً عزت و تکریم پاؤ گے۔

اس نے بار بار اپنے جنرلوں کو حکم دیا کہ لوٹ مار کرنے والوں کو فوراً گولی مار دی جائے۔ اگر کوئی گھوڑا اور خچر بھی چوری کرے تو اس سے کوئی رعایت نہ کی جائے۔

نپولین نے شرفا اور پادریوں سے کہا کہ تم اطالوی عوام کو باور کرا دو کہ تمہاری عزتیں محفوظ رہیں گی۔ تمہارے رسم و رواج اور مذہب کا احترام کیا جائے گا۔

جب وہ لیفٹننٹ تھا تو اس نے بادشاہ گری کے اصول اور تاریخ کا بہت زیادہ مطالعہ کیا تھا۔ اب یہی مطالعہ ہر لحہ اس کی رہنمائی کر رہا تھا۔ انہیں اصولوں پہ ہی اس نے اپنی فوج کی تربیت کی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اب خود اس کا کردار تاریخ ساز تھا۔ اس نے مار دھاڑ کی بجائے الفاظ کی طاقت سے زیادہ فائدہ اٹھایا۔

”کیلان“ میں اس نے اپنے سپاہیوں سے خطاب کیا اور کہا کہ تم عوام کے دوست ہو ہمیں سیپو Seipo اور دوسرے عظیم لوگوں کے کردار کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

ہم دارالخلافہ کو دوبارہ خوبصورت بنائیں گے اور اس قوم کے ہیروز کے مجسموں کو چوراہوں میں نصب کریں گے۔ ہم روم کے عوام کو خواب غفلت سے جگائیں گے اور ان کی صدیوں کی روایات کو زندہ کریں گے۔ ہم اس نسل میں نئی روح پھونک دیں گے۔

جب تم ان لوگوں کو غلامی سے نجات دلا کر اپنے گھروں کو واپس جاؤ گے تو یہ لوگ تمہیں یاد کر کے دعائیں دیں گے۔

کیا یہ حیران کر دینے والی بات نہیں ہے کہ ایک کمانڈر جو کہ فاتح بھی ہے۔ مفتوح عوام کے لئے ایسے جذبات رکھتا ہو۔ دوستوں اور دشمنوں کے لئے ایک جیسا تھا؟

○

مجھے آپ کا پیغام مل گیا ہے کہ "سارڈینیا" کے ساتھ صلح کر لی جائے اور فوج نے بھی اس کی منظوری دے دی ہے۔

ڈائریکٹروں نے نپولین کا خط پڑھا۔ جو کہ انتہائی خوشی کا بیان تھا۔ لیکن ڈائریکٹروں کے لئے اس میں خوشی کی کوئی بات نہ تھی۔ بلکہ وہ تو چاہتے تھے کہ اس نوجوان ہیرو کو گولیوں سے بھون دیں۔ لیکن وہ بے بس تھے۔

لیمباڈری کی فتح اور دیگر فتوحات نے اس کی پوزیشن کو مزید مضبوط کر دیا تھا۔ اور عوام کے دلوں میں اس کا احترام تھا۔

انہی دنوں کار سیکن سیلی سیتی جب قائم مقام افسر بن کر اس کے کیمپ میں آیا تو نپولین نے اسے کوئی اہمیت نہ دی اور خود سارڈینیا کے ساتھ صلح نامہ پہ دستخط کئے۔ اب ڈائریکٹر پریشان تھے کہ کیا کریں۔ اس کی فتوحات ان کے لئے خطرناک تھیں۔ ڈائریکٹروں نے مشورہ کیا کہ نپولین کے ساتھ ایک شریک جنرل کو لگا دیا جائے اس طرح جنرل "کیلرمین" کو اس کی کمان کے ساتھ شامل کر دیا گیا۔

لوڈی کے میدان جنگ میں نپولین کو حکم ملا کہ جنرل "کیلرمین" تمہارے ساتھ کام کرے گا۔ اس میدان جنگ میں دراصل اسے حقیقی فتح حاصل ہوئی اس کے بعد اس نے ایک اور جنگی چال چلی اور "آڈا" کا پل اپنی حکمت عملی سے اڑا کر آسٹرین کو شکست سے دوچار کر دیا۔ اب آنے والے دن اس کی مزید فتوحات کے تھے۔ یہ تاریخ کا المیہ ہے کہ تاریخ نے آدمی کی روحانی تعداد کو کبھی اہمیت نہیں دی۔ نپولین نے اس عملی زندگی میں جانا کہ خواب اور حقیقی زندگی میں کتنا فرق ہے۔

نپولین نے اپنی زندگی میں پہلی اور آخری دفعہ اپنے دوست "مارمونٹ" سے شکوہ کیا کہ نوجوان نسل اس کے اس کام میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہی۔

لوڈی کی جنگ میں فتح حاصل کرنے کے بعد اسی شام اس نے اپنے سپاہیوں سے خطاب کیا اور کہا کہ سپاہی کا کام پیچھے مڑ کر دیکھنا نہیں ہے۔ ہم اب تک زندہ ہیں کیونکہ ہم نے اپنے اوہام پہ قابو پا لیا ہے۔ ابھی وہ یہ بات ہی کر رہا تھا کہ پیرس سے قاصد آ گیا۔ اس کے پاس جو پیغام تھا۔ اس میں اس سے جواب طلبی کی گئی تھی کہ جنرل "کیلرمین" کو

ابھی تک تم نے اپنے ساتھ جنگ میں شریک کیوں نہیں کیا اور تمہارے آئندہ ارادے کیا ہیں؟

نپولین کا لہجہ ایک دم تبدیل ہو گیا اور وہ اپنے خیمے میں واپس آ گیا۔ اور پھر اس نے حکومت کو لکھا! اگر حکومت نے میرے راستے میں رکاوٹ ڈالی اور بلاوجہ اپنے احکامات مجھ پر مسلط کئے تو پھر حکومت مجھ سے کوئی اچھی توقع نہ رکھے اگر آپ اپنے کمانڈر پہ اعتماد نہیں کرتے تو پھر وہ اچھی کارکردگی کیسے دیکھا سکتا ہے۔ یقیناً آپ کی کوششوں سے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن اس سے میرے اعتماد کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ جنگ کرنے کا ہر کسی کا اپنا طریقہ ہوتا ہے۔

جنرل "کیلرمین" کا تجربہ بہت زیادہ ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ بہت اچھے طریقے سے جنگ لڑ سکتے ہیں۔ لیکن دونوں مل کر اس سے کوئی اچھے نتائج برآمد نہ ہوں گے۔ میں مزید تبصرہ نہیں کروں گا۔ لیکن میں اپنے منصوبوں میں کسی کو شریک نہیں کروں گا۔

میں نے اپنا جواب دے دیا ہے اب آپ کی مرضی کہ مجھے سزا دیں یا انعام اب میری صلاحیتوں اور سوچوں کا دارومدار آپ پہ ہے۔ اس کے علاوہ میں اس جنرل کے ساتھ کبھی بھی کام نہیں کر سکوں گا۔ جس نے یورپ میں بہترین کمان کا مظاہرہ کیا ہو۔ اس طرح میری صلاحیتیں ختم ہو جائیں گی۔ یہ بھی جنگ کا اصول ہے کہ دو بہترین جنرلوں کی بجائے ایک کم درجے کا جنرل ہی ہو تو جنگ جیتی جا سکتی ہے۔

نپولین بھی نہیں چاہتا تھا کہ کوئی دوسرا اس کی جگہ لے۔ اگر حکومت نے اصرار کیا کہ جنرل کیلرمین کے ساتھ مشترکہ کمان سنبھالے تو پھر نپولین نے بھی ارادہ کر لیا تھا کہ وہ حکومت کے ساتھ نہیں چلے گا۔ بلکہ اس نے یہاں تک سوچ رکھا تھا کہ وہ فرانسیسی حکومت کو دھمکائے گا۔

ڈائریکٹروں نے بھی اس بات پہ ضد نہ کی۔ نپولین کی یہ خاموش فتح تھی۔ اس لئے نپولین کا حوصلہ بڑھا۔ لیکن پیرس میں نپولین کی اس "نا" نے ڈائریکٹروں کو پریشان ضرور کیا تھا۔

نپولین نے یہ رات بڑی بے چینی سے گزاری اور اگلے ہی دن "میلان" کو کوچ کیا۔
وہ ہر جنگی معاملہ میں "رومن" جنرلوں کی تقلید کرتا تھا۔ لیکن جنگی قیدیوں کے ساتھ وہ انوکھا سلوک کرتا۔ اس نے جنگی قیدیوں کو کبھی بھی زنجیروں میں جکڑ کر نہ رکھا۔

جنگی قیدیوں کو پانچسو گھوڑ سواروں کی نگرانی میں رکھا جاتا۔

شہریوں نے ہمیشہ فوجیوں کو خوبصورت رنگین وردیوں میں ملبوس دیکھا تھا۔ لیکن جب انہوں نے نپولین کی سپاہ کو چیتھڑوں میں دیکھا تو حیران رہ گئے۔ شہری تو مزید حیران ہوئے جب انہوں نے دیکھا کہ اس فوج کی قیادت کرنے والا کمانڈر بالکل چھوٹے قد کا ہے اور اس کا سفید گھوڑا بھی کوئی خاص نہیں ہے۔

اس منظر نے موسم بہار کے اس روشن دن کو ملگجا سا کر دیا تھا۔

بڑے دروازے پہ معززین' آرچ بشپ اور ڈیوک لائن باندھے نپولین کے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ وہ گھوڑے سے اترا لیکن استقبالیہ کمیٹی کے قریب نہ گیا۔ اس نے دھیمی دھیمی آواز میں مبارکباد کی آوازیں سنیں جو انتہائی مہذب تھیں۔ کچھ دیر تک تو اس نے اپنے ہونٹوں کو دانتوں تلے داب رکھا۔ پھر اس کے ہونٹ وا ہوئے اور اس نے صرف ایک فقرہ کہا کہ فرانس لیمباڈری کے لئے نیک خواہشات رکھتا ہے۔ اور پھر اپنے گھوڑے پہ سوار ہو گیا۔

یہ تمام رہنما اور ہجوم اس کی مستقل مزاجی سے بہت متاثر ہوئے۔ ان میں کوئی ولولہ نہ تھا تھی تو صرف حیرانگی۔ اس فاتح کی خود پسندی پہ حیران تھے۔ وہ تمام اس کی قوت ارادی کے سامنے جھکے ہوئے تھے۔

تو کیا وہ صرف اداکاری ہی کر رہا تھا؟

اگر ایسا نہیں تھا بلکہ اس کا انسانی رویوں کے بارے میں علم اس کو ایسا کرنے پہ مجبور کر رہا تھا تو بے شک اس کو حکمرانی کا فن آتا تھا۔

شہر کی گلیوں سے ہجوم کی آوازوں کی بازگشت سنائی دے رہی تھی۔ وہ اپنے خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ کہ آخر یہ شخص کیا چیز ہے۔ جو کہ بظاہر ایک مجہول سا شخص دیکھائی دیتا ہے۔ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ اس کی وردی تو دیکھو کتنے پیوند لگے ہیں۔ جیسے ----

نپولین آرچ بشپ کی رہائش گاہ میں ٹھہرا وہاں اس نے غسل کیا۔ گرم پانی سے غسل کرنے سے اس کی تمام کسلمندی دور ہو گئی۔ گرم پانی سے غسل کرنا اس کی زندگی کا معمول تھا۔ اور یہ عادت مرتے دم تک قائم رہی۔

شام کو استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اس نے کہا:۔

اب تم آزاد ہو۔ اور بالکل محفوظ بھی ہو۔ اس نئی جمہوریہ کا دارالخلافہ "میلان" ہو گا۔ کیونکہ اس کی آبادی ۵۰۰۰۰۰ لاکھ ہے۔ تم فرانس سے دوستی کے لئے ہزاروں طریقے

استعمال کر سکتے ہو۔

اب تم پچاس آدمیوں کا انتخاب کرو جو فرانس کی جانب سے تم پہ حکومت بنائیں۔ ہمارے قوانین اپناؤ! اور ان کو اپنے رسم و رواج کے مطابق ڈھال لو۔ تم دانشمندانہ طریقے سے لیمباڈری پہ حکومت کرو۔ میں تمہیں بالکل پریشان نہیں کروں گا۔ اگر تمہیں کوئی مشکل ہو تو میں تم سے دور نہیں ہوں۔ ایتھنز اور سپارٹا کو بھی تو آخر ایسے نہیں چھوڑا جا سکتا۔

تاریخ میں بادشاہ گر شرفاء کو ایسا کوئی کمانڈر میسر نہ آیا تھا جیسا کہ نپولین تھا۔

لیمباڈری کے فاتح کی یہ پہلی تقریر تھی جو کہ تمام شعبہ جات کا احاطہ کرتی تھی۔ وہ ہر کام متعین وقت پہ کرتا تھا۔ اس نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ تم آزاد ہو۔ میں تمہارا آقا تو ہوں لیکن صرف تمہاری حفاظت کے لئے۔

مئی کی پرسکون رات آتش بازی اور موسیقی سے گونج اٹھی۔ نپولین اس شور کو سن کر کھڑکی میں آ کھڑا ہوا۔ نپولین نے اپنے ایجوٹینٹ سے پوچھا کہ یہ نوجوان نسل فرانسیسیوں کے متعلق غلط تو نہیں سوچ رہی۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ ہم سے مطمئن ہیں۔

پھر خود ہی کہا کہ قسمت کی دیوی مجھ پہ مہربان ہے۔ اور مستقبل میں بھی ضرور مجھ پہ مہربان رہے گی اور میرے لئے فتح کے دروازے کھولتی رہے گی۔

کچھ ہی دنوں میں ہم اٹلی پہنچ جائیں گے اور پھر اٹلی ہمارے قدموں میں ہو گا۔ اور ہاں شائد ہمیں دریا بھی پار کرنے پڑیں۔ میں یہ سب کچھ کر کے ایک مثال قائم کرنا چاہتا ہوں۔

○

سربیلنی محل کا چھپرکھٹ اتنا نرم ہو گا اس سے پہلے اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ یہ چھپرکٹ ایک آدمی کے لئے تو بہت ہی بڑا تھا۔

کیونکہ جوزفین جو ساتھ نہ تھی! تو وہ کہاں تھی؟

فتوحات اور فتوحات کے جشن اس کے بغیر تو بے معنی تھے۔

یہ جھنڈیاں اور یہ آتش بازی کی پھل جھڑیاں اس کے بغیر یہ بے رنگ تھیں۔ آخر وہ کیوں نہیں آئی؟ وہ پہروں جاگتا ہوا اس کے متعلق سوچتا رہا!

کیا تو وہ واقعہ ہی بیمار تو نہیں ہے؟

تو پھر کیا اس نے کوئی آشنا ڈھونڈ لیا ہے؟ وہ یہی سوچتا ہوا سو گیا۔

کیونکہ نپولین نے جوزفین کو اپنے پاس پہنچنے کی تاکید کر رکھی تھی۔ لیکن وہ نہ آئی تھی۔ اب نپولین کو فکر لاحق تھی۔ کیونکہ افسران اکثر اس کی بیوی کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ لیکن وہ ان کو صرف جوزفین کی تصویر دیکھا دیا کرتا تھا۔

اب اس نے جوزفین کو پھر لکھا کہ!

تمہارے نہ آنے کی وجہ سے شاید میں اپنا کام بھی صحیح طور پہ نہیں کر پاتا۔ اب تم جلدی سے آ جاؤ۔ کیونکہ میں تمہیں دل و جان سے چاہتا ہوں۔ اور میں تمہیں اپنے بازوؤں میں بھینچ لینا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں تم جلدی سے اڑ کر میرے پاس آ جاؤ۔

نپولین جوزفین کے مزاج کو خوب پہچانتا تھا کہ وہ اپنے حسن کی تعریف سن کر انتہائی جذبات ہو جاتی ہے۔ اب نپولین کو توقع تھی کہ وہ "میلان" آ جائے گی۔

نپولین نے محل کی تزئین بڑے شاعرانہ انداز سے کروائی تاکہ جوزفین اس کے ذوق کی داد دے۔ لیکن کوئی چیز ایسی ضرور تھی جو کہ ذہن میں نہیں آ رہی تھی۔

پیرس میں جوزفین کو وہ عزت حاصل نہ تھی جو یہاں آنے پہ حاصل ہو سکتی تھی۔ کیونکہ یہاں وہ ایک عظیم جرنیل کی بیوی ہوتی۔ اخبار کی شہہ سرخیوں پہ اس کا نام ہوتا۔ ہر فرد کے لبوں پہ اس کی خوبصورتی کی تصویر ہوتی۔ تو پھر نپولین کو یقین ہو گیا کہ جوزفی نے اس کے ساتھ محبت کے لئے شادی کی تھی۔ یہ سب کچھ تو اسے بعد میں ہی حاصل ہوا تھا۔

اب اس نے جوزفین کو خط لکھا وہ کمانڈر انچیف کے پیڈ پہ لکھا تھا۔

مجھے افسوس ہے کہ میں نے خوامخواہ تم سے شکایت کی اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم بیمار تھیں۔ دراصل محبت کی شدت میں بدگمانیاں بھی تو ہو جاتیں ہیں۔ مجھے معاف کرنا میں کچھ جذباتی ہو گیا تھا۔ میری زندگی ایک خواب ہے۔ مجھے تکالیف نے سخت جان بنا دیا ہے لیکن میں کچھ مایوس سا بھی ہو گیا ہوں۔ تم مجھے کم از کم دس صفحوں کا خط لکھو مجھ سے اظہار محبت کرو مجھے تسلی دو۔ میں نے تم سے جو محبت کی ہے اپنی زندگی میں کسی اور سے نہیں کی۔

تم جلد صحت یاب ہو جاؤ۔ تم مجھے یقین دلاؤ کہ بہت جلدی میری باہوں کے گھیرے میں ہو گی۔ تم یہاں آ کر میرے ساتھ اگر ایک دن گزارو گی تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میں تم سے کس قدر محبت کرتا ہوں۔ تم یہاں اکیلی ہو تمہاری تیمار داری کون کرتا ہو گا۔

انہی تاریخ کا ایک اور لکھا ہوا خط ہے جو نپولین نے جوزفین کو لکھا۔

میری بیوی بیمار ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتا میں کیا کروں۔ میرے دل میں طرح طرح کے

خدشے سر ابھارتے ہیں۔ جوزفین شاید تمہیں معلوم نہیں میں تمہیں کس قدر چاہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے تم جلد صحت مند ہو جاؤ گی۔ تمہیں میرے پاس آ جانا چاہئے تاکہ میں تمہیں اپنے بازوں میں بھینچ سکوں۔ اگر تم مجھ سے محبت نہیں کرو گی تو دنیا میں میرے لئے کوئی دلکشی نہ ہو گی۔ تم نامہ بر کو زیادہ انتظار نہ کروانا جواب لکھ کر اسے رخصت کر دینا۔ تمہاری محبت کے بغیر میری فتوحات کوئی معنی نہیں رکھتیں۔

خط روانہ کرنے کے بعد اس نے کچھ ہدایات جاری کیں۔ اس نے پیرس میں ڈائریکٹروں سے کہا کہ مجھے کچھ کمک بھیج دو' اور گولہ بارود بھی۔

اس کے خط کا جوزفین پہ کچھ اثر نہ ہوا۔ جوزف نے جوزفین سے کہا کہ تم میرے ساتھ "میلان" چلو۔ جوزفین نے آہ بھری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کہنے لگی میں وہاں جا کر کیا کروں گی۔ بے شک وہ اچھی جگہ ہے لیکن تلواروں کی جھنکار اور گھوڑوں کی ہنہناہٹ سے مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے۔

○

شہنشاہ فرانسیس نے مینچوا کو آزاد کرانے کی تین بار کوشش کی جس پر نپولین نے قبضہ کر رکھا تھا۔ مینچوا کیونکہ بڑی اہمیت کا حامل شہر تھا۔ بوڑھا تجربہ کار جنرل ورنزر چاق چوبند دستوں کے ساتھ جھیل گارڈا کے ساتھ موجود تھا۔ اگر نپولین اس کے سامنے سے حملہ آور ہوتا تو نپولین کو پسپا ہونا پڑتا۔ اور اس کے لئے میلان کا راستہ بھی بند کر دیا جاتا۔ اس طرح فرانسیسی فوج گھیرے میں آ جاتی۔ نپولین نے اپنی تمام سپاہ کو اکٹھا کیا اور میلان واپس آ گیا۔ یہ وقت اس کے لئے بڑی سختی کا تھا۔

اب وہ پھر جوزفین کو خط لکھنے بیٹھ گیا۔

جب سے میں تمہیں چھوڑ کر آیا ہوں۔ میں بہت اداس رہتا ہوں۔ اب حقیقی خوشی مجھے تب ہی ہو گی جب تم میرے پاس ہو گی۔ میں تم سے ڈھیروں باتیں کروں گا اور بے شمار بوسے نچھاور کروں گا۔ تم میرے شعلہ زن جذبات اور احساسات کو نہیں جانتی۔ جب میں اپنے کام سے فارغ ہو جایا کروں گا تو پھر جوزفین میں اپنا تمام وقت صرف تیرے ساتھ گذارا کروں گا۔ پھر مجھے تم سے محبت کے سوا کوئی کام نہ ہو گا۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے۔ ہر فطری چیز کی طرح محبت بھی دن دن بڑھتی رہتی ہے۔

خوبصورتی دعا کا اثر رکھتی ہے اور رقابت بری چیز ہے۔ تمہارے آنسو میرے جذبات میں آگ لگا دیتے ہیں ...... جلدی سے آ کر میرے گلے لگ جاؤ اس سے پہلے کہ مجھے موت

آ جائے۔

لاکھوں کروڑوں بوسوں کے ساتھ خدا حافظ۔

جوزفین کے پاس ایک کتا تھا۔ جس کو وہ بہت عزیز رکھتی تھی۔ حتیٰ کہ شادی کی رات وہ کتا جوزفین کے ساتھ حجلہ عروسی میں بھی موجود تھا۔ نپولین فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ شب زفاف کیسے گزارے۔

آخر کار نپولین کی بیوی جوزفین بریشیا پہنچ گئی۔ اور یہاں سے اسے فوراً "میلان" بھیج دیا گیا۔ ان دنوں نپولین کچھ کم حوصلہ ہو گیا تھا۔ وہ صرف احکامات جاری کرتا پھر اس نے ایک جنگی کونسل بنا دی۔ اس کے دوسرے جرنیل اس کے اس عمل سے بہت حیران تھے۔ بڑی گمبھیر صورت حال تھی۔ پھر اس نے فیصلہ کیا کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر دریائے "پو" کے دوسری جانب واپس چلا جائے۔ جنگی کونسل کے مشیروں نے کہا کہ خدارا ایسا نہ کریں۔ بلکہ جارحانہ انداز سے حملہ کیا جائے۔ پھر اس نے خود ہی سوچا کہ فیصلہ کرنے سے پہلے اسے سوچنا چاہئے تھا۔

وہ ایک حجازی سائز کے پلنگ پہ جوزفین کے پہلو میں لیٹا ہوا تھا۔ جوزفین سو چکی تھی یہ موسم گرما کی ایک گرم رات تھی۔ اس نے نقاروں اور پھر گولیوں کی آواز سنی تو اس کے اندر کا جرنیل جاگ اٹھا۔

اس نے اپنے آپ سے کہا کہ "ورمزر" کی طاقت آخر کیا ہو گی۔ مجھے جو رپوٹیں دیکھائی گئیں ہیں۔ وہ کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔

اس نے فیصلہ کیا کہ جنگ ہو گی۔ اور اگلے دن وہ کیٹی گلائن کا فاتح تھا۔

اس فتح کے بعد اس نے جوزفین کو خط لکھا!

پچھلے تین دنوں سے تمہاری جانب سے کوئی خط نہیں آیا۔ اور میں تمہیں روزانہ خط لکھتا رہا ہوں۔ یہ جدائی بھی بڑی خوفناک چیز ہوتی ہے۔ راتیں لمبی اور خوفناک لگتی ہیں۔ میں تو موت کے منہ سے نکلا ہوں تین دن پہلے ہم نے دشمن کو مار بھگایا تھا۔ اٹھارہ ہزار کو قیدی بنا لیا دوسرے یا تو زخمی ہوئے یا پھر موت کے منہ میں پہنچ گئے۔ یہ میری ایک بڑی کامیابی تھی۔

اٹلی، فریلولی، اور ٹائرل ابھی بچ رہے ہیں۔ چند ہی دنوں بعد ہم دوبارہ ملیں گے۔ یہ میری محنت اور تکالیف کا صلہ ہے۔ تمہیں ہزاروں بوسوں کے ساتھ سلام۔

اس فتح کے بعد نپولین نے ابھی دم بھی نہیں لیا تھا۔ کہ سیاست دان اس کے پاس

آئے۔ نپولین نے ان کو بہترین آئین مرتب کر کے دیا۔ اب نئی جمہوریہ بہت خوش تھی۔ اس ریاست کی تعمیرنو کا کام بھی شروع کر دیا گیا۔

نپولین جوزفین کو پھر خط لکھتا ہے!

تمہارے خطوط جذبات سے عاری ہوتے ہیں۔ میں آج کل میڈینا میں ہوں' میں تم سے کیا توقعات وابستہ کروں۔ تم مجھ سے محبت کرتی ہو یا نفرت؟ تمہیں ڈھیروں سلام۔

جنوبی محاذ کے خطرات اس کو ایک بار پھر آواز دے رہے تھے۔ وہ وہاں پہنچا۔ جنگ کی پسپا ہونا پڑا۔ نومبر کے ان دنوں میں اس کا توازن کچھ بگڑ گیا۔ اب دن بدن اس کو شکست ہونے لگی۔ اس نے پیرس کو کمک کے بارے میں لکھا۔

ان دنوں نپولین کی سپاہ کا حوصلہ بھی دم توڑ چکا تھا۔ ہر طرف افراتفری کا عالم تھا۔ ہر سپاہی کمانڈر انچیف سے مدد کا طلب گار تھا۔ وہ سارا سارا دن بیٹھا سوچتا رہتا۔ آرکولا کی جنگ نے تو اس کو جھنجھلا کر رکھ دیا۔

اسی شام اس نے جوزفین کو خط لکھا۔

میں تم سے مزید محبت نہیں کر سکتا۔ میں تم سے نفرت کرتا ہوں۔ تم ہو ہی ایسی کمینی کہ تم سے نفرت کی جائے۔ تم میرے خط تک کا جواب دینا گوارا نہیں کرتیں۔ تم اپنے اوند سے محبت نہیں کرتیں۔ آخر تم سارا دن کرتی کیا رہتی ہو؟

میڈم اپنے خاوند کو خط لکھنے سے اہم کام تمہیں کیا ہو سکتا ہے؟ اور خاوند بھی ایسا جو کہ تم سے شدید محبت کرتا ہے۔

تم کسی شہزادے کے ساتھ اپنا وقت گزارتی ہو۔ جس سے تمہیں مجھے خط لکھنے کی فرصت بھی نہیں' جوزفین محتاط رہنا! میں چند ہی دنوں میں آ رہا ہوں۔ میں بالکل سنجیدہ ہوں۔ میر ، بے چین بھی بہت ہوں۔ اچھا اب تم مجھے چار صفحات کا پرجوش سا خط لکھو۔ جو میرے دل یں ہلچل مچا دے اور مجھے خوشی حاصل ہو میں امید کرتا ہوں کہ تم چند دنوں بعد میرے بازوں میں ہو گی۔ اور میں تمہارے خوبصورت چہرے پہ لاکھوں بوسے نچھاور کروں گا۔ جو گرم اور جذباتی ہوں گے۔ نپولین کا دل جوزفین کے لئے کیسے پھڑپھڑا رہا تھا۔ اس کی روح پہ ایک بوجھ سا تھا۔ خط لکھے ہوئے دو دن ہو گئے تھے۔ وہ ''آرکولا'' کے قریب ایک پل پہ کھڑا تھا۔ دشمن اس پل پہ بمباری کر رہا تھا۔ فرانسیسی سپاہ پیچھے ہٹ گئی تھی۔ اور کسی مناسب جگہ سے دریا پار کرنا چاہتی تھی۔ لیکن نپولین نے اپنی سپاہ کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ بمباری تیز ہو گئی۔ ایک بھگدڑ سی مچ گئی۔ ہر کوئی پناہ کی تلاش میں ادھر ادھر بھاگ

اٹھا۔ نپولین ٹھوکر کھا کر ایک گڑھے میں گر گیا۔ مارمٹ اور اس کے بھائی لولیس نے اسے گھسیٹ کر گڑھے سے باہر نکالا۔ اندھا دھند فائرنگ ہو رہی تھی۔ مورین نے نپولین کو اپنے جسم سے ڈھانپ رکھا تھا۔ شام ہو گئی اس شام کیمپ میں نپولین بہت پریشان تھا۔ دوسرے دن پھر جنگ ہوئی۔ لیکن بے سود نپولین دشمن کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ دریا بھرا ہوا تھا اور اس کو پار کرنا ناممکن تھا۔ تیسرا دن بھی ایسے ہی گزر گیا۔ اب نپولین نے ایک جنگلی چال چلی اور اس نے اپنے بہت سے دستوں کو نیم دائرے کی شکل میں دشمن کے پیچھے بھیج دیا۔ انہوں نے گھیرے کو تنگ کر کے دشمن پہ ہلہ بول دیا۔ اسٹرین اس ناگہانی آفت سے گھبرا گئے۔ اور پسپا ہو گئے۔

نپولین نے اپنے دستوں کو نئے سرے سے ترتیب دیا اور ''میلان'' روانہ ہو گیا۔ اب وہ جلد از جلد جوزفین کے پاس پہنچنا چاہتا تھا۔

لیکن جب وہ گھر پہنچا تو جوزفین موجود نہ تھی۔ اس نے اس کے بستر پر ایک رقعہ لکھ کر رکھ دیا۔ میں میلان پہنچ گیا اور تمام مصروفیات کو ایک طرف رکھ کر تمہیں ملنے کو چلا آیا۔ لیکن تم موجود ہی نہ تھیں۔ تم آخر کون سے سپاٹے کو گئیں ہوئی تھیں۔ تمہیں اپنے نپولین کا کوئی خیال نہیں ہے۔ تم میں یہ تبدیلیاں کیوں آ گئیں ہیں۔ یہ قسمت میرے ساتھ کیا کھیل رہی ہے۔

ہم ہیں مشتاق وہ بے زار
الٰہی یہ ماجرا کیا ہے

جوزفین تمام دنیا کے لوگ خوشیوں کے بہانے ڈھونڈتے ہیں۔ اور میں ہوں کہ ناخوش ہوں۔ یہ میری قسمت ہے کہ میں نے محبت کی اور صلہ کچھ نہ ملا۔ یہ تیرا خاوند ہے جو دوسروں کو تو خوشیاں بانٹتا ہے اور خود خوشی سے دور ہے۔ یہ ناانصافی ہے کہ میں تو تم سے محبت کرتا ہوں اور تم مجھ سے دور رہتی ہو۔ اچھا جوزفین تمہاری مرضی!

○

اس وقت پیرس میں کیا ہو رہا تھا؟

پیرس میں ایک عرصہ بعد ایک دفعہ پھر ایک ہیرو کو سراہا جا رہا تھا نپولین کی تصویریں تمام دوکانوں میں آویزاں تھیں۔ اس ہیرو کا نام تمام لوگوں کی زبان پر تھا۔ نپولین سے وابستہ فتح کا جب اعلان ہوتا۔ لوگ نعرے لگاتے ہوئے نکل آتے۔ لگسمبرگ میں دشمن سے چھینے

ہوئے سامان جنگ کی نمائش ہو رہی تھی- نپولین کی کارکردگی کے متعلق رپوٹیں ڈائریکٹروں کے سامنے پڑی ہوئی تھیں- نپولین کے نام سے بنائے ہوئے گانے سڑکوں پہ گائے جا رہے تھے-

وہ یہ سب کچھ جانتا تھا- وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کی اس غیر معمولی مقبولیت سے ڈائریکٹر گھبراہٹ کا شکار ہیں- وہ یہ بھی جانتے تھے کہ ان کے ہاتھوں کا تراشا ہوا یہ بت انہیں کو پاش پاش کر دے گا- وہ سر جوڑے اس کے متعلق ہی سوچ رہے تھے- وہ اس فوج کے افسروں کو اپنے لئے خطرہ خیال کرتے تھے-

پچھلے سات سالوں سے فرانس کے حکمران ایسے جرنیلوں کو "گلوٹن" سے دھمکاتے رہے تھے- جو کہ سیاسی معاملات میں دخل دینے کی کوشش کرتا-

اب ایک ایسا جرنیل جو کہ ان کے احکامات کی پرواہ بھی نہ کرتا ہو- اور وہ اپنے کیمپ میں آنے والے کمشنروں تک کو ڈسمس کر دیتا ہو- اس سے کیا بعید ہو سکتا ہے- اب ڈائریکٹروں نے فیصلہ کیا کہ نپولین کے پاس "کلیرک" نامی کمشنر کو بھیجا جائے-

جنرل کلیرک اپنی شاندار وردی پہن کر "میلان" کے سفر پہ روانہ ہو گیا- وہ نپولین کو اپنی انگلیوں پہ نچانا چاہتا تھا- وہ نپولین کو پلازو سربیلنی میں ملا- نپولین کے مقابلہ میں اس کا قد بہت لمبا تھا- لیکن نپولین پھر بھی ایک جنگجو دیکھائی دیتا تھا- نپولین نے کمشنری کا استقبال تو کیا- لیکن وہ اپنے آقاؤں کو نپولین کے خفیہ منصوبوں کے بارے میں کچھ نہ بتا سکا- لیکن نپولین کمشنری کی آمد اور ڈائریکٹروں کے بارے میں سب کچھ جان گیا-

کمشنری نے اعلیٰ احکام کو رپورٹ پیش کی کہ نپولین اپنے آپ کو مستقبل کا معمار کہتا ہے- نپولین کے بارے میں جو تفکر پایا جاتا تھا اس کی تصدیق ہو گئی ہے' اس کے منصوبے حکومت سے مختلف ہیں-

لیکن ابھی اس کو ڈائریکٹروں کی ضرورت ہے' اب وہ صرف کمک اور صرف کمک پکار رہا ہے- اس کا کہنا ہے کہ میرے بہترین سپاہی زخمی ہیں' اور میرے دوسرے افسران بھی کچھ اچھی حالات میں نہیں ہیں- نئی بھرتی کے سپاہی نا تجربہ کار ہیں- فوج بالکل مختصر رہ گئی ہے- کچھ بہادر اس کا ساتھ چھوڑ گئے ہیں-

اس سے زیادہ اس کے فن کی تعریف کیا ہو گی؟ کہ اتنے مخالفین ہونے کے باوجود اس نے حوصلہ نہیں ہارا- اس کے ترکش میں ابھی ایک تیر اور باقی تھا- وہ ان کی نفسیات کو جانتا تھا- اس نے اپنے مخالفین کو تحائف سے زیر کیا- اس نے ڈائریکٹروں کو علیحدہ علیحدہ

تحائف بھیجے۔ اس نے ان کو لکھا کہ میں تمہارے لئے عمدہ ترین سو گھوڑے بھیج رہا ہوں۔ آپ ان کو ان گھوڑوں سے تبدیل کر لیں جو کہ آپ کی بگھیوں کو نہیں کھینچ سکتے۔

میری ایک تجویز ہے کہ اگر ہم مزید کامیابی چاہتے ہیں تو اس کے لئے صرف ایک جنرل ہی منصوبہ بندی کرے۔ اور وہی عمل در آمد کروائے۔ ہم سب کے درمیان ایک مضبوط رابطہ ہونا ضروری ہے۔

اس طرح ہم، جنوعہ، ویلنس، ٹسکینی، روم اور نیپلز وغیرہ کو اپنی طاقت سے دھمکا کر ہی زیر کر سکتے ہیں۔

ویسے بھی میری صحت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ میری کامیابیوں کے لئے دعا کریں۔ ہاں اگر آپ "اٹلی" کو زیرِ تسلط رکھنا چاہتے ہیں تو مزید کمک بھیج دو۔

اب وہ پہلے سے بھی زیادہ مقبول ہو چکا تھا۔ جب اس نے صحت کی خرابی کا بہانہ کر کے مستعفی ہونا چاہا تھا۔ تو عوام نے اس کو اس سے روکا تھا۔ حالانکہ اس کی صحت قابل رشک تھی۔ وہ اپنے گھوڑے پہ اس حد تک سوار رہتا تھا کہ گھوڑا بے چارا تھک جاتا تھا۔

ڈائریکٹر اگر اس کی خواہش کے مطابق پالیسیاں بناتے تو وہ فرانس کو مزید مستحکم کر سکتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اٹلی میں اپنی طاقت کو بڑھا کر "پیرس" پہ دباؤ ڈالوں گا کہ اپنی پالیسیوں کو بہتر کرے۔ وہ اطالوی طاقت کو مضبوط کر کے فرانس کو مجبور کر سکتا تھا کہ اس کے منصوبوں پہ عمل کیا جائے۔

نپولین کی پہلی خواہش تھی کہ اپنی سپاہ کو مضبوط کیا جائے۔ دراصل اس کا مقصد تھا کہ یورپ کو متحد کیا جائے۔ اس لئے اس نے اٹلی کی بہت سی ریاستوں کو متحد بھی کر دیا تھا ان کو ایک آئین بھی دے دیا تھا۔ بعض کاموں میں وہ بالکل ایک آمر بن جاتا تھا۔ اس نے ان ریاستوں کو استحقاق دے رکھا تھا کہ وہ اپنی مرضی سے جیسا چاہیں آئین بنائیں نپولین نے ان ریاستوں کو بتایا کہ اب بتائیں ہم تمہارے بھائی ہیں یا کہ تمہارے بادشاہ تمہارے بھائی تھے۔ ہم نے تمہارے ریاستوں کو اس لئے فتح نہیں کیا کہ لوٹ مار کریں یا قتل و غارت یا پھر تم کو ملازم بنا کر رکھیں بلکہ ہم نے تمہیں ظالم بادشاہوں سے نجات دلائی ہے۔ تمہیں آزادی دی ہے۔

تمہاری املاک۔ تمہاری عزتیں اور انسانیت کی حفاظت کی ہے۔ تمہیں مکمل مذہبی آزادی بھی حاصل ہے۔ اس لئے تم پہ کچھ فرائض عائد ہوتے ہیں۔ کہ تم سب ریاستیں دو کروڑ فرانک اس فوج کو ادا کرو جس نے تمہارے لئے سب کچھ کیا۔ یہ دو کروڑ اتنی امیر

ریاستوں کے لئے تو کچھ بھی نہیں۔ آخر ہم تمہاری حفاظت بھی تو کریں گے۔ کیونکہ فرانس یہاں سے بہت دور ہے۔ اور فوج کو اخراجات کی ضرورت ہے۔

نپولین جس ریاست کو بھی فتح کرتا اس میں لوٹ مار یا قتل غارت نہ کرنا بلکہ خراج لے کر صلح کر لینا۔ اس عمل سے اس کی مقبولیت میں بھی اضافہ ہوتا۔

وہ ایک ڈپلومیٹ کی حیثیت سے ڈپلومیسی کے تمام ہتھیاروں سے لیس تھا۔ دھمکانا' لالچ دینا' بے تکلفی' خوش اخلاقی اور ذہانت ان سب پہ اس کو عبور حاصل تھا۔ وہ اپنے ہر شکار کے ساتھ ایک مخصوص رویہ اختیار کرتا تھا۔ فرانس میں ڈائریکٹر انقلابیوں سے چاہتے تھے کہ وہ "پوپ" کی طاقت کا خاتمہ کر دیں۔ کیونکہ "پوپ" نے انقلاب فرانس کو رد کر دیا تھا۔ نپولین بھی چاہتا تھا کہ "ویٹیکن" کی دولت سے اپنی سرحدوں کو وسیع کر لیا جائے۔ ڈائریکٹر اصرار کر رہے تھے کہ "روم" کو فتح کر لیا جائے۔

نپولین بچپن سے ہی "روم" کی طاقت' عظمت اور شہرت سے متاثر تھا۔ اب نپولین کے ہاتھ اس قدر مضبوط ہو چکے تھے۔ کہ "روم" صرف ایک جھٹکے سے اس کی جھولی میں آ سکتا تھا۔ لیکن ابھی تک نپولین نے اپنے ہاتھ روک رکھے تھے۔ وہ جانتا تھا کہ "پوپ" ایک ایسا حکمران ہے کہ وہ اس کی توپوں کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ لیکن مذہبی حوالے سے فرانس پہ اس کے کچھ اچھے اثرات مرتب نہ ہوں گے۔ مذہبی حلقے پوپ کو شہادت کا درجہ دیں گے۔ اب اس بات کا جائزہ لینا باقی تھا۔ کہ روم کی فتح کے بعد اس کے فرانس پہ کیا اثرات ہوں گے۔

لیکن یہ بھی ضروری تھا کہ پوپ کی طاقت کو ختم کیا جائے۔ کیونکہ وہ عوام کی غلطیوں کی وجہ سے فائدہ اٹھا رہا تھا۔

اب اس نے جنوب کی جانب پیش قدمی کی۔ دریائے روبیکوں کو پار کیا۔ اور پیش قدمی روک دی۔ اس نے پوپ کو بتایا کہ میں تم سے طاقتور ہوں اس لئے صلح کر لو۔ یہ نپولین کی خاص تکنیک تھی۔ بوڑھے پوپ نے یہ پیش کش منظور کر لی۔ نپولین نے دانائی کی اور کوئی سوال جواب نہ کیا۔

پائیں ششم نے فرانس کو کروڑوں فرانک دینے کا وعدہ بھی کیا۔

کیونکہ کمشنروں نے کچھ چیزوں کا مطالبہ کیا تھا اس لئے یہ چیزیں ان کے حوالے کر دی گئیں۔ مثلاً قیمتی تصویریں' سونے چاندی کے برتن اور مجسمے وغیرہ۔

نپولین شہر میں داخل نہ ہوا۔ کارسیکن ہونے کی حیثیت سے وہ خود بھی رومن ہی تھا۔

لیکن اس نے خاص طور پہ صرف دو چیزوں کا مطالبہ کیا کہ جونیس بروٹیس اور کارکیوس بروٹیس کے اوپر کے دھڑ والے مجسمے دے دیئے جائیں۔

پوپ نے رقم ادا کرنے پہ کچھ مشکلات کا بتایا تو نپولین دوسری مرتبہ روم آیا لیکن پھر بھی شہر میں داخل نہ ہوا۔ وہ تو بس چاہتا تھا کہ امن ہو۔ کیونکہ وہ اپنی فوج کو شمالی محاذ پر استعمال کرنا چاہتا تھا۔

"پوپ" فرار ہو گیا اور اپنا تمام خزانہ بھی ساتھ لے گیا۔ اب سوال یہ تھا کہ پیرس میں ڈائریکٹروں کو کیا بھیجے؟

آخر نپولین نے پوپ کو پیغام بھیجا کہ اے مقدس باپ مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں کوئی خدا کا رشتہ دار تو نہیں ہوں۔ آپ کو شہر چھوڑ کر جانے کی ضرورت نہ تھی۔ اگر آپ کو پہلا معاہدہ قبول نہیں ہے تو نیا معاہدہ صلح لکھ لیتے ہیں۔ میں ایسے معاہدہ کو آگ میں پھینک دینے کو تیار ہوں جو کہ آپ کو پسند نہیں ہے۔

جواب میں پوپ نے اس کو ڈھیروں دعائیں دیں۔

نپولین نے ڈپلومیٹوں کی طرح کبھی بھی رازوں کو چھپا کر نہ رکھا۔ صرف ایک گھنٹہ کے اندر ہی صلح نامہ تیار کر لیا گیا۔ اس معاہدہ میں آنے والی نسلوں کے لئے بہت فائدے تھے۔

مارچ کے شروع میں اس نے پھر لیمبارڈری کی جانب پیش قدمی کی اور مارچ ختم ہونے سے پہلے ہی وہ سٹاریا پہنچ گیا۔ اس کے چند دنوں بعد وہ "ویانا" پہنچ گیا۔ "آسٹریا" اور "ہنگری" نے اپنی افواج کو تیار کر لیا۔

نپولین ایک سیاست دان بھی تھا۔ اور ڈائریکٹر چاہتے تھے کہ الیکشن سے پہلے امن ہو جائے۔ اس لئے نپولین کو ڈائریکٹروں کی بھی ضرورت تھی۔ تو کیا نپولین فرانس کے لئے امن کی فضا پیدا کر سکتا تھا جو کہ فرانس پانچ سال سے چاہتا تھا؟

تو کیا اس صورت میں اسے "رائن" کی افواج سے لڑنا چاہئے یا کہ نہیں؟ پورا یورپ اس کمانڈر سے خوف زدہ تھا۔ اس لئے اس نے "امن" رکھنے کا فیصلہ کیا۔ تاکہ نئے سیاست دان منتخب ہو جائیں۔

اس لئے اس نے آسٹریا کے شکست خوردہ بادشاہ "فرانسس" کے بھائی کو لکھا۔

جناب کمانڈر انچیف صاحب!

ہمارے بہادر سپاہی یہ جان گئے ہیں کہ اب امن ہونا چاہئے۔ کیا پچھلے چھ سالوں سے

جنگ نہیں ہو رہی؟ کیا ہم نے بہت سے لوگوں کو مارا نہیں ہے؟ کیا ہم نے انسانیت کو مبتلائے الم نہیں کیا ہوا؟ آپ ہر جانب دیکھ لیجئے کہ فرانس نے اپنے دشمنوں کو ہتھیار ڈالنے پہ مجبور اس لئے کیا کہ انسانیت کی بھلائی ہو۔ آپ کی قوم بھی کچھ توقعات رکھتی ہے۔ ہمیں ایک نیا میدان دعوت گناہ دے رہا ہے۔ تاہم اس میدان میں بھی انجام کار وہی ہو گا جو ہوتا آیا ہے۔ ہم دونوں کی افواج ہزاروں انسانوں کو ہلاک کریں گی۔ اور کیا پھر وہی امن بحال ہو گا' آخر ہر چیز اپنی اصل کی جانب لوٹتی ہے۔

آپ کانٹوں کے زیادہ نزدیک ہیں۔ کیا ہم سیاست دانوں اور حکومت کے مفاد کے لئے انسانیت کو ذلیل نہیں کر رہے۔ یہ ممکن ہے کہ آپ ہتھیاروں کی طاقت سے اپنے ملک کو بچا لیں گے۔ لیکن جرمنی تو بہت وسیع و عریض ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ میدان جنگ کی بجائے سیاسی مذاکرات کئے جائیں۔

یہ خط آرک ڈیوک "چارلیس" سے ایک زبردست اپیل ہے۔ دراصل یہ ایک انتہائی مہذب انسان کے خیالات ہیں۔ اس خط میں ایک کمانڈر انچیف کو اس کی ذمہ داریاں باور کروائی گئیں ہیں۔ اس خط سے وہ "ویانا" کے بادشاہ پہ بھی اثر ڈالنا چاہتا تھا۔ اب نپولین اس کا جواب چاہتا تھا۔ یہ اس کے لئے سنہری موقع تھا کہ وہ انسانیت کے نام پہ بادشاہ کو قائل کرے اور جاگیرداری فوجی نظام کو بادشاہ کے لئے بے اثر کر دے۔ اور وہ آگ اور خون کے کھیل سے اپنے ملک کی سرحدوں کو وسیع نہ کر سکے۔ اس کے بعد اس نے اپنی سپاہ کو کوچ کا حکم دیا اور "لیوبن" پہ قابض ہو گیا۔

یہاں بادشاہ کے ایلچی پہنچ گئے۔ نپولین نے ان کا استقبال کیا۔ ایلچیوں نے اس سے درخواست کی کہ دس دنوں کے لئے صلح کر لی جائے (تاکہ وہ اپنی فوج کو مکمل طور پہ تیار کر سکیں) لیکن نپولین صرف پانچ دنوں کے لئے مہلت دینے کو رضامند ہوا۔

اب "ویانا" کی ریاست میں مکمل سکون تھا۔ اور ادھر فرانس میں ڈائریکٹر اس سے بہت پریشان تھے۔ کہ اگر نپولین اس صلح کے بعد واپس پیرس آ گیا تو ہمیں تو اپنے عہدوں سے یک جنبش قلم علیحدہ کر دے گا۔

ڈائریکٹروں نے بہت نرم لہجے میں اس کو ہدایت کی کہ ہم ایک وفد تمہاری جانب بھیج رہے ہیں' اور تم اس کے پہنچنے تک یہیں انتظار کرو۔ اب نپولین کے لئے فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ اس نے سوچا کہ ڈائریکٹروں کو جلد تازہ رپوٹیں بھیج دینی چاہئے۔

اس نے رپورٹ میں لکھا کہ میں اب کچھ وقت کے لئے آرام کرنا چاہتا ہوں' مجھے

آپ پہ بھروسہ ہے۔ میں اپنی زندگی کو مزید شاندار کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ انسان کی جبلت ہے، میں "ویانا" پہ چڑھائی کرنا چاہتا ہوں۔ اور "اٹلی" کے منصوبوں کو وقتی طور پہ علیحدہ کر دیتا ہوں۔ اور پھر میں اپنی سپاہ کے لئے خوراک کا بندوبست بھی کرنا چاہتا ہوں، یہی سادہ سا منصوبہ ہے جو میری فوج اور سیاست کے لئے سود مند ہے۔

○

اونچی محرابوں والا وسیع کمرہ ہے۔ جیسے کہ سترہویں صدی میں عام تعمیر کئے جاتے تھے۔ اس کمرے کی سفید دیواروں پہ سنہری کام کیا گیا تھا۔ کمرے میں ایک مسہری ہے جس پہ سبز ریشمی چادر بچھی ہوئی ہے۔ اس مسہری پہ ایک سولہ سالہ لیفٹنٹ ایک خوبصورت لڑکی کے ساتھ دو ادھیڑ عمر کی خوبصورت عورتوں کے درمیان بیٹھا ہوا ہے۔

ان میں سے ایک اس لڑکی کی ماں ہے۔ لیکن اس خاتون کی نظریں چست وردیوں والے سپاہی پہ لگی ہوئی ہیں جو کہ ان کے گرد کھڑے ہیں، یہ خوبصورت خواتین فضا کو کافی رومانی سا بنائے ہوئے ہیں۔ ایک صاحب تمیز خوبصورت جنرل ان کے پیچھے کھڑا ہے۔ اس کی پھسلتی ہوئی نگاہ اس حسینہ کے کندھوں سے ہوتی ہوئی کھلے گریبان میں اٹکی ہوئی ہیں ---- اس حسینہ کا نام "مزینا" ہے۔ اس کا حسن ایک فوجی کے ہتھیاروں سے زیادہ خطرناک ہے۔ اس جنرل نے ہمیشہ اپنے سپاہیوں کو آگ کے شعلوں سے بچایا تھا۔ لیکن اس حسن بے مثال سے بچنا اس کے لئے محال ہو رہا تھا۔

اس جنرل کو جب بھی موقع ملا اس نے خوبصورت عورتوں اور دولت کو ضرور ہتھیایا۔ اس جنرل کا نام "بھرتھائیز" تھا۔ اس نے لڑکی سے کہا کہ وہ سامنے جو جنرل کھڑا عورتوں سے باتیں کر رہا ہے۔ اس کا قد تو چھوٹا ہے لیکن اس کا سر بہت بڑا ہے۔ یہ چیتے کی طرح پھرتیلا ہے۔ کامیابیاں اس کے قدم چومتی ہیں۔ کئی دنوں کا کام صرف ایک دن میں کر لیتا ہے۔ جنگی نقشوں کا بہت ماہر ہے۔ اور اس میں پیشہ ورانہ صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ "مزینا" تم نے اس کی کمزوریوں کو تلاش کر کے اس پہ چھا جانا ہے۔ لیکن جنرل بھرتھائیز اپنے اس مشن میں ناکام رہا۔

○

یہ "مونٹی بیلو" کا شہر ہے۔ نپولین اپنے تمام خاندان کے ساتھ اس شہر کے اس مکان میں موجود ہے۔ نپولین کی والدہ نے نپولین کی اب تک کی فتوحات کے بعد پہلی دفعہ اس مکان میں اپنے گلے لگایا۔ اور کہا۔

نپولین تم کس قدر دبلے ہو گئے ہو۔

اب میں مزید زندہ رہنا چاہتی ہوں۔

جوزفین بھی اس گھر میں موجود ہے۔ نپولین کی تینوں بہنیں اور تینوں بھائی بھی موجود ہیں۔ اور اس کا چچا فوچ بھی موجود ہے۔ یہ تمام لوگ "مونٹی بیلو" میں اپنے اپنے طور پہ مسرور ہیں۔

"مونٹی بیلو" میں ہی نپولین نے سیکھا کہ عام زندگی اور فوجی زندگی میں کتنا فرق ہے۔ "مونٹی بیلو" میں ہی اس نے ہدایت کی کہ تمام قیمتی چیزوں کی لسٹ بنائی جائے اور اطالوی موسیقی کی طرز پہ موسیقی ترتیب دی جائے۔ اور تمام فن پاروں کی تزئین کی جائے۔

مونٹی بیلو میں ہی اس نے زندگی سے لطف اندوز ہونا سیکھا۔ جوزفین جب سماجی کاموں میں حصہ لیتی تو نپولین بہت خوش ہوتا۔

○

پیرس میں اس وقت کیا ہو رہا تھا؟

کل تک تو پیرس حکومت صرف ایک چوکیدار کی حیثیت رکھتی تھی۔ بلکہ ہنوز کابینہ کے وزراء صرف وکیل کی حیثیت رکھتے تھے۔ اور انتہائی اندرونی حالات کو صرف ایک سیاستدان ہی کنٹرول کرتا تھا۔

فرانس کے پرانے شرفاء میں سے صرف ایک بشپ تھا جو کہ عوامی نمائندہ بھی تھا اور پوپ کا ماتحت بھی۔ ٹیلے رانڈ امریکہ سے حال ہی میں لوٹا تھا۔ اور اقتدار میں ایک مضبوط گرفت رکھتا تھا۔ اور حال ہی میں چیمبر کے انتخابات میں منتخب ہونے والے بھی ایک خاص حیثیت رکھتے تھے۔ اور ڈائریکٹروں کے لئے درد سر تھے۔

پیرس کی افواج کا کمانڈر انچیف جو کہ اس وقت اٹلی میں تھا۔ پورے یورپ میں انقلاب لانا چاہتا تھا۔ وہ اپنے دلیر سپاہیوں کی رسوائی نہیں کرانا چاہتا تھا۔

اس ہی تاریخ کو نپولین نے ایک مراسلہ ڈائریکٹروں کے دفاع کے لئے ارسال کیا۔ کیونکہ جمہوریہ فرانس کے لئے شاہ کے حامی اور پادری ایک الگ طاقت پکڑ رہے تھے۔ اور وہ فرانس کے آئین کے لئے مشکلات پیدا کر سکتے تھے۔ اس کے علاوہ اگر "بوربن" برادرز کو فرانس کی سرزمین پہ قدم رکھنے کا موقع مل گیا تو تمام ناراض گروہ ان کے ساتھ مل جانے کا اندیشہ تھا۔ اس طرح نپولین کی راہ میں مزید کانٹے بکھرتے۔ اس کام کے لئے نپولین کو ڈائریکٹروں کی حکمت عملی کی ضرورت تھی۔ اس طرح وہ تین کے مقابلہ میں پانچ ہوتے۔

اور اکثریت کا حوصلہ ہمیشہ بلند ہوتا ہے۔ اس حکمت عملی کے بعد اس نے ایک قابل ترین آدمی کو وزارت خارجہ کا انچارج مقرر کیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے مخالفین کی طاقت کا اپنے سے موازنہ کیا۔ اس سے اس کے حوصلے کو کافی تقویت ملی۔

تیلے رانت ہر طرح نپولین کا بنتا تھا۔ وہ بھی معاہدہ کرتے وقت کچھ زیادہ تکلف نہ کرتا۔ بلکہ ٹھنڈے جذبات سے کام کرتا۔ حالات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لیتا۔ مزاج کا بھی خاصہ خشک تھا۔ شاہی فوج کی وردی میں اس کی شان نرالی ہوتی۔ وہ چالیس سال سے مطلق العنان حکمرانوں کی ملازمت کر رہا تھا۔ اور وہ ان حکمرانوں سے کبھی بھی نہ اکتایا۔ بچپن میں ایک حادثے میں اس کی ٹانگ میں کچھ نقص آ گیا تھا۔ اور وہ فوج کے قابل نہ تھا۔ اس لئے اس نے پادری کا پیشہ اختیار کر لیا تھا۔ لیکن اب تیلے رانت ہی نپولین کے مدمقابل تھا۔ نپولین نے بھی ایک مقابلہ ہونے کے باوجود اس کی طاقت کا اندازہ کر لیا تھا۔

نپولین کو اب صرف سپاہیوں کی ضرورت تھی۔ نپولین کا اب سیاست میں بھی کافی عمل دخل ہو چکا تھا۔ اس لئے اس نے سیاست دان کی حیثیت سے ہی قدم اٹھایا۔ جب وہ آسٹریا والوں سے مذاکرات کر رہا تھا۔ تو اس نے وزیر خارجہ کو ایک طویل خط لکھا جس میں اس نے اپنے آئندہ لائحہ عمل کے بارے میں مطلع کیا۔

اس نے لکھا کہ فرانس کو نئے سرے سے ترتیب دینے کی ضرورت ہے۔ فرانسیسی عوام ابھی تک سیاسی معاملات کا ستم برداشت کر رہے ہیں۔ ہم نے ابھی تک عدالت' قانون سازی اور اقتدار میں کوئی تفریق نہیں کی۔ ہمارے ملک میں ابھی تک عوام اپنے حقوق سے محروم ہیں۔ اور حکومتی طاقت اپنے ہی نشے میں مست ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم قوم کے نمائندوں کا سچا احترام کریں جو کہ آئین کی بالادستی چاہتے ہیں۔

نپولین کے ذہن میں یورپ کے لئے بہت سے منصوبے تھے۔ اس کے بعد وہ "میلان" روانہ ہو گیا اس نے اٹلی کے بارے میں کچھ احکام جاری کئے۔

اس نے اٹلی والوں سے کہا کہ تم وہ پہلی قوم ہو جس نے بغیر جدوجہد اور انقلاب کے آزادی حاصل کی ہے۔ ہم نے تمہیں آزادی دلا دی ہے۔ اب یہ تم پہ منحصر ہے کہ تم اس کی آزادی کی حفاظت کیسے کرتے ہو۔

آزاد انسان اچھے طریقے سے سوچ سکتے ہیں۔ روم کے پرانے لوگ بھی کبھی فرانس کی طرح طاقت ور تھے۔ لیکن افسوس کہ اٹھارویں صدی میں رومی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اب تم دل و جان سے اپنی آزادی کی حفاظت کرو۔ اور خوش رہو' میں نے یہ

کام مکمل کر دیا ہے جو ہنوز نامکمل تھا۔

چند دنوں بعد میں تمہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔ تمہاری آزادی اور عظمت رفتہ ہمیشہ میرے دل کو مسرور رکھے گی۔

کیا آپ کو یقین نہیں کہ میں نے آپ کی جمہوریہ کو قائم کر دیا ہے۔ تمہارا وقار تمہارے رواجات اور روایات تمہیں مبارک۔

میری فوج کی طرف دیکھو اس نے بھی تمہارے ساتھ کیسا سلوک کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری فتوحات بے مثال ہیں۔ میں ہر طرف امن کا خواہاں ہوں۔ جب دنیا میں امن ہو گیا تو میں بھی اپنے کام سے فارغ ہو جاؤں گا۔

○

لکمبرگ کو ایک عظیم الشان جلسہ گاہ میں تبدیل کیا گیا تھا۔ اسٹیج پہ جدید ہتھیار اور ٹرافیاں سجی ہوئی تھیں۔ انقلاب کے سنہرے نعرے بینروں پہ لکھ کر سجائے ہوئے تھے۔ شاہ فرانس کے گرد معززین اپنی پوری چمک دمک کے ساتھ جلوہ افروز تھے۔ تمام پیرس یہیں پہ اکٹھا تھا۔ ہر شخص نے زرق برق لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ ایسے معلوم ہو رہا تھا کہ مئی کے مہینہ کا تہوار ہے جبکہ یہ دسمبر کی شدید سردی کے دن تھے۔

سامنے کی تمام نشستوں پہ خوبصورت خواتین براجمان تھیں۔ یا پھر پیرس کے اعلیٰ احکام کے عزیز و اقارب تھے۔ کیونکہ اس جگہ ہر آدمی اس عظیم کمانڈر کو قریب سے دیکھنا چاہتا تھا۔ جس کے لئے یہ جشن برپا کیا گیا تھا۔

وہ تو ایک ہفتہ پہلے ہی پیرس آ چکا تھا۔ لیکن کسی نے بھی ابھی تک اسے دیکھا نہ تھا۔ اب اس کی آمد کا بگل بجا۔ پانچوں ڈائریکٹر سٹیج پہ آ گئے۔ آزادی کا ترانہ کورس کی شکل میں گایا جانے لگا۔ تمام ہجوم بھی اس ترانے میں شامل ہو گیا۔ پھر ہر طرف سکوت چھا گیا۔ سلامی کے دستے کی تلواریں میانوں سے باہر آنے کی آوازیں آئیں۔ ہجوم نے کھڑکیوں سے سر باہر نکال کر دیکھا اور چھتوں سے نظارہ کرنے والوں کی آوازیں آئیں۔

وہ آ رہا ہے۔ ہاں وہی ہے۔ آ رہا ہے۔

نپولین نے فوجی وردی پہن رکھی تھی۔ اس کی نگاہیں بے تاثیر تھیں۔ جب اس نے سٹیج پر بڑی شان سے قدم رکھا۔ اس کے ہاتھ میں کچھ لپٹے ہوئے کاغذات تھے۔ اور تین ایجوٹینٹ ایک قطار میں اس کے پیچھے تھے۔ ان کے بعد ایک اور آدمی آیا جس کا لباس سنہری بانکڑی کا تھا۔ اور وہ ایک ٹانگ سے تھوڑا سا لنگڑا رہا تھا۔

اسی لمحے توپ داغنے کی آواز آئی۔ یہ پہلی سلامی تھی۔ پھر بہت سی آوازیں آئیں کہ تمام عمارت لرز اٹھی۔ اور ان دھماکوں کی بازگشت ہزاروں لوگوں نے سنی کہ یہ نپولین کو سلامی ہے۔

نپولین ایک بار پھر مہم پہ روانہ ہو رہا ہے۔ یہ آواز تیلے رانت کی تھی۔ ہم اپنے عظیم جرنیل کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ جو کہ فرانس کے ماتھے کا جھومر ہے۔ پھر اس وزیر نے اپنے الفاظ کو سمیٹا کہ اب تمام فرانس آزاد ہے۔

مرحبا' مرحبا کی آوازیں آئیں ......

میں کہتا ہوں جس نے نپولین کی بے ادبی کی اس نے سچ کی بے ادبی کی!

پھر نپولین سامنے آیا۔ اور کہا۔

یہ وزیر صاحب کیا فرما رہے تھے؟ دراصل سچ یہ ہے کہ انقلاب صرف اکیلے میں نے ہی برپا نہیں کیا۔ بلکہ فرانسیسی قوم نے بادشاہ کے حکم سے آزادی حاصل کی ہے۔ مذہب' جاگیرداری' اور مطلق العنانی نے دو ہزار سال سے پورے یورپ کو اپنے شکنجے میں جکڑے رکھا۔

اب آئین کی بالادستی کا زمانہ آگیا ہے۔ اب یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ ایک عظیم قوم ہوتے ہوئے کیا فیصلہ کرتے ہیں۔ یہ اس قوم کا اعجاز ہے کہ یورپ کے دو دیگر ممالک میں بھی انقلاب برپا کر دیا۔ سائنس اور فنون لطیفہ نے ان کی روحوں میں آزادی کی روح پھونک دی اب انہیں چاہئے کہ اپنے آباؤ اجداد کی یادگاریں تعمیر کریں کیونکہ ان اقوام نے انہی کے نقش قدم پہ چل کر آزادی حاصل کی ہے۔ میں شاہ فرانس کو بھی خراج عقیدت پیش کرتا ہوں میں امید کرتا ہوں کہ فرانسیسی قوم جلد ہی اپنے نئے قوانین وضع کر لے گی۔ اصل آزادی تو انہیں پھر ہی حاصل ہو گی۔

ہال پہ خاموشی طاری تھی!

نپولین کی یہ تقریر بہت موثر تھی۔ تیلے رانت نے اس تقریر سے بہت کچھ حاصل کیا۔ انگلینڈ اور امریکہ نے بہت عرصہ پہلے جمہوری نظام کو اپنا لیا تھا اس لئے وہ زیادہ ترقی یافتہ تھے۔ لیکن فرانس ابھی اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہا تھا اور جمہوریت کو ابھی پنپنا تھا۔

ابھی جمہوریت کی کہانی مکمل نہیں ہوئی تھی بہت سے لوگ اس سے خوفزدہ بھی تھے۔ کیونکہ سپاہیوں کے بھیس میں بہت سے سیاست دان بھی تھے' اور ڈائریکٹرز اس کے معنی جانتے تھے۔ اور ان کا علاج بھی ان کے پاس موجود تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ یہ چھوٹے قد کا

عظیم جرنیل بہت سے لوگوں سے گلے ملا۔

ہاں تو جوزفین، جوزفین ہی تھی۔ وہ اس عظیم جلسہ سے کیونکر غیر حاضر تھی۔ کوئی نہیں جانتا کہ وہ اس وقت کہاں تھی۔ نپولین کو پیرس آئے ہوئے ایک ماہ ہو چلا تھا۔ لیکن وہ ابھی تک پیرس نہ آئی تھی۔ لیکن جب وہ آئی تو بالکل بے چین رہی۔ جیسے وہ خوشیوں سے اکتائی ہوئی ہو۔ پیرس میں اس نے بھرپور قسم کی زندگی گذارنا شروع کر دی اور اپنے پرانے شناساؤں سے ہی ملتی ملاتی۔

ان ہی دنوں ایک اور عورت نپولین کے حلقہ احباب میں داخل ہوئی۔ وہ بہت حسین تھی۔ اور نپولین سے بھی زیادہ ذہین تھی۔ یہ "نیکر" کی بیٹی مادام دستیل تھی۔ ایک باوقار خاتون! وہ نپولین میں خصوصی دلچسپی لیتی۔ اسی نے نپولین کو مشورہ دیا تھا کہ "تیلے رانت" کو وزیر خارجہ بنا دیا جائے۔

اس خاتون نے نپولین کو اپنے خطوط کے ذریعے پھانسا تھا۔ یہ نپولین کے سیاسی رتھ کا سخت ترین پہیہ تھی۔ یہ جب نپولین سے ملتی تو وہ اسے تہذیب کی ایک حد میں رہنے کی تلقین کرتا۔ نپولین بھی اس کو دوسری دفعہ دیکھنے کی تمنا رکھتا۔

مادام "دی سٹیل" نپولین کے بارے میں کہتی کہ نپولین کا پتلا سا زرد چہرہ بغیر تاثرات کے ہوتا وہ قدو قامت میں چھوٹا تھا۔ لیکن گھوڑے کی پیٹھ پہ بیٹھا اچھا لگتا۔ اور عام ملنے جلنے میں بالکل گنوار تھا۔ لیکن اس سے اس کو کوئی شرمندگی نہ ہوتی۔ کوئی بھی سوال اسے پریشان نہ کرتا۔ وہ ہر قسم کا حل جانتا تھا۔ اس میں معاشرتی تہذیب اتنی زیادہ نہ تھی۔

لیکن میں ہمیشہ اس سے متاثر رہی اس کی عالی ہمتی اور ظرف اس کی تمام کمزوریوں کو ڈھانپ لیتا تھا۔ میں نے ایسے آدمی کم دیکھے ہیں نہ ہی وہ اچھا تھا اور نہ ہی برا۔ وہ شریف نہ تھا لیکن ظالم بھی نہیں تھا۔ وہ اپنی فطرت میں ایک عجیب آدمی تھا۔ اس کی تقریر بڑی پراثر ہوتی۔ ان ہی تمام چیزوں نے اسے فرانس میں کامیابیاں عطا کیں۔

یہ بھی عجیب چیز تھی کہ نہ ہی وہ کسی سے نفرت کرتا تھا اور نہ ہی محبت کرتا۔ وہ شاہوں کی شطرنج کا منجھا ہوا کھلاڑی تھا۔ اس کی کامیابیوں نے اس کے عیبوں کو ڈھانپ لیا تھا۔ جس چیز میں بھی وہ دلچسپی لیتا اس کی تہہ تک پہنچتا۔ مقصد پانے میں جس استقلال اور ثابت قدمی کا وہ مظاہرہ کرتا ایسا کم دیکھا گیا ہے۔ اس کی موجودگی میں خود مجھے کبھی اونچا سانس لینے کی جرات نہ ہوئی۔

مادام دی سٹیل کے گھر سے ملنے والے ایک خط میں نپولین کی شخصیت کا خاکہ ملتا

ہے۔ کہ اس کا قد فریڈرک اعظم سے بڑا نہیں لیکن جسم بہت مضبوط ہے۔ سر بہت بڑا ہے۔ پیشانی کافی اونچی ہے۔ اس کی آنکھوں کا رنگ گہرا سرمئی ہے۔ بال باریک اور گہرے بھورے ہیں ناک مناسب ہے اتنی لمبی بھی نہیں کہ چہرے پہ بری لگے۔ چہرے پہ جلال برستا ہے۔ مجموعی طور پہ اس کی شخصیت شاندار ہے۔

○

پیرس میں چند دن گذارنے کے بعد نپولین روستات آ گیا۔ یہاں اس نے آسٹریا کے بادشاہ کے ایلچیوں سے گفتگو کی اور انہیں امن کے عہد کی یقین دہانی کرائی۔ نپولین نے ایلچیوں سے کہا کہ تم لوگ بھی کچھ اچھے نہیں ہو۔ ورنہ یہ جنگیں نہ ہوتیں اس کے بعد اس ان میں سے ایک کو ایک قیمتی گھڑی تحفے میں دی اور دوسرے کو ہیٹ میں لگانے کا سونے کا بکسوا دیا۔ یہ غریب ایلچی نپولین کی اس نوازش سے بہت متاثر ہوئے اور نپولین کے بارے سوچنے لگے کہ یہ تو انتہائی امیر اور سخی جرنیل ہے۔ کسی نہ کسی دن یہ مسلمانوں کے خلیفہ کی طرح ضرور اپنے منظور نظر لوگوں پہ تحائف کی بارش کیا کرے گا۔ یہاں سے نپولین "آرکولا" نام کے گاؤں میں پہنچا۔ وہاں سے دریائے "آڈا" عبور کیا ایک نئے ولولے کے ساتھ نئی مہم پہ روانہ ہوا۔

○

ڈائریکٹروں کے لئے مصر کا نام ہی کافی تھا۔ اور وہ نپولین کے اس منصوبہ کے ساتھ پوری طرح متفق تھے۔ وہ نپولین کی کمان میں اس فوج کو ہر طرح کی مدد دینا بھی چاہتے تھے۔ کیونکہ اس طرح کے خطرناک آدمی کا ان سے دور رہنا ہی بہتر تھا۔

مصر کے بارے میں یہ منصوبہ نیا نہ تھا۔ بلکہ یہ منصوبہ کئی سال پہلے ہی بن چکا تھا۔ کیونکہ مصر ان دنوں دنیا کا بڑا تجارتی مرکز تھا۔

میں مصر جا رہا ہوں۔ اور مجھے پورا یقین ہے کہ میں ضرور کامیاب لوٹوں گا۔ یہ الفاظ نپولین نے اپنے بھائی کو ایک خط میں لکھے۔ میں گھر ضرور واپس آؤں گا۔ اور پھر عوام میری پذیرائی اس طرح ہی کرے گی جس طرح اب کی ہے۔ مجھے شاید مشرق میں ایک عرصہ تک رکنا پڑے، کیونکہ میں مشرق کے لوگوں کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔

اس کے بھائی نے پوچھا کہ آپ کتنا عرصہ مشرق میں رکنا چاہتے ہیں تو نپولین نے جواب دیا چھ ماہ یا پھر چھ سال۔

○

آسٹریا والوں نے ویانا میں دریائے رائن کے ساحل پہ قبضہ کر رکھا تھا۔ اور وہ اسے کسی قیمت پہ چھوڑنا نہیں چاہتے تھے۔ "برنا دوتی" جو کہ فرانس کا ایلچی تھا وہ فوج کو جوش دلا کر اور فوج کے سر پہ کھڑا ہو کر جنگ کو ہوا دینا چاہتا تھا۔

دراصل وہ نپولین کو یورپ میں ہی الجھائے رکھنا چاہتا تھا۔ لیکن ڈائریکٹر جلد از جلد مصر کی طرف اس کی روانگی چاہتے تھے۔

مئی میں پورے دو سال بعد نپولین پھر "میلان" میں داخل ہوا۔ چار سو بحری جہاز "تولون" کی بندرگاہ سے روانہ ہوئے۔ جوزفین نے ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے خاوند کو الوادع کہا۔ نپولین کا سوتیلا بیٹا "یوجین" بھی اس کے ساتھ تھا۔ نپولین اور اس کے تمام افسران جہاز کے عرشے پہ کھڑے تھے پھر نپولین کے اشارے سے بحری سفر شروع ہوا اور پھر یورپی ساحل ان کی نظروں سے اوجھل ہونے لگا۔

نپولین اپنے آٹھ مدبر افسروں کے ساتھ مستول کے پاس کھڑا مشرقی افق کی جانب دیکھ رہا تھا۔ وہ دوسرے سپاہیوں کے برعکس مشرقی مہم کے مختلف پہلوؤں پہ غور کر رہے تھے۔ ان کی نظریں جنوب مشرق کے افق پہ تھیں۔

اسی لمحے نیلسن اور دوسرے تین برطانوی ایڈمرل اپنے بحری جہاز کے عرشے پہ کھڑے آنکھوں سے دوربینیں لگائے اپنے دشمن کو سمندر میں تلاش کر رہے تھے۔ کیونکہ اس کے بارے میں انہیں اطلاع ملی تھی کہ نپولین سسلی کی طرف بحری بیڑہ لے کر آ رہا ہے۔

نیلسن کا بحری بیڑہ کل سے سمندری طوفان میں گھرا ہوا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اس دشمن کو کہاں تلاش کرے۔

لیکن نپولین پچھلے چوبیس گھنٹوں سے اپنے تمام جہازوں کو ایک خاص ترتیب سے لئے محو سفر تھا۔ وہ انگریز بحری بیڑے سے پہلے ہی "مالٹا" کی بندرگاہ پہ پہنچ گئے۔ اور اہم جزیروں پہ قبضہ کر لیا۔ نیلسن نے مصر تک تلاش کر لیا لیکن نپولین اس کو نہ ملنا تھا نہ ملا۔ پھر نیلسن نے شامی ساحلوں پہ بھی تلاش کیا اور آخر تھک ہار کر سسلی واپس چلا آیا۔ نیلسن نے اپنے آپ کو اور رھند کو برا بھلا کہا کہ "شیطان بھی قسمت کا دھنی ہوتا ہے۔"

فرانسیسی بحری بیڑہ پچھلے ہفتوں سے سفر پہ تھا۔ لیکن ایک ناتجربہ کار بحری سپاہی تھا۔ اور اپنا زیادہ وقت اپنے کیبن میں بستر میں ہی گذارتا تھا۔ کیونکہ سمندر اس کو بیمار کر دیتا تھا۔ وہ بے چین سا بستر پہ لیٹا رہتا اور "برونئ" سے کہتا کہ کچھ نہ کچھ اونچی آواز میں پڑھ کر مجھے سناتا رہے۔

اس بحری بیڑے پہ دو ہزار توپیں نصب تھیں۔ تقریباً ایک پوری یونیورسٹی مشرق سفر پہ رواں تھی۔ ان میں ماہر آثار قدیمہ' کانوں کے ماہرین' جیومیٹری کے ماہرین' کیمسٹ' قدیم اشیاء کے ماہرین' پل تعمیر کرنے والے انجنیئر' سڑکیں تعمیر کرنے والے ماہرین' معاشیات دان' مصور' شاعر اور مختلف زبانوں پہ عبور رکھنے والے مترجم' اس کے علاوہ ایک سو پچھتر مختلف تہذیبوں کے عالم' جن کے پاس تمام اوزار اور ان علوم کی کتابیں بھی تھیں۔

نپولین نے یہ تمام ماہرین بڑی احتیاط سے چنے تھے۔ ان میں کوئی بھی ست یا کام چور نہ تھا۔ اس نے ان لوگوں کو زیادہ ترجیح دی تھی جو عربی ثقافت میں دلچسپی رکھتے تھے۔ اس نے ایک بہترین لائبریری کا بھی انتظام کر رکھا تھا۔ وہ جب اپنے افسروں کو ناول پڑھتے ہوئے دیکھتا تو بہت خوش ہوتا۔

لیکن خود اس نے تمام سفر میں موسم اور سمندر کے بارے میں ہی معلومات حاصل کیں۔

"برونئ" جو کتابیں اونچی آواز میں نپولین کو پڑھ کر سنایا کرتا تھا۔ وہ تمام کتابیں روم اور دوسری جگہوں سے حاصل کی گئیں تھیں۔ یہ کتابیں مطلق العنانی' سکندر اعظم کی مہمات' ہومر کی شاعری' منطق اور قرآنی فلسفہ پہ تھیں۔

رات کے کھانے کے بعد نپولین اپنے تمام مدبرین کو اکٹھا کرتا اور ان کے سامنے ایک موضوع رکھتا جس پہ وہ سیر حاصل بحث کرتے۔ ریاضی اور مذاہب عالم اس کے پسندیدہ موضوع تھے۔

اب موسم میں حدت آتی جا رہی تھی۔ نپولین رات کو گھنٹوں عرشے پہ لیٹا ٹھنڈی ہوا سے لطف اندوز ہوتا رہتا۔ اس کے ساتھی اس کے گرد بیٹھے ستاروں اور سیاروں کے بارے میں گفتگو کیا کرتے۔ اس کے دانش ور کہتے کہ نظام شمسی کے سیارے ایک فطری اصول کے مطابق اپنے مداروں میں گھومنے پہ مجبور ہیں۔ اور ہم اس کو فطری سائنس کے تابع کہہ سکتے ہیں۔ وہ سائنس کی یہ تمام باتیں سنتا اور پھر آسمان کی جانب اشارہ کر کے کہتا تو پھر اس کو آخر کس نے تخلیق کیا؟

○

صحرا کی پرسکون رات میں نپولین گھوڑے پہ سوار ہوتا اور پھر صحرا کی ریت پہ گھوڑے کو آہستہ روی سے چلاتا ہوا "ابوالہول" کے مجسمے کے سامنے آ کھڑا ہوتا۔ اس کی پتھریلی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گھورتا۔ اسے معلوم تھا کہ "ابوالہول" پتھر کا ہے لیکن ہم اس

کی سوچ کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

سکندر اعظم بھی کبھی یہاں کھڑا تھا اور قیصر بھی لیکن یہ دو ہزار سال پہلے کی بات تھی۔ اس کا خیال دو ہزار سال پیچھے چلا جاتا۔ یہ کیسے بادشاہ تھے جو سورج سے اپنا رشتہ جوڑتے تھے۔ اور دریائے نیل کی اطراف میں اپنی سلطنتوں کو وسیع کرتے رہتے تھے۔ اور اپنے بے شمار غلاموں کے ہاتھوں سے اپنی چیزیں تیار کروایا کرتے تھے۔ اور اپنے آپ کو خدا کے بیٹے بھی کہلواتے تھے۔ اور وہ اپنے قبریں کو جو ان پہ ظلم بھی کرتے تھے اس کے باوجود ان کی عبادت بھی کرتے تھے۔

مصر کو جس نے سب سے پہلے فتح کیا اس نے اپنے آپ کو بادشاہ کہلوایا اور خدا سے بیٹے کا رشتہ جوڑ لیا۔ اور تمام مفتوحین نے اس پہ یقین بھی کر لیا۔ مشرق میں ایسا ممکن تھا کہ جو کوئی کہتا کہ میں تمہارا خدا ہوں تو لوگ اس پہ یقین کر لیتے۔

اہرام سے چند میل کے فاصلے پر مملوکوں نے غیر ملکی حملہ آوروں پہ اپنے بہترین آٹھ ہزاری گھوڑ سوار دستے سے حملہ کر دیا۔ نپولین کبھی گھوڑے پہ سوار ہو کر اور کبھی گھوڑے سے اتر کر اپنے سپاہیوں کو ہدایات دینے لگا۔ وہ بار بار اہرام کی جانب اشارہ کر کے کہہ رہا تھا بس تمہیں وہاں تک ہر صورت میں لڑنا ہے۔

مملوکوں کا حملہ بہت زبردست تھا۔ لیکن نپولین کے توپ خانہ نے ان کو پسپا کر دیا مملوک کشتیوں میں سوار ہو کر اور کچھ دریائے نیل میں تیر کر دوسرے کنارے پہ پہنچ گئے یہ مشہور تھا کہ مملوک ہر وقت اپنے پاس سونے کی ڈلیاں رکھتے ہیں۔

میدان نپولین کے ہاتھ رہا اور بہت سا سونا بھی ہاتھ لگا۔

نپولین اب "قاہرہ" میں تھا اور اسے خوب معلوم تھا کہ قاہرہ کے شیوخ اور پاشاؤں کی اسے کیسے مدد حاصل کرنی ہے۔

اس نے ان کو باور کرایا کہ وہ ترکوں اور سلطان سے انتہائی محبت کرتا ہے۔ اور وہ تو صرف ظالم مملوکوں پہ حملے کرتا ہے کیونکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔

نپولین نے ان کے ساتھ بڑے فصیح و بلیغ اور تشبیہ و استعارہ کے کلام میں گفتگو کی مصر کے پاشا کے نام خط میں اس کی مدد کی یقین دہانی کرائی۔

اس خط میں اس نے لکھا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام خلیجوں پہ اور ملک میں آپ کی حکومت ہے لیکن قاہرہ میں آپ کی طاقت نہ ہونے کے برابر ہے اور اس قدر عزت بھی نہیں کی جاتی جس کے آپ حقدار ہیں۔

میرے ذہن میں قرآن مجید اور سلطان معظم کی انتہائی عزت و توقیر ہے۔ آیئے میرے ساتھ مل کر کافروں اور منکروں کو نیست و نابود کریں۔ میرا خدائے بزرگ و برتر پہ پورا ایمان ہے۔ میں آپ پہ واضح کر دوں کہ یورپ میں میں نے "پوپ" کو بھی فتح کر لیا تھا۔ میں اس بات پہ ایمان رکھتا ہوں کہ قرآن مجید بھی اللہ تعالیٰ کی انجیل مقدس کی طرح عظیم اور سچی کتاب ہے۔ اللہ عظیم ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اللہ اور اللہ کے نبی کا آپ پہ سایہ ہو۔ اللہ ان پہ اپنی رحمت نازل کرے جو اس کے احکام کے پابند ہیں اور ان کو برباد کرے جو اس کے احکام کی تابعداری نہیں کرتے۔

میرے جہاز پہ کچھ روسی بھی ہیں۔ جو کہ اگرچہ تثلیث کے عقیدہ پہ یقین رکھتے ہیں۔ لیکن پھر بھی آپ کی سلامتی کے متمنی ہیں میرا خیال ہے کہ وہ بھی عنقریب خدائے واحد پہ ایمان لے آئیں گے۔ فرانسیسی بھی اہل کتاب ہونے کے ناطے محمدی نظام سے مربوط ہیں۔ انہوں نے بھی قرآن مجید کی بہت سی بنیادی باتوں کو اپنا رکھا ہے۔

مصر کے سفر کے دوران نپولین نے قرآن مجید کا بھی بھرپور مطالعہ کیا تھا' اس نے بہت سے سیاسی امور میں قرآن مجید سے رہنمائی حاصل کی تھی۔

نپولین نے قاہرہ میں ایک قاضی کو اس کے عہدہ سے معزول کیا۔ تو اس کی معزولی کا فتویٰ قرآن مجید سے دیا۔

اگر اللہ تعالیٰ نپولین کو چار ہزار سال پہلے مصر میں پیدا کر دیتا۔ تو وہ اکیلے ہی اپنی حکمت عملی سے ظالموں کو برباد کر دیتا۔ اور دیوتاؤں کے نام نہاد رشتے داروں کو عام انسان بنا دیتا۔

نپولین نے اپنے سپاہیوں کو سختی سے منع کیا کہ کسی مقامی باشندے کو ہرگز زخمی نہ کرنا اور نہ ہی اس کا مال چرانا۔ اور ان کی عورتوں کو بری نظر سے نہ دیکھنا۔ یہ لوگ ہمیں لٹیرے اور دشمن خیال نہ کریں بلکہ اپنا دوست سمجھیں۔

کوئی فوجی کسی مسجد میں داخل نہ ہو اور نہ ہی ٹولیوں میں کسی کے دروازے کے سامنے کھڑے ہوں۔ اس طرح نپولین نے مصر میں اپنی حیثیت کو کافی مقبول بنا لیا۔

○

نپولین کی زندگی میں ایک شدید جھٹکا اس کو مایوس کر گیا۔

ایک دن وہ صحرا کی آوارگی سے واپس آیا۔ وہ "مارمونٹ" کے خیمے میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ اس کے تمام افسران افسردہ سے بیٹھے ہوئے ہیں۔

نپولین نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ یہ سکوت کیسا ہے؟

انہوں نے جواب دیا کہ فرانسیسی بحری بیڑے کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ کل "خلیج ابوکر" میں جنگ ہوئی اور صرف چار جہاز بچ پائے ہیں باقی کے جہاز یا تو جنرل نیلسن نے تباہ کر دیئے یا پھر پکڑ کر اپنے ساتھ لے گیا۔

تمام افسران افسردہ اور خاموش تھے۔

اس کے سامنے ڈیوٹی پہ کھڑے سنتری اور دیگر سپاہی اور افسران اب نپولین کے ردعمل کے منتظر تھے۔ یہ سنتے ہی نپولین کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ لیکن جلد ہی اس نے اپنی اس حالت پہ قابو پا لیا۔ کیونکہ وہ ان کا جنرل تھا۔ اور اسے اپنے سپاہیوں کا حوصلہ بڑھانا تھا۔ تھوڑے سے توقف کے بعد اس نے کہنا شروع کیا۔

تو ہم مصر میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔ بہت اچھا ہم اپنی نظر اس طوفانی سمندر پہ رکھیں گے جب ہی سمندر پرسکون ہو گا۔ تو پھر شاید ہم مشرق کے چہرے کو پھر استقلال بخش دیں گے۔ ہمیں یہیں رہنا چاہئے۔ تاکہ ہم اس حادثہ کے اثرات پہ قابو پا سکیں۔

یہ بہت ہی خوفناک شکست تھی۔ اس کے بارے میں پیرس والوں کا کیا ردعمل تھا۔ نپولین اس جنگ کا کمانڈر نہ تھا اور نہ ہی نیل کی جنگ میں شامل تھا۔ بلکہ صحرا نوردی کو گیا ہوا تھا۔ اس لئے صحرا نوردی نے اس کی شہرت کو نقصان پہنچایا تھا۔ اب اس کے سپاہی واپس کیسے جائیں گے؟ تو کیا ترک جہاز پہ واپس نہ جایا جائے؟ تو کیا سلطان اس امر کی اجازت دے گا۔

وہ یہی باتیں سوچ رہا تھا۔ نپولین اس وقت بڑی مشکل میں تھا۔ بحری بیڑے کی بربادی نے اس کو ڈگمگا دیا تھا۔ اب نپولین کو انگریزی بحری بیڑے کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک عرصہ درکار تھا۔ اب کیا نپولین کے ستارے گردش میں تھے؟

جب اس نے اپنی شکست کی رپورٹ پیرس بھیجی تو اس نے لکھا کہ میں "نیلسن" کے قدم مصر میں نہیں جمنے دوں گا۔ اور میں نیلسن کا انتظار کروں گا۔

کئی ہفتے بے یقینی کے عالم میں گزر گئے۔ یہ عرصہ نپولین کی زندگی کا تلخ ترین عرصہ تھا اس عرصہ میں وہ یورپ کی خبروں اور دیگر معاملات کا تجزیہ کرتا رہا۔

نپولین کے لئے وقت گزارنا دشوار ہو رہا تھا۔ اسے اپنی پوری فوج کی تنظیم بھی کرنا پڑتی تھی۔ فوج میں پھیلی مایوسی کو بھی دور کرنا پڑتا تھا۔ اور تباہ شدہ عمارتوں کو مرمت بھی کروانا پڑتی تھی۔ اس عرصہ میں وہ بہت پریشان رہا۔ پہلے کی نسبت اب وہ کچھ وہمی سا بھی

ہو گیا تھا۔

برونئی نے اس کو تسکین دینے کے لئے کہا کہ ہمیں انتظار کرنا چاہئے کہ ڈائریکٹر اب کیا ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔

نپولین نے غصے سے کہا کہ ڈائریکٹر؟ وہ تو گوبر کا ڈھیر ہیں۔ وہ تو مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ تو مجھے یہاں تباہ ہونے کے لئے اکیلا چھوڑ دیں گے۔

نپولین ان دنوں گھوڑے پہ سوار ہو کر ادھر ادھر ضرور جاتا۔ ان دنوں گرمی بھی بہت زیادہ تھی لیکن وہ وردی ضرور پہنتا۔ بعض اوقات وہ عربوں کا لباس پہن کر نکل جاتا۔ جب وہ اپنی سیر سے واپس آتا تو پیرس سے آنی والی ڈاک کے متعلق ضرور پوچھتا۔ جب اسے معلوم ہوتا کہ پیرس سے کوئی اطلاع نہیں آئی تو مزید فکر مند ہو جاتا۔

برونی! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں کیا سوچتا ہوں؟ میں اگر دوبارہ فرانس واپس جاؤں گا تو میری خواہش ہو گی کہ میں "بوورین" کی اترائیوں میں عظیم جنگ لڑوں اور میں اپنا انتقام لوں۔ تب میں ریٹائر ہو جاؤں گا اور عام زندگی بسر کروں گا۔ دریائے "پو" کے میدانوں میں آہستہ خرامی سے چرتے ہوئے مویشیوں کو دیکھوں گا اور سکون محسوس کروں گا۔ نپولین کی شدید خواہش تھی کہ مصر کو فتح کرنے کے بعد ہندوستان جاؤں اور اس بارے میں اکثر جنگی چالیں سوچا کرتا تھا۔

اب جبکہ اس کا مستقبل غیر یقینی تھا اور اب واپس گھر جانے کا موقع بھی شاید اسے ملنا تھا یا کہ نہیں۔ اب وہ چاہتا تھا کہ شاہ پرشیا اور ٹیپو صاحب کے ساتھ مل کر انگریزوں کو مار بھگائے' اس کے لئے اسے ایک صحیح راستہ کا تعین کرنا تھا۔ جو کہ ہندوستان تک اسے لے جائے۔ اس نے ٹیپو صاحب کو ایک خط بھی لکھا تھا جس میں اس نے ٹیپو صاحب کو مدد کرنے کی پیش کش کی تھی۔ اس طرح وہ برطانوی مرد آہن کو سبق بھی سکھانا چاہتا تھا۔ یہ تمام اقدام اس کو سکندر ثانی بنا سکتے تھے۔

جب اس نے اپنے اس منصوبے پہ عمل کرنا چاہا تو اس کے سامنے بہت سی رکاوٹیں آ کھڑی ہوئیں۔ کیونکہ اس کے پاس صرف پندرہ ہزار سپاہی باقی بچے تھے۔ جبکہ اس مہم کے لئے اسے مزید تیس ہزار سپاہیوں کی ضرورت تھی۔ تب ہی وہ ہندوستان کی جانب پیش قدمی کر سکتا تھا۔ اس کے علاوہ اس کے محدود اختیارات اور مصر میں چار سال نقصان اٹھانے سے بھی اس کے ہندوستان کے بارے میں خواب بکھر کر رہ گئے۔

اس نے اپنے تخیل میں ہندوستان کے بارے میں بڑا دلچسپ اور رنگین خیال بسا رکھا

تھا کہ جب وہ ایشیا کے اس عظیم الشان ملک میں انگریز دشمنوں کو نیست و نابود کر دے گا تو پھر ہندوستان کے مذہب کے مطابق ہاتھی پہ سوار ہو کر سر پہ ہندوستانی پگڑی باندھ کر ہندوستانی عوام کی خدمت کرے گا اور مسلمانوں کو قرآن مجید کے مطابق زندگی گذارنے کا حق ہو گا- کیونکہ قرآن مجید کے فلسفہ نے اس کی رہنمائی کئی بار کی تھی- اور تاریخ گواہ ہو گی کہ طاقت ہی عوام کو فتح نہیں کر سکتی بلکہ محبت کے جذبات زیادہ پر اثر ہوتے ہیں- یہ سب کچھ ایک شاعر کا تخیل معلوم ہوتا ہے- لیکن وہ عملی آدمی تھا حالات نے اس کے خواب چکنا چور کر دیئے-

کیونکہ مصر میں نپولین کو "سلطان الکبیر" کے نام سے پکارا جاتا تھا- اس کے خیالات بہت خوبصورت تھے' اس کی بیوی کے رویہ نے بھی اس کو حساس کر دیا تھا- یہ الگ بات ہے کہ مصر کی آب و ہوا اور کچھ ناکامیوں نے اس کو چڑچڑا کر دیا تھا- درحقیقت وہ بہت ہی عاشق مزاج تھا-

ایک نوجوان خوبصورت لڑکی جو کہ ایک لیفٹنٹ کی بیوی تھی- جو طالون سے ہی ان کے ساتھ آئی تھی- اس کی جھیل جیسی آنکھیں نپولین کو بہت پسند تھیں- اس کی آنکھوں کی کشش نے نپولین کو اپنی جانب کھینچ لیا- نپولین نے اس کو "قلوپطرہ" کا نام دے رکھا تھا- اس خاتون کا خاوند تو واپس فرانس جا چکا تھا اور نپولین کے ساتھ اس خاتون کا معاملہ چھپا نہ رہ سکا- نپولین کا سوتیلا بیٹا "یوجین" جو کہ نپولین کا ایجوٹنٹ بھی تھا اور اپنے گھوڑے پہ سوار نپولین کی بگھی کے پیچھے چلا کرتا تھا- اس معاملہ کی بھنک اس کے کان میں پڑ گئی- یوجین نے یہ بات اپنی ماں تک پہنچانا مناسب نہ سمجھا اور پھر یہ معاملہ ختم ہی ہو گیا-

○

نپولین اپنے ساتھ لائے ہوئے سائنس دانوں اور دانشوروں کے ساتھ بیٹھ کر مصر کی ترقی کے مختلف پہلوؤں پہ بات چیت کرتا- اور جنگی امور پہ بحث کرتا-

دریائے نیل کے پانی کو صاف کر کے پینے کے قابل بنانا- قدرتی ہوا سے چلنی والی چکیوں کو نصب کرنا- گولہ بارود بنانا وغیرہ اس کی منصوبوں میں شامل تھے-

"برتھولٹ" جو کہ نپولین کا ایک جنرل تھا' اس نے کہا کہ نپولین تم یہ سب کچھ غلط کر رہے ہو تمہارے سائنسدان اور دوسرے ماہرین جو کچھ کر رہے ہیں- یہ جنگی اصولوں کے خلاف ہے- ایک فاتح صرف فاتح ہوتا ہے- اور کچھ نہیں- تمہاری عقل تو گھاس چرنے چلی گئی ہے- تمہیں ایک آمر کا رویہ اختیار کرنا چاہئے- لیکن نپولین پہ ان باتوں کا کچھ اثر نہ

ہوا۔ کئی ہفتوں انتظار کرنے کے باوجود فرانس سے کوئی قاصد نہ آیا۔ مایوسی بڑھتی گئی۔ نپولین کے جنرل اور سفری یونیورسٹی اپنے کام میں مصروف رہی۔ انتظار کے یہ لمحات سائنسدانوں اور ماہرین کے لئے بے حد مفید ثابت ہوئے۔

سائنسدانوں نے اس ملک میں پیدا ہونے والے اناج پہ بھرپور تحقیق کی اس کے علاوہ دریائے نیل کی مچھلیوں' بحیرہ احمر میں پائی جانے والی سمندری خوراک اور ان میں پائے جانے والے منرل' دریائے نیل کے ڈیلٹا کی جڑی بوٹیوں کے فوائد پہ بھی تحقیق کی گئی۔ آنکھوں کے علاج کے ماہرین نے مصر میں (Trauchoma ککرے) کی بیماری پہ بھی تحقیق جس کی وجہ سے اندھا پن عام تھا۔ مصر میں طاعون کی بیماری پھیلنے کی وجوہات پہ بھی تحقیق کی گئی۔ تعلیمی ماہرین نے ایک لغات اور گرامر کی کتاب تیار کی۔

مصر آثار قدیمہ نے بالائی مصر میں ہزاروں سال پرانے مندر دریافت کئے اس کے علاوہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور کے کنویں دریافت ہوئے۔

نپولین نے صحرا میں بہت سے سروے کروائے کہ "سویز کے مقام پہ ایک نہر کے ذریعے شمالی و جنوبی سمندر کو ملا دیا جائے۔ کیونکہ تقریباً پچاس سال پہلے "لزاپیں" نامی آدمی نے اس نہر کی تجویز پیش کی تھی۔

○

نپولین نے کچھ تاجروں کو انگریز چھاؤنیوں میں بھیجا تاکہ وہ جاسوسی کر کے ان کا آئندہ لائحہ عمل معلوم کر سکیں۔ کیونکہ خلیج ابوکر میں فرانسیسی بحری بیڑے کی تباہی سے انگریز بڑے گھمنڈ میں تھے۔ سلطان مصر نے روسیوں سے اتحاد کر لیا تھا۔ اور ان دونوں طاقتوں نے مل کر فرانس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا تھا۔

ترک کمانڈر شام کے راستہ سے مصر پہ حملہ آور ہو رہا تھا۔ قاہرہ کے حکمران اس نئی افتاد سے مزید گھبرا گئے۔

نپولین نے سوچا اگر ترک شمال کی جانب سے حملہ آور ہوئے تو بہت اچھا ہو گا۔ کیونکہ اس طرح وہ انہیں کھلے میدان کی لڑائی میں شکست دے سکتا ہے۔

نپولین جب فرانس سے مصر کی جانب چلا تھا تو اس نے اپنے قریبی ساتھیوں کو اعتماد میں لیا تھا۔ اور ان کے سامنے منصوبہ تھا کہ مصر کو فتح کرنے کے بعد اسی بحری بیڑے سے سمندر کو پار کیا جائے گا اور پھر اونٹوں کے ذریعے صحراؤں کو عبور کیا جائے گا۔ باقی راستہ گھوڑوں سے طے کیا جائے گا اور اس طرح ہندوستان میں داخل ہوا جائے گا۔

ان کا اندازہ تھا کہ مصر کو فتح کرنے میں پندرہ مہینے صرف ہوں گے اور پھر اسی سازو سامان سے ہندوستان پہ یلغار کر دی جائے گی اور نفرت زدہ انگریزوں کو مار بھگایا جائے گا۔ لیکن نیل کی جنگ نے اس کے منصوبوں پہ پانی پھیر دیا۔ انگریزوں نے سمندر کے ساحل پہ قبضہ کر رکھا تھا۔ سلطان مصر اس کے خلاف ہو گیا تھا۔ اب نپولین حالات کے بدلنے کا انتظار کر رہا تھا۔ انگریزوں اور ترکوں کا اتحاد بن رہا تھا۔ اب نپولین چاہتا تھا کہ خود پیش قدمی کر کے ترکوں کو جا لے اور ان کے جنگی سامان اور اسلحہ کو قابو کر لے اور پھر شام کی عیسائی افواج کو دمشق میں گھیرے۔ اب وہ عکہ کے قلعہ پر بھی قبض کرنا چاہتا تھا۔ اب اس کے پاس ۲۶۰۰۰ ہزار فرانسیسی سپاہی ۶۰۰۰ ہزار مملوک ۱۸۰۰۰ ہزار روسی تھے ایران کے بادشاہ نے بھی بصرہ اور شیراز سے گذرنے کی اجازت دے دی تھی۔ لیکن نپولین کی قسمت نے اس کا ساتھ نہ دیا وہ مصر سے شام کی جانب روانہ ہو گیا۔ شامی راستے انتہائی دشوار گزار تھے۔ بعض اوقات وہ پندرہ گھنٹوں میں صرف بتالیس میل کا فاصلہ طے کر سکتے۔ پانی کی انتہائی قلت تھی۔

جب "جافا" پہ قبضہ ہوا تو تین ہزار ترک قیدی بنا لئے گئے۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ کیا ان کو قیدی بنا کر رکھا جائے؟ اس کے پاس خود آدمیوں کی کمی تھی اور وہ ان کی نگرانی کے لئے فرانسیسی سپاہیوں کو اگر لگاتا تو مزید کمی واقع ہو جاتی۔

ترکوں کے پاس کوئی فرانسیسی قیدی نہیں تھا جن سے ان قیدیوں کا تبادلہ کیا جا سکتا۔ تو پھر کیا ان قیدی کو آزاد کر دیا جائے؟ اگر آزاد کر دیا جائے تو یہ پھر عکہ میں جا کر اپنی فوج میں شامل ہو جائیں گے۔ تو پھر آخر ان کا کیا کیا جائے؟ یہ معاملہ جنگی کونسل کے سامنے رکھا!

جنگی کونسل ان قیدیوں کو قتل کر دینے کی خواہاں تھی! کیونکہ چند دن پہلے ترکوں نے فرانسیسی ایلچی کو ہلاک کر دیا تھا۔

نپولین اس معاملہ پہ تین دن تک غور کرتا رہا، پھر جنگی کونسل کے فیصلہ پہ عمل در آمد کرنا ہی پڑا۔ اب عکہ کا قلعہ ان کے سامنے تھا۔ اس قلعہ میں بہت سا جنگی سازو سامان بھی تھا۔ ترکی نے اعلان جنگ کر دیا اب وہ زندگی اور موت کی لڑائی لڑنے والا تھا۔ ہندوستان پہنچنے کی آس ٹوٹ گئی۔

اس نے اپنے افسران کے سامنے تجویز پیش کی "عکہ" کو فتح کرنے کے بعد دمشق اور ایپو کو فتح کیا جائے اور پھر خود "پاشا" بننے کا اعلان کر دے۔ وہاں حکومت قائم کرنے کے

بعد واپس ہابزس برگ چلا جائے۔

وہ "عکہ" پہنچ گیا۔ یہ کوئی زیادہ بڑا قلعہ نہ تھا۔ لیکن اس قلعہ کی حفاظت انگریز توپ خانہ جدید ہتھیاروں سے کر رہا تھا۔ نپولین نے تین دفعہ اس قلعہ پہ ہلہ بولا لیکن قلعہ کو فتح نہ کر سکا کیونکہ سمندر کے راستے انگریزی جہاز اس کے راستہ میں رکاوٹ تھے۔

آخر آٹھ مہینوں کے بعد پیرس سے خبر آئی کہ جنرل "تیلے رانت" مصر نہیں گیا اور فرانس کے ساتھ "نیلپر" اور ساڈینیا نے جنگ چھیڑ دی ہے۔

نپولین اپنے خیمے میں بیٹھا سوچ رہا تھا اور بہت پریشان تھا۔ سپاہیوں میں بھی ایک بے چینی سی پھیلی ہوئی تھی وہ سوچ رہا تھا تو کیا مصر واپس نہ چلا جائے۔

"عکہ" کا قلع فتح کئے بغیر ہندوستان پہنچنا ممکن نہ تھا۔ نپولین بہت سے مسائل میں گھرا ہوا تھا' راستے نہیں تھے۔ پانی کی قلت تھی خوراک بھی کم ہو رہی تھی کہ نئی مصیبت آ پڑی یعنی طاعون کی وبا پھوٹ پڑی۔ نپولین سوچتا تھا کیا وہ اس کالی موت کے ہاتھوں ہی مارا جائے گا؟

وہ ہسپتال میں جا کر مریضوں کو تسلی دیتا۔ ڈاکٹروں نے پچاس مبتلا مریضوں سے مایوسی ظاہر کر دی۔ نپولین نے ان کو افیون دینے کی اجازت دے دی تاکہ وہ سکون کی موت مر سکیں۔ نپولین نے کہا مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میرے سگے بیٹے موت کے منہ میں جا رہے ہیں۔

دو ہزار بیمار اور چھ ہزار صحت مند سپاہیوں نے صحرا کی جانب سفر شروع کر دیا۔ دو دو سپاہی کی ڈیوٹی لگا دی کہ جو کامریڈ بیمار ہیں۔ یہ ان کو اٹھا کر چلیں۔ کیونکہ ان کے پاس گھوڑے بھی کم تھے۔ تمام افسران بھی پیدل ہی چل رہے تھے۔ دراصل یہ نپولین کا مشورہ تھا کہ سپاہیوں کے ساتھ پیدل چلا جائے۔ اس طرح یہ تباہ حال سپاہ قاہرہ میں داخل ہوئی۔

اب اس کو پھر مسئلہ درپیش تھا کہ "پیرس" والوں کو کیا جواب دے۔ کہ ہم "عکہ" کے قلعہ پر قبضہ نہیں کر سکے۔ کیونکہ وہاں طاعون کی وبا پھیل گئی تھی۔

ترک سمندر کے راستہ مصر پہنچ گئے اور اب وہ فرانسیسی بچی کھچی فوج کا بھی صفایا کرنا چاہتے تھے۔ نیل کی جنگ کی طرح اس دفعہ بھی دشمن "خلیج ابوکر" میں ہی گھات لگائے بیٹھا تھا۔ ان کی فوج نپولین کے مقابلہ میں دوگنی تھی' لیکن نپولین نے ان کو شکست فاش دی۔ جنگ کے بعد نپولین کا دوست "مورات" نپولین سے ملا اور نپولین کو گلے لگا لیا اور کہا کہ جنرل تم واقع ہی عظیم ہو۔ دنیا تمہارے سامنے بالکل چھوٹی ہے۔

نپولین نے قاہرہ کے حکمرانوں کو لکھا۔
کہ جیسا تم نے سن لیا ہو گا کہ "خلیج ابوکر" کے ساحلوں پہ میں نے دشمن کو شکست فاش دی اور ان کے ایک سپاہی کو بھی بھاگنے نہیں دیا۔ اس لئے تم بھی عبرت حاصل کرو!
ان دنوں بہت سے مملوک نپولین کی فوج میں بھرتی ہوئے۔ ان میں ایک مملوک غیر معمولی جثے کا تھا اس کی آنکھیں نیلی تھیں اور بہت خوبصورت بھی تھا۔ اس کا ایرانی نام رستم تھا۔ وہ فوج میں آنے سے پہلے پانچ دفعہ غلام کے طور پہ بک چکا تھا۔
نپولین کو یہ مملوک بہت پسند آیا۔ نپولین نے اس کو خوبصورت تلوار تحفے میں دی اور اپنے ذاتی محافظ کے طور پر رکھ لیا۔ رستم نے بھی اپنے آقا سے پوری پوری وفاداری کی اور آخر تک نپولین کے دروازے کے باہر سوتا رہا۔
"خلیج ابوکر" کی فتح کے بعد نپولین نے انگریزوں سے جنگی قیدیوں کے تبادلے کے بارے میں مذاکرات کئے۔
ایک دن نپولین سویا ہوا تھا۔ اس کو جگا کر خبر سنائی گئی کہ سیکرز کو اٹلی میں بری طرح شکست ہو گئی ہے۔ اور تقریباً پورا اٹلی فرانس کے قبضہ سے نکل گیا ہے۔
صبح سویرے نپولین نے اپنے امیر بحر کو بھیجا کہ تمام سپاہیوں کو سمندر سے اکٹھا کر لیا جائے اور خیمے اکھاڑ لئے جائیں۔ کیونکہ ہمیں قاہرہ کی جانب کوچ کرنا ہے۔
نپولین نے "مرات" سے کہا کہ ہمیں واپس فرانس لے جانا چاہئے اور تم بھی میرے ساتھ ہی جاؤ کیونکہ یورپ میں ہماری فوج کو شکست ہو گئی ہے۔
خدا معلوم دشمن اس کے ساتھ کیا سلوک کرے۔ اٹلی ہم سے چھن چکا ہے۔ اب میں تمام بوجھ اپنے سر لے لوں گا' اور پھر میری قائم کی ہوئی حکومت کبھی بھی نہ ٹوٹے گی۔ میری موجودگی شکست خوردہ فوج کے حوصلے بلند کر دے گی یہ میرا یقین ہے۔ اور عوام بھی خوشگوار زندگی بسر کریں گے۔
جب "مورمت" چلا گیا تو نپولین سوچنے لگا کہ میرا مستقبل کیا ہو گا' لوگ کہیں گے کہ نپولین فوج کو مصر میں مروا آیا ہے۔ یہ کہنا ان کا حق ہے۔ میں تو مصر میں نوآبادی قائم کرنے آیا تھا۔ جبکہ میں نے نوآبادی قائم کر بھی دی تھی اور ترکوں کو بھی شکست دے دی تھی۔ لیکن فرانس سے ہی مجھے کمک نہیں ملی۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ امیر بحر آ گیا اس نے بتایا کہ بحرہ روم میں انگریز ان کا راستہ روکیں گے۔ اور میں ڈر رہا ہوں کہ وہ ہمیں مزید نقصان پہنچائیں گے۔ نپولین نے کہا میں نہیں ڈرتا مجھے ہر حالت میں پیرس پہنچنا

ہے۔ مختصر بحری بیڑہ پھر مغرب کی جانب لوٹ رہا تھا۔ تمام جہازوں کی روشنیاں بجھی ہوئی تھیں۔ صرف ستاروں کی ہلکی ہلکی روشنی تھی۔ تیز ہوا کے جھونکے بارش کی آمد کی خبر دے رہے تھے۔ نپولین ستاروں کی روشنی میں عرشے پہ لیٹا ہوا گزشتہ واقعات کو یاد کر رہا تھا جو اب "تاریخ" بن چکے تھے۔

○

تازہ خبروں کے مطابق "میلان" اور "مینچوا" فرانس سے چھن چکے تھے۔ اٹلی پھر سے اٹلی بن گیا تھا۔ طاعون کی وبا اور "خلیج ابوکر" کی لڑائی یہ سب کچھ اس کی یادداشتوں میں برے ترین واقعات تھے جو اس کی زندگی میں اب تک پیش آ چکے تھے۔

چھ ہفتوں سے بحرہ روم میں سفر کرتے ہو گئے تھے کہ اب تک کسی انگریز جہاز سے مڈ بھیڑ نہ ہوئی تھی۔ ایک جزیرے کے خدوخال نمایاں ہو رہے تھے اکتوبر کی یہ ایک خوشگوار صبح تھی۔ دور ایک پہاڑیوں کا سلسلہ بھی دیکھائی دینے لگا تھا۔ جہاز کے کپتان نے نقشہ دیکھ کر بتایا کہ یہ جزیرہ "کارسیکا" ہے۔ نپولین کے ذہن میں پھر یادوں کے چراغ جلنے لگے۔ "کارسیکا" جہاں وہ پیدا ہوا تھا اس کے بچپن کی سینکڑوں یادیں اسی سرزمین سے وابستہ تھیں۔

دو دن مزید سفر کرتے ہوئے ہو گئے تھے۔ طالون کے ساحل دوربینوں سے نظر آ رہے تھے۔ ایک جاسوس نے خبر دی کہ "طالون" کے ساحلوں پہ انگریز قابض ہیں۔

نپولین نے کہا کہ ہم "فریزس" جائیں گے۔ اب رات ہو چکی ہے۔ صورت حال واضع نہیں اس لئے "طالون" نہیں جانا چاہئے۔ کپتان نے کہا کہ جہاز سے کشتیاں اتار لی جائیں کیونکہ "فریزس" جہاز نہیں جا سکتے کیونکہ راستہ میں بہت سی چٹانیں ہیں۔

اس سے اگلے دن وہ "فریزس" کے چھوٹے سے قصبے میں تھے۔ اور قصبے کے ہر فرد کے ہونٹوں پہ نپولین بونا پارٹ کا نام تھا۔

تمام لوگ ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے آخر یہ .ہاں کیوں آ گئے؟ نپولین افریقہ میں کیا کچھ کر کے آیا ہے؟ فرانس میں بھی کچھ تبدیلی پیدا ہو چکی تھی۔ دو ڈائریکٹر تبدیل ہو گئے تھے۔ "جنوعہ" ابھی تک فرانس کے پاس تھا۔ لوگ آسٹریا کی فوج کی بجائے طاعون سے مرنا بہتر سمجھتے تھے۔

نپولین سوچنے لگا کہ یہاں کے عوام تو شاید میرا ہی انتظار کر رہے تھے۔

نپولین "اوکس" میں تھا کہ اسے ایک خط ملا جو کہ شاید گم ہو چکا تھا کیونکہ بہت پہلے کا

لکھا ہوا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ "ڈائریکٹری" تمہاری واپسی کا انتظار کر رہی ہے۔ اس لئے تمہیں ہر صورت میں جولائی تک اپنے بہادر ساتھیوں سمیت واپس آ جانا چاہئے۔

نپولین جلد از جلد پیرس پہنچ جانا چاہتا تھا۔ راستے میں اس کا جگہ جگہ پرتپاک استقبال کیا گیا۔ توپوں سے سلامی دی گئی۔

جب وہ "ویلنس" سے گزرا تو لوگوں کے چہروں کو غور سے دیکھ کر پہچاننے کی کوشش کرتا رہا۔ اسے اس خوبصورت عورت کی بھی تلاش تھی جو بیماری کے ایام میں اس کی خدمت کرتی رہی تھی۔ اس نے وہ بلیرڈ روم بھی دیکھا جس کے ساتھ والے کمرے میں بیٹھ کر پڑھا کرتا تھا۔ "وینس" میں اس نے تین گھنٹے ٹھہر کر وہ ڈرامہ بھی دیکھا جو صرف اس کے کردار پہ بنایا گیا تھا۔ اس میں نپولین کو بہادر جنگجو ہیرو کے روپ میں پیش کیا گیا تھا۔

نپولین کی واپسی کی خبر جنگل کی آگ کی طرح ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ اب پیرس بالکل قریب تھا۔ اسے طرح طرح کی خبریں مل رہی تھیں۔ اسے جوزفین کے بارے میں کوئی خبر نہ ملی اور نہ ہی اس کے بھائیوں کے متعلق۔ نپولین نے سوچا شاید تمام لوگ میرا گھر میں ہی انتظار کر رہے ہوں گے۔ وہ شاہراہوں سے ہوتا ہوا اپنے گھر کی گلی میں داخل ہوا۔ اسے توقع تھی کہ تمام لوگ اس کا انتظار بڑی شدت سے کر رہے ہوں گے۔ لیکن جب وہ گھر میں داخل ہوا تو صرف ایک خاتون اس کی منتظر تھی اور وہ اس کی ماں تھی۔

○

نپولین بونا پارٹ کی واپسی کی خبر راتوں رات تھیٹروں' کلبوں اور تمام جگہوں پہ جہاں کہ لوگ اکٹھے ہوتے تھے۔ پھیل گئی اور لوگ اس کی واپسی پہ طرح طرح کے تبصرے کرتے تھے۔ بہت سی جگہوں پہ تو اس کی واپسی کا جشن بڑے خوشی سے بھی منایا گیا۔ اور بہت خوشی کا اظہار کیا گیا۔ کیونکہ عوام نے نپولین سے بہت سی امیدیں وابستہ کر رکھیں تھیں۔

نپولین جب اخبار پہ نظر ڈالتا تو اسے عوام کے جذبات کا پتہ چلتا۔ دن بدن اسے معلوم ہوتا گیا کہ عوام واقعہ ہی اسے چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے مخالفین بھی اس سے اچھی توقعات رکھتے تھے۔ جبکہ اس کی مصر کی مہم اتنی کامیاب نہ تھی پھر بھی لوگ اسے ہیرو مانتے تھے۔ اور تمام لوگ اس کی سپاہیانہ قیادت کے معترف تھے۔ اس سے اس کا حوصلہ اور بڑھا۔

لیکن اس کی بیوی ابھی تک اس سے دور تھی اور اسے ملنے نہ آئی تھی۔ نپولین کی

آمد کی خبر ملتے ہی اس نے "گوئیر" چھوڑا جو کہ ان پانچ ڈائریکٹروں میں سے ایک تھا' نپولین کی آمد کی خبر جوزفین کے لئے کوئی اچھی خبر نہ تھی' جوزفین نے اس عرصہ میں نپولین کو کوئی خط بھی نہ لکھا تھا' لیکن پیرس میں اس کی آمد کی خبر نے اس کو سب کچھ یاد دلا دیا۔ جوزفین آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے آپ کو دیکھتی اور اپنی خوبصورتی پہ ناز کرتی اور سوچتی کہ نپولین جیسے آدمی کو اس کے نخرے اٹھانے چاہیے' کیونکہ اس کی ادائیں مردوں کو پاگل کر دینے والی تھیں۔

جوزفین کے میزبان گوئیر نے جوزفین کو اپنی بانہوں کے گھیرے میں لے کر اور شراب پی کر نپولین کی آمد کا اور جوزفین سے جدائی کا جام پیا۔ جوزفین جلد از جلد پیرس کی جانب روانہ ہوئی۔ اس کو اس بات کا گھمنڈ تھا کہ اس کی خوبصورتی نپولین کو ہر طرح قائل کرے گی۔

جوزفین کی بگھی جب شہر کی حدود میں داخل ہوئی تو وہ سوچ رہی تھی۔ کہ نپولین کی مستعدی نے فوج میں اس کو نمایاں مقام دلایا ہے۔ اس لئے مجھے بھی چاہئے تھا کہ میں دن رات اس کے ساتھ رہتی اور اس کی کامیابیوں میں حصہ لیتی۔

لیکن میں نے ہمیشہ اس کو نظر انداز کیا۔

نپولین کے رشتے داروں نے جوزفین کے سیکنڈل کو نپولین کے سامنے بڑھا چڑھا کر پیش کیا' سچ تو یہ ہے کہ کچھ نے تو اسے مشورہ دیا کہ جوزفین کو طلاق دے دو۔ نپولین نے کہا تو میں پیرس میں جو لوگ باتیں بنائیں گے؟ میں ان کو کیا جواب دوں گا؟ اس کو مشورہ دینے والوں نے کہا یہ تو چند روز کی بات ہو گی پھر لوگ سب کچھ بھول جائیں گے۔

نپولین نے جوزفین کا سب سامان بندھوا کر قلیوں کے سٹور میں رکھوا دیا۔ اور کہا کہ خبردار اسے گھر میں داخل مت ہونے دینا۔

جوزفین جب پیرس میں آئی تو سب سے پہلے تو اس نے اپنی صفائی میں دلیلیں دیں۔ لیکن اس کو دروازے کے اندر داخل ہونے نہ دیا گیا۔ اب جوزفین بہت پریشان ہوئی۔ اس کی خوبصورتی کا جادو نہ چل سکا۔ اب اس نے سوچا کہ "یوجین" اور اپنی بیٹی "ہارٹینس" کی مدد حاصل کرے۔ تاکہ صلح کا کوئی راستہ نکل سکے۔

نپولین نے اس کے تمام بہانوں کو رد کر دیا۔ لیکن نپولین کے بھائی جوزف کا سالا "برٹاتود" ان کے درمیان میں آ گیا۔ اس نے نپولین کو سمجھایا کہ تمہیں اس وقت فرانس کے انقلاب کی لڑائی لڑنا ہے۔ اس لئے گھریلو جھگڑے کو طول نہ دیا جائے۔

نپولین نے اس کی بات مان لی۔
اس وقت اس کے تمام بھائیوں اور قریبی دوستوں نے نپولین کی غیر موجودگی میں پیرس میں ہونے والے واقعات تفصیل سے بتائے اور ان سے فائدہ اٹھانے کا مشورہ دیا۔ کیونکہ بہت سے لیڈر جو کہ بہت اثر و رسوخ رکھتے تھے۔ پس منظر میں چلے گئے تھے۔ اور حکومتی میدان تقریباً خالی تھا۔
لکسمبرگ میں بہت بے چینی تھی۔ نپولین کی واپسی کو بہت اہمیت دی جا رہی تھی۔ اور کچھ ڈائریکٹر نپولین کی حمایت بھی کر رہے تھے۔ ان میں سے کچھ اس کے بھائی لائی سین کے دوست تھے "براس" جوزفین کا دوست تھا اور گوئیر ان دونوں کا دوست تھا۔
نپولین نے جنرل "مو ییسن" کو ایک دمشقی جڑانواں خنجر تحفے میں دے کر اپنا دوست بنا لیا تھا۔
ڈائریکٹر نپولین کی آمد پہ تبصرہ کر رہے تھے کہ ایسا بانکا جنرل ہم نے تو کہیں نہیں دیکھا۔ اور ایک کہہ رہا تھا کہ جنرل کا لباس بھی اس کی شخصیت کو پروقار بنا رہا ہے۔
اس نے مصر کے مفتیوں جیسا سرخ چوغہ پہن رکھا تھا سر پہ گول ہیٹ تھا۔ پہلو میں مملوکوں کی تلوار پیرس میں وہ ایسے دکھائی دیتا تھا جیسے کوئی مصر کا "پاشا" ہو۔ اس نے اپنے بال بھی چھوٹے کروا لئے تھے۔ اب اس کا انداز بڑا پروقار تھا۔ عوام اس کی شخصیت سے بہت متاثر تھے۔ نپولین جب گھوڑے پہ سوار ہو کر نکلتا تو اس کی چمکتی ہوئی پوشاک اس کو مزید دلکش بنا دیتی۔
نپولین کے حاسد ڈائریکٹروں سے کہتے آخر آپ لوگوں نے اس کو اتنا سر کیوں چڑھا رکھا ہے؟ یہ تو آپ کے لئے خطرہ بن سکتا ہے۔
ان دنوں نپولین نے جیکوبین رہنماؤں اور "بوربن" رہنماؤں سے بھی ملاقاتیں کیں اور ان کو مختلف ہدایات دیں، کسی کو بھی معلوم نہ تھا کہ وہ کیا سوچ رکھتا ہے۔
اب وہ دو ہفتوں کے بعد گھر لوٹا تھا۔ اس کی پریشانی مزید بڑھ گئی تھی۔ پانچوں ڈائریکٹر بھی کچھ فعال نہ تھے اور کونسل نے بھی اپنی عزت کھو دی تھی۔ نئے آئین کے نافذ کرنے میں بہت سی رکاوٹیں تھیں۔ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس وقت ریاست کی اصل طاقت کس کے ہاتھ میں ہے؟ فوج کو کون کنٹرول کرتا ہے؟ جنرل "مو ییسن" یا پھر جنرل نپولین بونا پارٹ؟
یہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ نپولین اور حکومت کے درمیان کیا بات چیت چل رہی

تھی، وہ روزانہ فوجی اسکول میں جا کر لیکچر دیتا اور "نہر سویز" کے منصوبے پہ بات کرتا۔

یکم نومبر کو حکومت نے "میزینا" کے اعزاز میں ایک ضیافت دی۔ لیکن نپولین نے شرکت نہ کی۔ کیونکہ حکومت اپنے بھائی ہی کی کامیابیوں کا جشن منا رہی تھی۔

اسی شام "لوئی سین" ایبے سائی، تیلے رانت اور نپولین اس بات پہ گفتگو کر رہے تھے کہ آئین کو نافذ کرنے اور حکومت کی باگ ڈور کس کے ہاتھ میں ہونی چاہئے۔

نپولین نے کہا کہ میں نے اس قوم کو دنیا میں عظیم بنا دیا ہے۔ پھر اپنے فقرے کا ردعمل ایبے کے چہرے پہ تلاش کیا۔ انہوں نے حکومت اور ڈائریکٹروں کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کی۔ اس اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ کونسل کو زبردستی برخاست کر دیا جائے اور اپنے ہاتھ کے ڈائریکٹروں کو ساتھ ملا لیا جائے۔

رات کو نپولین نے اکیلے میں سوچا کہ اس طرح تو خون خرابہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے اس نے صبح تمام ساتھیوں سے کہا کہ اگر طاقت کا استعمال کرنا ہوتا تو چار سال پہلے نہ کر لیا جاتا۔ میں چاہتا ہوں کہ سب کام خون خرابے اور پکڑ دھکڑ کے بغیر ہی سرانجام دیا جائے۔ کیونکہ پچھلے دس سالہ انقلاب نے عوام کو بالکل ہی کمزور کر دیا ہے۔ صرف ایک مضبوط قیادت کی ضرورت ہے۔

اور ہاں کیا میں ان تمام پہ بھروسہ کر سکتا ہوں وہ اس پہلو پہ بھی بہت سوچتا رہا۔ دس سال سے آئین تشکیل پا رہا ہے۔ لیکن ابھی تک صرف اس کا نظریہ ہی مرتب ہو سکا ہے۔ میرے پاس تو وقت بہت کم ہے۔ لیکن مجھے ماریو، برتھر، بورین، مورات، مارموت، برناڈو اور لوئی سین پہ اعتماد کرنا چاہئے یا کہ نہیں؟ برناڈو تو کبھی بھی میرے مخالف نہیں ہوا۔ لیکن کیا تیلے رانت میرے حق میں ہے یا کے نہیں؟ "مولائین" کے ساتھ تو میرا زیادہ وقت نہیں گزرا نہ جانے وہ کیسا ہے۔ پیرس میں بہت سے دوسرے جنرل بھی تو ہیں۔ وہ ان سب باتوں پہ غور کرتا رہا۔

اگلے دن وہ تیلے رانت سے ملاقات کے لئے چلا گیا۔ وہ گھنٹوں بیٹھے اس منصوبہ پہ باتیں کرتے رہے۔ کہ اچانک گلی سے شور کی آوازیں آئیں۔ گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں دروازے پہ رک گئیں دونوں کو پتہ چل گیا کہ انہیں گرفتار کیا جا رہا ہے۔ لیکن ان کا خدشہ صحیح نہ تھا۔

۶ نومبر کو لکسمبرگ میں ایک ضیافت دی جا رہی تھی، جس کے مہمان خصوصی ماریو اور نپولین بونا پارٹ تھے۔ تمام مہمانوں کی استفہامیہ نظریں نپولین پہ تھیں۔ فضا میں ایک

تجسس سا تھا۔ نپولین نے ایک بھروسہ کے ملازم کے ہاتھ سے صرف ڈبل روٹی اور انڈہ ہی لے کر کھایا۔

اگلے دن کی شام کے کھانے پہ تیلے رانت' ریدر' وغیرہ نپولین کے ہاں مدعو تھے۔ جورڈن اور برناڈوں آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ اس سے پہلے یہ لوگ اتنے قریب نہ تھے' آخر کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے۔

قریبی ساتھیوں کو اشارہ دے دیا گیا تھا کہ اڑتالیس گھنٹوں میں منصوبہ پہ عمل ہو جانا چاہئے۔ "مورات" لائی سین' اور مور ماؤنٹ نے افسروں کی تینوں برانچوں کو بھی خبردار کرنا تھا۔ لوئی سین نے پانچ صد کی کونسل کے معاملات کو نپٹانا تھا۔ وہ ایک ماہ کے لئے اس کا صدر تھا۔ اس کے بھائی نپولین کی واپسی پہ ہی اس کو صدر چنا گیا تھا۔ نپولین پیرس کی سپاہ کا کمانڈر تھا۔ اور مورات اس کا دست راست تھا۔

جوزفین نے گوئیر اور اس کی بیوی کو اپنے ہاں ناشتے پہ مدعو کیا ہوا تھا۔ نپولین نے "براس" کو دوپہر کے کھانے پہ بلا رکھا تھا۔ جوزف نے "برناڈو" کو کسی بھی قسم کی بات میں دخل نہ دینے کا پابند کیا ہوا تھا۔

ایک نئی صبح کا آغاز ہونے والا تھا۔

○

۹ نومبر کی صبح خزاں کی ایسی صبح تھی۔ جو کہ دھند میں لپٹی ہوئی تھی۔ نپولین بونا پارٹ کے گھر کے سامنے بہت سے افسر آ رہے تھے کچھ تو گھوڑوں پہ آئے تھے اور کچھ بگھیوں میں شاید کچھ ہونے والا تھا؟ ان آنے والے افسروں میں زیادہ تر نپولین کے ساتھ اٹلی میں رہ چکے تھے۔ نپولین کا گھر آنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے چھوٹا تھا۔ اس لئے وہ تمام لوگ پائیں باغ میں آ کر کسی موضوع پہ گفتگو کرنے لگے۔ وہ آپس میں ایسے بحث کر رہے تھے جیسے اسمبلی میں ہوں۔ ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے یہ فوج کے افسران نہ ہوں بلکہ منجھے ہوئے سیاستدان ہوں۔ اتنے میں ایک مخبر خبر لایا کہ کل دونوں ایوانوں کا اجلاس صبح سات بجے ہو گا۔

اس پانچ صد کی اسمبلی کے ارکان ایک ایک کر کے ایوان میں آنے لگے۔ اس طرح کورم پورا ہو گیا۔ نپولین کا بھائی بھی اس اسمبلی کا ممبر تھا۔ اسمبلی میں تجویز پیش ہوئی کہ نپولین بونا پارٹ کو "پیرس" کے حفاظتی دستے کا کمانڈر بنا دیا جائے۔

تمام پہلوؤں کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا۔ اس تمام عرصہ کی کارروائی کی خبر نپولین کو مل

گئی۔ ہر بات نپولین اور اس کے ساتھیوں کے لائحہ عمل کے مطابق ہو رہی تھی۔ وہ اور اس کے ساتھی گھوڑوں پہ سوار شہر میں ادھر ادھر پھر رہے تھے۔

لوگ ان کو دیکھ کر بہت حیران ہوتے۔ لوگوں کو سیاست میں اس قدر دلچسپی نہ تھی۔ نپولین کا یہ پورا دستہ میڈلین کی سڑک پر ہو لیا۔ تمام دوسرے افسران "ڈیوک" اور "مارمونٹ" کے پیچھے چل دیئے۔ ان تمام کو پہلے ہی احکامات دیئے جا چکے تھے۔ انہوں نے گھوڑ سواری کے سکول سے بہت سے گھوڑے حاصل کر لئے تھے اس لئے ان کے پاس اب گھوڑوں کی کوئی کمی نہ تھی۔ بہت سے لوگ تو تولی رائی کے باغ میں رک گئے اور کچھ اپنے گھوڑوں پہ ہی سوار اور اسمبلی ہال کی جانب چلے گئے۔

نپولین اپنے گھوڑوں سے اترا اور کونسل ہال میں داخل ہو گیا۔ اس ہال میں کونسل کے ممبران کے علاوہ ہر کسی کو حقیر سمجھا جاتا تھا۔ تو پھر نپولین کیونکہ ہال میں چلا گیا۔ اس نے تو آئین کے مطابق اس اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے کوئی حلف بھی نہیں اٹھایا تو کیا نپولین آئین کو پامال ہی تو کرنے نہیں آیا؟ تمام کونسل کے ممبران سوچنے لگے کہ اس جنرل کو چاہئے تھا کہ اپنے نئے عہدے کا حلف اٹھاتا۔ لیکن یہ تو سٹیج پہ چڑھ کر تقریر کرنے لگا ہے۔

نپولین سٹیج پہ آیا اور یوں گویا ہوا۔ اس ملک کی جمہوریت خطرے میں ہے۔ تمہیں اس خطرے کا احساس کرتے ہوئے۔ جمہوریت کو بچانا ہو گا۔ اور اس کے لئے تمہیں ایک قانون پاس کرنا ہو گا۔

تمہیں تاریخ کنگالنے کی ضرورت نہیں کیونکہ تاریخ میں تمہیں ایسی کوئی مثال نہیں ملے گی بلکہ اپنے اعمال کو درست کرو۔ ہمیں ایک ایسی جمہوریہ کی ضرورت ہے جس میں آزادی اور مساوات ہو۔ ہم ایسا ضرور کریں گے۔ ہم اپنے دوستوں کی مدد سے جو آزادی اور مسادات سے محبت رکھتے ہیں اس جمہوریہ کو بچائیں گے۔

میں اور میرے ساتھی تم سے اس بات کا حلف لیں گے۔ ہاں ہم تم سے حلف لیں گے! کونسل ہال کے کھلے دروازوں سے اس کی آواز کی بازگشت سنائی دے رہی تھی۔ اور کونسل کے ممبران اپنی کرسیوں پہ بے چینی سے پہلو بدل رہے تھے۔

میرے ساتھی مسلح ہیں' اس کے بعد نپولین ہال سے باہر نکل آیا۔ تمام نے سکھ کا سانس لیا۔ نپولین نے کونسل کے ممبران کو ایسے مخاطب کیا تھا جیسے وہ پریڈ گراؤنڈ میں اپنے ماتحتوں سے مخاطب ہو۔ انہیں اس کا یہ لہجہ بالکل پسند نہ تھا۔

نپولین نے جمہوریہ کو بچانے کے لئے اپنے دستوں کو طلب کر لیا۔ تب ہی لائی سین کی جانب سے رپورٹ ملی کہ اس نے پانچ صدہ کونسل کے کچھ ممبران کو اپنے ہاں روک رکھا ہے۔ اور ڈائریکٹروں کے محافظ بھی ادھر ادھر ہو گئے ہیں۔ اب نہ جانے وہ نپولین کے دوست ہیں یا دشمن ہیں؟

"سائی الیس" لکسمبرگ کے دروازے پچھلی رات سے ہی متعین تھا۔ اور جارک اسے گھوڑ سواری کا سبق لینے گیا ہوا تھا' دراصل وہ بھی کامریڈوں سے ملا ہوا تھا۔ مولائی نے بھی اندازہ لگا لیا تھا کہ آٹھ ہزار مسلح سپاہی مکمل طور پہ نپولین بوناپارٹ کے ہاتھ میں ہیں اور گوئیر اپنے گھر پہ ہی تھا۔ وہ نہ ہی صبح کے ناشتے کی دعوت پہ خود گیا تھا اور نہ ہی اپنی بیوی کو بھیجا تھا۔

لیکن اب گوئیر کی بیوی جوزفین کے ساتھ بیٹھ کر چائے پی رہی تھی۔ گوئیر نے تو جوزفین کو چرانا چاہا تھا لیکن نپولین نے گوئیر کا پورا فرانس چرا لیا تھا۔

جب انقلاب کی خبر گوئیر تک پہنچی تو اس نے حکم دیا کہ فوراً ڈائریکٹری کا اجلاس بلایا جائے۔ لیکن اس کی کسی نے بھی نہ سنی۔

تیلے رانت کے قاصد نے جب ڈائریکٹر "براس" کو بتایا کہ سب کچھ بدل چکا ہے تو وہ اپنی شیو بنا رہا تھا۔ اس نے شیو کا سامان پھینک دیا اور پوچھا کہ کیا مجھے پناہ مل جائے گی؟ براس کا سیکرٹری یہ درخواست نپولین کے پاس لے کر آیا۔

نپولین نے کہا کہ تمہیں معلوم ہے براس نے فرانس کے ساتھ کیا کیا؟ کیا میں اسے ایسے ہی چھوڑ دوں؟ میں تمہیں امان دے کر جنگ چھیڑ لوں!

تم نے ہزاروں فرانسیسیوں کے ساتھ کتنا برا سلوک کیا۔ وہ سب موت کا شکار ہو گئے' ہم تین سالوں تک خوار ہوتے رہے صرف تیری وجہ سے۔ اب ہم انصاف کریں گے' مساوات اور آزادی کا پرچم بلند کریں گے۔

تو گوئیر خود آیا۔ وہ کافی حوصلے میں تھا۔ نپولین کے گھوڑ سواروں نے اس کو گھیرے میں لے لیا۔ گوئیر نے نپولین کو اس کا فرض یاد کرایا کہ وہ ڈائریکٹری کا ملازم ہے۔ نپولین نے کہا کہ تمہاری ڈائریکٹری انقلاب کے طوفان کی نذر ہو چکی ہے۔ جمہوریہ خطرے میں تھی' میں نے اسے بچا لیا ہے سائی الیس' ڈیوک اور براس مستعفی ہو چکے ہیں۔ اور ہاں مولائی کا بھی استعفیٰ آ چکا ہے۔ صرف تم ایک رہ گئے ہو۔ گوئیر نے سب باتوں سے انکار کر دیا۔ گوئیر اور اس کے ساتھیوں کو پانچ سو سپاہیوں کی نگرانی میں لکسمبرگ بھیج دیا گیا۔

براس گھر پہ ہی اپنے پیغام کا منتظر تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ نپولین اس سے کوئی انتقام تو نہیں لے گا مجھے جوزفین پہ بھروسہ نہیں کرنا چاہئے تھا!

تیلے رانت واپس آگیا اس نے براس کو پناہ دینے کی خوشخبری بھی سنائی اور اشرفیوں کا تھیلا بھی دیا۔ لیکن تیلے رانت نے پیغام رسانی کے صلے میں اشرفیوں کا تھیلا خود رکھ لیا۔

اس طرح پانچوں ڈائریکٹر جو کہ فرانس میں طاقت کے سرچشمہ تھے۔ بے طاقت ہو گئے۔ یہ پہلا دن تھا۔ لائی سین نے تمام کونسل ممبران کو ہراساں کر کے بھگا دیا تھا۔ اب فوجیوں کے ایک دستے کو بھیجا کہ جو بھی خطرناک قسم کے ممبر ہیں ان کو گرفتار کر لیا جائے یقیناً کل کو انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا تھا۔

اب نپولین کے بہت سے جنرلوں نے مطالبہ کر دیا کہ انہیں فلاں فلاں عہدوں پہ تعینات کر دیا جائے۔ لیکن نپولین نے کہا کہ لوگ کہیں گے کہ نپولین بونا پارٹ اپنے جنرلوں سے ڈر کر ایسا کر رہا ہے۔ اس لئے تمہاری تعیناتی کا فیصلہ عوام اپنے ووٹوں سے کریں گے۔ کوئی خانہ جنگی نہیں ہو گی۔ کیونکہ عوام کے خون سے ہولی کھیلنے کا انجام اچھا نہیں ہو گا۔

○

اگلی صبح بگھیوں چھکڑوں گھوڑ سواروں اور پیدل فوج کی ایک طویل قطار "سینٹ کولود" جا رہی تھی۔ نپولین بونا پارٹ بھی افسروں کی ایک جماعت کے ساتھ گھوڑے پہ سوار جا رہا تھا۔ وہ جلد از جلد تمام آئینی تقاضے پورا کرنا چاہتا تھا۔

آج وہ تمام اجلاس بلا کر کونسل سے آئین میں ترمیم کروا دینا چاہتا تھا۔ اب تک اس نے بہت سے آئینی تقاضے پورے کر لئے تھے اور باقی ماندہ آج کر لینے تھے۔

کونسل کے کمرے کے سامنے کونسل کے تینوں مجسٹریٹ بیٹھے ہوئے تھے اور آنے والے کل کو بنائے جانے والے قانون کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ سائی ایس اور ڈیوک تو مطمئن بیٹھے ہوئے تھے لیکن تیسرا بے قراری سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ وہ جلد از جلد ایک بینچ ترتیب دینا چاہتا تھا۔ لائی سین اس پانچسو کی کونسل کا صدر تھا اور ہال میں آئین پہ بحث ہو رہی تھی۔ نپولین اپنے تینوں بھروسے کے آدمیوں کے ساتھ اوپر کے کمرے سے کارروائی دیکھ رہا تھا۔

کچھ واعظ قسم کے کونسلر کہہ رہے تھے کہ آمریت نہیں چلے گی۔ یہ نظام ہمیں زنجیروں میں جکڑ کر رکھ دے گا۔ اس پہ بہت سے لوگوں نے ان کے حق میں تالیاں بجائیں۔

نپولین سیڑھیاں اتر کر نیچے ہال میں آ گیا- ہال میں موجود کونسلروں پہ ایک نظر ڈالی- تلوار کے دستے پہ ہاتھ رکھا اس کے محافظ اس کے پیچھے چل رہے تھے- کل کی طرح وہ آج پھر اس کونسل سے کچھ کہنا چاہتا تھا- کونسلر نے اس کو دیکھ کر حیران رہ گئے وہ سٹیج پہ آیا اور صدر جلسہ کی اجازت سے بولنا شروع کیا-

کل تو میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا اور تمہارے طلب کرنے پہ نہیں آیا تھا- لیکن آج میں تمہیں اپنے پہ لگائے گئے الزام کا جواب ضرور دوں گا- مصر سے میری واپسی پہ تمام لوگوں نے میرے نام کو خوب استعمال کیا اور اس مجلس نے بھی میرے حق میں قرارداد پاس کی- تمہیں خوب معلوم ہے- اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ میں نے اپنی پوری توجہ اپنے ملک کی بہتری پہ رکھی- میں نے بہت سی فتوحات کیں اور بہت سے لوگ میرے نام سے کانپتے ہیں- لیکن کچھ لوگ میرے بارے میں بات کرتے ہوئے بالکل نہیں سوچتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں- تمام فرانس جانتا ہے کہ میں کیا ہوں- تمام جماعتیں اپنے کئے کا انجام خود بھگتیں گی- اور ہر جماعت کہتی ہے کہ ہمارے ساتھ مل جاؤ-

لیکن میں خود کونسل کے سامنے آ گیا ہوں- اگر ہماری آزادی چھن گئی تو اس کی جواب دہ یہی کونسل ہو گی- پھر اس نے موضوع بدلا اور اپنے ہاتھ کا اشارہ دروازے کی جانب کر کے کہنے لگا دراصل اس کا اشارہ سپاہیوں کی جانب تھا جو ہال کے باہر وہ متعین کر کے آیا تھا کہ وہ دروازے سے اندر بھی آ سکتے ہیں اور وہ اپنی سنگینوں سے اگر دنیا فتح کر سکتے ہیں- تو تم کیا چیز ہو- واعظ صاحب غیر ملکی اشارے پہ بہت کچھ بک سکتے ہیں لیکن اس بدبخت کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہم تو میدان جنگ کی گولیوں سے بھی نہیں ڈرتے- جنگ کا دیوتا اور جنگ کی مقدس دیوی آج میرے ساتھ ہے-

"برونئی" سٹیج پہ آیا پیچھے سے نپولین کا بازو پکڑ کر اس کے کان میں کہا- جنرل یہ تم کیا کہہ رہے ہو- بند کرو یہ سب کچھ- تمہیں معلوم ہے تم کیا کہہ رہے ہو- برونئی اس کو لے کر ہال سے نکل گیا-

نپولین ایک سیاست دان تو تھا نہیں وہ تو میدان جنگ کا کھلاڑی تھا- وہ تو بس حکمیہ لہجے میں بات کرنی جانتا تھا- اسے سیاست دانوں کی طرح جھوٹ بولنا بھی نہیں آتا تھا- تو وہ خوشامدانہ لہجے میں بات کیسے کرتا؟

اسی اسمبلی ہال میں نپولین کا بھائی "لائی سین" نپولین کے لئے ہی لڑ رہا تھا- لائی سین اس مجلس کا صدر تھا- اس لئے وہ اونچی آواز میں پکار کر اور گھنٹیاں بجا کر ممبران کو خاموش

کرا رہا تھا- لیکن اس کی آواز پہ کوئی بھی دھیان نہیں دے رہا تھا- دراصل وہ رائے عامہ کو نپولین کے حق میں ووٹ کے لئے ہموار کر رہا تھا-

آج "لائی سین" اپنے تمام اختیارات قانون کی رو سے پوری طرح استعمال کر رہا تھا لیکن اس کے باوجود فضا نپولین کے حق میں نہ تھی- نپولین کو معلوم ہوا کہ کام نہیں بن رہا تو دوڑ کر کھڑکی کے پاس گیا اور اپنے سپاہیوں کو بلانے کا اشارہ کرنے لگا- لیکن اندھیرا ہونے کی وجہ سے سپاہی اس کا اشارہ نہ سمجھ سکے- رات ہو رہی تھی- ہال سے باہر کچھ لوگ کچھ ہونے کا انتظار کر رہے تھے-

لائی سین اور نپولین دونوں بھائی گھوڑے پہ سوار ہو کر چلے گئے- باہر سائی ایس اور ڈیوک بگھی میں موجود تھے- دراصل کچھ ہونے کا فیصلہ ہو چکا تھا- اور وہ بھی کل کے حکمران کے حق میں لڑ کر عزت حاصل کرنا چاہتے تھے-

"لوئی سین" نے سپاہیوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں پانچسو کی اسمبلی کا صدر تم سے مخاطب ہوں کہ اسمبلی ہال کے اندر کچھ لوگ دہشت پھیلا رہے ہیں- وہ انگریزوں کے پٹھو ہیں- وہ تمہارے جنرل کو معزول کر دینا چاہتے ہیں- حالانکہ اس کو پانچسو کی اسمبلی نے ہی جنرل مقرر کیا ہے- وہ تمہارے جنرل سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں-

ہال کی کھڑکیوں کی طرف دیکھو! اور اپنے ہتھیاروں سے ان مخبر پرست شرپسند عناصر کو کچل کر اپنے جنرل کا تحفظ کرو- اس طرح تم فرانس کو امن کا گہوارہ بنا دو گے- تمام لوگوں کو ہال سے باہر نکال دو-

نپولین خاموشی سے سنتا رہا پھر خود گویا ہوا- اس نے چلا کر کہا- جو کوئی تمہارے راستے میں رکاوٹ بنے اسے جان سے مار دو- آؤ میرے پیچھے! میں جنگوں کا دیوتا ہوں-

"لوئی سین" نے نپولین سے کہا خدا کے لئے اپنی زبان پہ کنٹرول کرو-

نپولین زندہ باد! سپاہیوں نے نعرہ لگایا-

لیکن کسی بھی سپاہی نے اپنی جگہ سے حرکت نہ کی- تو کیا یہ سپاہی آگے نہ بڑھے تو؟ لوئی سین تو سپاہیوں سے یہ توقع نہ تھی- "لوئی سین" نے ایک افسر سے تلوار چھین کر نپولین کے سینے پہ رکھ دی اور سپاہیوں سے مخاطب ہو کر کہا اگر تم نے فرانس کی آزادی کے لئے قدم نہ بڑھایا تو میں تلوار نپولین کے سینے میں اتار دوں گا-

"مورات" نے اونچی آواز سے سپاہیوں سے کہا تم نے سنا نہیں جنرل کیا کہہ رہا ہے آگے بڑھو اور تمام باغیوں کو ہال سے نکال باہر کرو- اور ہاں کسی کو زخمی مت کرنا صرف

ہال سے باہر نکالنا ہے۔ جو کوئی بہادر بننے کی کوشش کرے اور مزاحمت کرے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرنا۔ سپاہی جب اندر گھسے تو سنتری کھڑکیوں سے بھاگ گئے۔

"لوئی سین" اب بھی اسمبلی ہال کے اندر جانے سے ہچکچا رہا تھا۔ رات کے دو بجنے کا نقارہ ہوا۔ لوئی سین کے ساتھ ہال میں موجود تھے ان کی موجودگی میں تین مزید مجسٹریٹوں نے اپنے عہدوں کا حلف اٹھایا اور جمہوریت زندہ باد کا نعرہ بلند ہوا۔

رات کے تین بجے ہی نپولین "برونئ" کے ساتھ پیرس واپس آ گیا۔ گھر آ کر اس نے کسی سے بھی اس واقعہ کے بارے میں بات نہ کی بلکہ جوزفین کو بھی نہ بتایا کہ کل وہ فرانس کا حکمران بننے والا ہے۔ نپولین نے "برونئ" کو خدا حافظ کہا اور کہا کہ کل ہم لگسمبرگ میں خوب مزے سے نیند پوری کریں گے۔

حصہ سوم

دریا

لگسمبرگ میں ایک بڑی میز کے گرد تقریباً بیس آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے کچھ تو بالکل نوجوان تھے۔ کچھ ادھیڑ عمر اور کچھ بزرگ تھے۔ انہوں نے اٹھارہویں صدی کا عام رواج کا سفید لباس پہنا ہوا تھا۔ اس وقت وگیں پہننے کا رواج عام تھا اور جھالروں کا رواج ختم ہو چکا تھا۔

ان میں کچھ دلیر قسم کے لوگ بھی تھے' خود اعتمادی ان کے چہروں سے عیاں تھی۔ دوسرے بھی کچھ مفکر سے لوگ تھے۔ یہ تمام لوگ شہروں' گاؤں دفاتر اور لیبارٹری وغیرہ سے تعلق رکھتے تھے لیکن اب یہ ایک مقصد کے لئے اکٹھے ہوئے تھے۔ دس سالوں سے یہ لوگ انقلاب کی چکی میں پس رہے تھے۔ اب یہ لوگ ایک نقطہ نظر پہ اکٹھے ہو گئے تھے۔

یہ لوگ سابق بوربن بادشاہ کے عظیم الشان محل کے ایک کمرے میں تھے' اس کمرے میں بیش قیمت' سنہری اور سرخ قالین بچھے ہوئے تھے۔ ریشمی پردے دیواروں پہ تھے موی شمعیں اپنی ملائم روشنی پھیلا رہیں تھیں ان تمام چیزوں نے ماحول کو سحر زدہ سا کر رکھا تھا۔

دوسرے ہال کمرے میں ڈائریکٹر اپنی عادت کے مطابق اپنی داشتاؤں کے ساتھ داد عیش دے رہے تھے۔ فرانس کے جاگیردار بھی اس اجلاس میں شریک تھے۔ یہ محل بھوتوں کی آماجگاہ لگتا تھا۔ ڈائریکٹر بھی مسخرے ہی دیکھائی دیتے تھے۔ یہ سب کچھ ہی ایک عجیب تماشا تھا۔

اس اجلاس میں شرکت کرنے والوں کی کرایہ کی بگھیوں کی حالت انتہائی خستہ تھی۔ ان بگھیوں میں کھڑکیوں کی جگہ لئی سے بے تکے کاغذ چپکے ہوئے تھے۔ یہ اس بات کی نشانی

تھی کہ ان غریب جاگیرداروں سے وقت انتقام لے رہا تھا۔ اب یہ لوگ بڑی خوش اخلاقی سے تولری محل میں محو گفتگو تھے۔ وقت نے ان کو خوش اخلاق بنا دیا تھا۔

اب بہت سے لوگ ایک بڑی بیضوی میز کے گرد بیٹھنا شروع ہو گئے تھے۔ اپنی اپنی سیٹیں سنبھالتے ہی گفتگو شروع ہو گئی۔ صاحب صدر نے بولنا شروع کیا کہ تھوڑے سے عرصہ میں فرانس میں تین آئین آئے اور پھر تحلیل ہو گئے۔ اب ہمیں چاہئے کہ آج رات ہی ایک مضبوط آئین بنا کر پیرس سے لاگو کر دیں۔ تاکہ ہنگامہ بازی پہ قابو پایا جا سکے کیونکہ شہر تو ایک قسم کے فوجی کیمپ بن چکے ہیں۔ جبکہ فرانسیسی فوج کسی بھی محاذ جنگ پہ نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی سیاسی پارٹیاں فوج کو خانہ جنگی میں استعمال کرنے کے لئے تیار کر رہیں ہیں۔

جبکہ وقت کا تقاضا ہے کہ آزادی کی حفاظت کی جائے عدل اور مساوات کا بول بالا ہو۔ اس لئے ہمارے اس دور کے دو عظیم مفکروں روسو اور والٹیر کی کتابوں سے مدد لے کر آئین تشکیل دینا چاہئے۔ صاحب صدر نے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ جنرل نپولین بونا پارٹ یہ عظیم کارنامہ انجام دے سکتا ہے اور ریاست کی باگ ڈور بھی اس کے ہاتھ دے دینی چاہئے تاکہ مشکل سیاسی پارٹیاں بھی کوئی اعتراض نہ کر سکیں۔

نپولین عوام میں بھی مقبولیت رکھتا ہے۔ اور ریاستی مسائل کو بھی سمجھتا ہے۔ کچھ دوسرے لوگ بھی ہیں۔ لیکن ان میں اعتماد نہیں ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آئین کے تمام تقاضے نپولین کے حق میں پورے کر دینے چاہئے۔

نپولین ان دنوں کہا کرتا تھا کہ روح کی طاقت تلوار کی کاٹ پہ حاوی ہے۔ دنیا میں طاقت کی دو قسمیں ہیں' روح کی طاقت اور تلوار کی طاقت۔ نپولین اپنے وقت کا ایک عظیم جرنیل تھا۔ وہ ایک مدبر سیاست دان بھی تھا۔ جو وقت کے تقاضوں اور عوام کے جذبات کو سمجھتا تھا۔ اس وقت کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ نپولین نے واقعہ ہی تلوار کی طاقت کی بجائے روح کی طاقت سے عوام کو فتح کیا۔

دراصل فرانس کو ان دنوں ایک ایسے حکمران کی ضرورت تھی۔ جو کہ مہذب اور غیر مہذب دونوں قسم کے لوگوں پہ حکومت کر سکے بے شک وقتی طور پر ان پہ آمریت مسلط کر دی جائے تب جا کر ہی آزادی اور انقلاب کی حفاظت ممکن ہو سکتی تھی۔

اب صورت حال یہ تھی کہ سارا دار و مدار نپولین پر ہی تھا۔ کیونکہ فوج اور عوام میں وہ بہت زیادہ مقبول تھا۔ اس گول میز کانفرنس میں ہر قسم کے ماہرین موجود تھے۔ اور یہ

سب نپولین نے اکٹھے کئے تھے- یہ اجلاس صبح پانچ بجے تک جاری رہا- اس اجلاس میں دو کمیٹیاں تشکیل دی گئیں ان کے ذمے ایک نئے آئین کا مسودہ تیار کرنا تھا-

دراصل یہ نپولین کی آمریت کا پہلا حکم تھا- جو جاری کیا گیا- کیونکہ اس وقت فرانس میں کوئی جامع آئین نہیں تھا- عوام پچھلے گیارہ برس سے ایک جامع آئین کا مطالبہ کر رہے تھے- آخر ماہرین قانون نے چار مہینوں کی محنت کے بعد ایک آئین اور قانون کا مسودہ تیار کر لیا یہ مسودہ کونسل آف سٹیٹ میں بحث کے بعد منظور کر لیا گیا- یہ قانون نپولین کوڈ کے نام سے ۱۸۰۴ء میں لاگو کر دیا گیا-

ایک صدی سے زیادہ عرصہ گزر چکا یہ قانون اب بھی فرانس میں نپولین کوڈ کے نام سے شامل ہے- یہ ان تمام ریاستوں میں بھی لاگو کیا گیا جس کو نپولین نے فتح کیا تھا- اس قانون کا اثر جرمنی کے قانون اور آئین ساز اداروں نے بھی قبول کیا- اس کے علاوہ پروشیا' سوئٹزر لینڈ' سپین' شمالی امریکہ اور جنوبی امریکہ کے قانون اور آئین میں بھی موجود ہے- اور دنیا کے اکثر ممالک میں اس قانون کا کچھ نہ کچھ حصہ ہر دور میں موجود رہا ہے- اس قانون کی خاص بات وراثت میں تمام بچوں کا برابر حصہ کا ہونا ہے اور تمام لوگوں میں برابری کا درجہ بھی اس کی خصوصیت ہے- یہودی و عیسائی اور دیگر مذاہب کے لوگ برابر قرار دیئے گئے-

اس کے بعد ٹیکس کا محکمہ قائم کیا گیا- ایک ماہ بعد ہی فرانس بنک قائم کر دیا گیا- زمینوں اور جائیداد کی رجسٹریشن کی گئی- ایک باقائدہ سٹاک ایکسچینج بنائی گئی تاکہ تجارت کو ترقی دی جا سکے جنگ کے زمانے کے ٹھیکیدار ختم کئے گئے اور انڈسٹری کو قائم کیا گیا-

نپولین کی حکومت میں اپوزیشن نہیں تھی- اس لئے کسی قسم کے ردعمل کا امکان نہیں تھا- اس لئے نپولین کو قانون نافذ کرنے میں کوئی دشواری نہ آئی- عوام کو تحفظ مل گیا- جرائم کا خاتمہ ہو گیا ملک میں صنعت کاری شروع ہو گئی- فرانک کی قیمت مستحکم ہو گئی اب اس انقلاب کے ناکام ہونے کا اندیشہ نہ تھا-

○

یہ جنگ کا زمانہ تھا- لیکن اس نے جرمنی کے بادشاہ کو لکھا کہ میں یورپ سے واپس آ چکا ہوں اور میری اٹھارہ ماہ کی غیر حاضری کو کوئی بزدلی کا نام نہ دے دینا- میں محسوس کر رہا ہوں کہ ایک دفعہ پھر جمہوریہ فرانس اور آپ کی حکومت کے درمیان جنگ ہو گی- فرانسیسی عوام مجھے فرانس میں انتہائی عزت بخش رہے ہیں اور وہ میرے ساتھ ہیں- ان حالات میں

مختصر طور پر کہا جا سکتا ہے کہ انقلاب کے دن کے بعد سب سے پہلے میں آپ سے مخاطب ہوں کہ میں عنقریب آپ کے ملک کی طرف پیش قدمی کروں گا۔

نپولین نے یہ الفاظ انتہائی پروقار طریقے سے کہے تھے کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کہے ہوں گے۔ یہ الفاظ اس نے فطری عظمت کی بنا پر کہے تھے جن کو ناپا تولا نہیں جا سکتا تھا۔ دراصل یہی اس کی کامیابی کا راز تھا۔ اس طرح اس کی خود اعتمادی اس کے حق میں مضر بھی ہو سکتی تھی۔

لیکن بادشاہ نے کوئی چارہ جوئی نہ کی۔ اس طرح نپولین کا منصوبہ کامیاب رہا کیونکہ وہ ایک طویل منصوبہ بندی کا عادی تھا جو کہ قابل عمل ہوا کرتی تھی۔ سب سے پہلے اس نے اپنی حفاظت کے لئے بااعتماد محافظوں کو رکھا ان میں سے ہر محافظ نے کم از کم چار مہمات اس کے ساتھ سر کیں تھیں۔ اس لئے جب اس نے "ماریو" کو "دریائے رائن" پہ مہم کے لئے بھیجا تو اس نے اٹلی میں اس مہم کا انتظام و انصرام خود ہی کیا تھا۔

ڈچن کے مقام پر "برنارڈ" نے آسٹرین جاسوسوں کو گھیرے میں لے لیا اور ان کے تازہ دم دستوں کو جن میں زیادہ تر نوآموز سپاہی تھے اپنی بتیس ہزار سپاہ سے ملیا میٹ کر دیا۔ کیونکہ ان تجربہ کار سپاہیوں نے مصر کی مہم سے بھی تجربات حاصل کئے تھے۔ "کوہ الپس" کو صدیوں پہلے یا تو "ہینی بال" نے عبور کیا تھا یا پھر اب نپولین کے بے مثال جرنیل "برنارڈ" نے عبور کیا۔ اسلاف یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ایسے جری اب بھی موجود ہیں۔

اس طرح نپولین صرف بارہ گھنٹوں میں آسٹروی قصبے میں فاتحانہ داخل ہوا۔ بہرکیف جون کے وسط میں وہ آسٹروی افواج پہ حملہ آور ہوا اور دشمن کی بے شمار فوج کو شکست فاش دی۔ لیکن اس کے کچھ جاں نثار جرنیلوں میں سے سب سے اعلیٰ ترین اور قریبی جرنیل میدان جنگ میں مارا گیا جس کی وجہ سے نپولین انتہائی افسردگی اور رنجیدگی کے عالم میں میدان جنگ میں موجود رہا دراصل وہ ذہنی طور پر خود تو شکست سے دوچار ہو چکا تھا مگر اس کے جان نثار ساتھیوں نے ناکامی کے جبڑوں سے فتح کا تاج چھین کر اس کے سر پر سجا دیا۔

نپولین کا ایک اصول تھا کہ جو بھی اسے فیصلہ کرنا ہوتا وہ اسی وقت بغیر کسی تاخیر کے کر لیتا۔ اس لئے اس نے آسٹریا کے شہنشاہ فرانس کو لکھا کہ "اے عزت مآب شہنشاہ! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ جنگ ابھی تک جاری ہے اور دونوں اطراف کی سپاہ کی تعداد گھٹتی

جا رہی ہے۔ انسانوں کی تباہی سے میں ایک انجانے خوف میں مبتلا ہوں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ "مارنگو محاذ" کی قتل و غارت نے میرے دل کو رنجیدہ کر دیا ہے۔ آپ تو اس محاذ سے دور تھے آپ نے محاذ جنگ کے وحشت ناک مناظر نہیں دیکھے اس لئے آپ کا دل میرے دل کی طرح اشکبار نہیں ہو سکتا۔ آپ تو بہت سی ریاستوں پر حکمرانی کرتے ہیں۔ میں آپ کو مخلصانہ مشورہ دیتا ہوں کہ ہم اپنی آنے والی نسلوں کو صلح و آتشی کے جذبات سے ہم آہنگ کریں۔

ہم عقل سے کام کیوں نہ لیں۔ اور اس جنگ کو بند کر کے امن اور بھائی چارے کی فضا پیدا کریں۔

یہ طویل خط وزنی دلائل پر مشتمل تھا اور اس کے منصوبے کے عین مطابق تھا۔

نپولین ایک عظیم جرنیل ہونے کے علاوہ ایک امن پسند انسان بھی تھا۔ اور ایک درد مند دل رکھتا تھا۔ اس کی تلوار کند نہ تھی لیکن اس نے اپنی تلوار کو غیر ضروری مقاصد کے لئے کبھی استعمال نہ کیا تھا۔ لیکن میدان جنگ میں اس کے دشمن اس کی تلوار کی دھار سے خوب آشنا تھے۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ فرانس کو باعظمت بنانے کے لئے اسے ابھی بہت کچھ کرنا ہے کیونکہ ملکوں کی ترقی اور انتظام و انصرام کا انحصار زیادہ تر اعلیٰ شخصیتوں کا مرہون منت ہوتا ہے۔ نپولین شہنشاہ فرانس کو شکست دینے کے بعد "میلان" روانہ ہو گیا۔

اس وقت اہل پیرس کیا محسوس کرتے ہوں گے؟۔

کیا دارالحکومت اس کی کارکردگی سے مطمئن تھا؟

"ہاں" پیرس کے حکمران اس سے پوری طرح مطمئن تھے اور تمام امور احسن طریقے سے سرانجام دیئے جا رہے تھے۔

نپولین اب ایک جرنیل ہی نہیں بلکہ ایک سیاستدان کی حیثیت اختیار کر چکا تھا۔ دراصل اس کی فتوحات نے عوام میں اس کی مقبولیت کو دوگنا کر دیا تھا' اور وہ عوام کی امیدوں پر پورا اتر رہا تھا' کیونکہ ماضی قریب میں وہ جرمنی کو بھی فتح کر چکا تھا۔ اور دریائے رائن کی جنگ بھی جیت چکا تھا۔ اس طرح اس کا وقار بہت بلند ہو چکا تھا' دراصل نپولین کی یہ تمام فتوحات اس کی آمریت کا نتیجہ تھیں' دو سالہ آمریت کے دور کے دوران فرانس میں کلی طور پر امن و سکون کی فضا پیدا ہو گئی تھی اور دیگر ہمسایہ ممالک مثلاً آسٹریا' پرشیا' بودیریا' روس' نیپلز' سپین' پرتگال حتیٰ کہ انگلستان جیسے حریف ملک سے بھی اس کے تعلقات نہایت ہی خوشگوار ہو گئے تھے۔

انقلاب کی لڑائی کی اصل وجہ عیسائیت تھی لیکن غیر عیسائی اقوام زیادہ مقبول تھیں۔ نپولین نے بھی انسانیت کے حوالے سے کام کئے نہ کہ عیسائیت کے نام سے۔ چار سال پہلے ہی نپولین نے اٹلی میں پوپ سے وہ تمام چیزیں چھین لی تھیں جن کی پیرس کو ضرورت تھی۔ پادریوں کے ساتھ بھی اس کا رویہ کچھ اچھا نہ تھا کیونکہ انہی کی وجہ سے فرانس اور پوپ کے درمیان کشمکش پیدا ہوئی تھی۔

اس کا کہنا تھا کہ میں عیسائیت پر یقین رکھتا ہوں لیکن جب میں ترکوں کے درمیان ہوتا ہوں تو پھر میں مسلمان ہوتا ہوں یعنی اسلامی اصولوں کی پاسداری کرنا بھی جانتا ہوں لیکن اب مستقبل میں میرا ارادہ ایک کیتھولک بننے کا ہے۔ تو پھر اس کا قول سچا ہوا ناں! کہ اخلاق کی طاقت تلوار کی طاقت پر ہمیشہ غالب ہوتی ہے۔ میں کیتھولک عقیدہ پر اس لئے یقین رکھوں گا کہ میں کوشش کر کے جلد یا بدیر پوپ کو بھی اس رنگ میں رنگ لوں گا وہ سوچتا تھا کہ اگر میں اپنے طور پر پوپ سے تعلقات بہتر بناؤں تو مجھے کلیسا کو بھی بحال کرنا ہو گا تو اس کے لئے اہل پیرس کو قائل کرنا قدرے مشکل ہو گا بشپ کو قبول کرنا بھی اس کے فلسفے کا حصہ تھا کیونکہ روم نے ایک عرصہ پیشتر کیتھولک عیسائیت کو ایک اہم حیثیت دے دی تھی۔ نپولین بھی عیسائیت کے اخلاقی اصولوں سے متاثر تھا۔

ابھی فضا اس کے حق میں نہ تھی اور اس کی سوچیں منتشر تھیں وہ سوچتا تھا کہ جب میری آٹھ سالہ مدت اقتدار ختم ہو جائے گی تو پھر میری کیا حیثیت ہو گی۔ اس کا انحصار تو اس کی مقبولیت پر تھا کہ وہ آئندہ کے لئے اقتدار میں رہتا ہے یا نہیں۔ اسے یہ بھی خیال آتا کہ اب میری حیثیت غیر ملکی سفیروں کے ساتھ ملاقات میں کیا ہو گی' اسی لئے اس نے امریکی طرز پر سینٹ کا ادارہ بنانے کے متعلق سوچا۔ پھر اس کے ذہن میں آیا کہ کیوں نہ ووٹ کا طریقہ رائج کیا جائے اور لاکھوں لوگوں سے ووٹ حاصل کئے جائیں جب اس نے اپنے خیالات کا اظہار اپنے قریبی ساتھیوں سے کیا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کا مقصد کیا ہے۔ نپولین نے کہا کہ میرا مقصد ہے کہ ایک کونسل تشکیل دی جائے جو آئین اور آزادی کی حفاظت کی ذمہ دار ہو میں صرف چھ ہفتوں کے لئے عبوری قوانین نہیں بنانا چاہتا اور نہ ہی میں اقتدار حاصل کرنا چاہتا ہوں بلکہ میں انسانی اقدار کا تحفظ کر کے لوگوں کے دل جیتنا چاہتا ہوں۔ میں عوام کی رائے معلوم کر کے اس کے مطابق اقدام کرنا چاہتا ہوں۔

نپولین نے پولیس کے محکمے کو وزرات انصاف میں ضم کر دیا۔ نپولین نے کہا اس سے میرا مقصد اہل یورپ کو باور کروانا ہے کہ میری پولیس حد درجہ مذہب ہے اور اپنے ملک

کے شہریوں سے کتنی مخلص ہے' انہی دنوں اس کے سابقہ وزیر خزانہ ''مسٹر فیبج'' نے نپولین کو پانچ لاکھ فرانک دینے کی کوشش کی۔ نپولین نے اس بات کو نہایت برا جانتے ہوئے اسے اس کے عہدے سے معذول کر دیا۔ کیونکہ وہ اس طرح نپولین کی ہمدردیاں حاصل کرنا چاہتا تھا۔

نپولین رومی بادشاہوں کی طرح تمام ریاستی اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتا تھا۔ اور فوج کی سربراہی بھی اپنے پاس ہی رکھنا چاہتا تھا۔ نپولین واقعی اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک تھا۔ اس کی کارکردگی اس بات کی شاہد ہے کہ فوج کے سپاہی اس سے محبت کرتے تھے۔ عوام اسے عزت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ نپولین میں یہ خوبیاں پیدائشی تھیں۔ وہ قدیم روایات میں ''ہینی بال'' ''سنت کلوڈ'' قدیم روما کے بادشاہ اور مسلمان خلفاء سے متاثر تھا۔

انہی دنوں ''بوربن'' اس کے قریب ہونے کی کوشش کرنے لگے۔ کیونکہ سابقہ بوربن بادشاہ کا بھائی ایک صوبے کا گورنر بھی تھا اور بادشاہ ''لوئی XVIII'' کے بیٹے نے بھی اس انقلاب میں اس کی مدد کی تھی۔ اب یہ لوگ ان تمام باتوں کا صلہ چاہتے تھے۔ نپولین کی کونسل نے ان کی کسی درخواست پر کوئی دھیان نہ دیا۔

نپولین نے ان کو لکھا کہ مجھے آپ کی درخواست موصول ہوئی یاد آوری کا شکریہ لیکن میرا خیال ہے کہ آپ کو پہلے والی حیثیت نہیں ملے گی۔ کیونکہ آپ سینکڑوں لوگوں کے قاتل ہیں اگر آپ نے کوئی قربانی دی بھی ہے تو صرف اپنی ذات کے لئے دی ہے۔ اس سے فرانس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ تاریخ یقیناً آپ کی قربانی کو ہمیشہ یاد رکھے گی لیکن میں ذاتی طور پر آپ کے خاندان کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ اگر میرے پاس اختیارات ہوتے تو میں یقیناً آپ کی فلاح کے لئے کچھ کرتا۔

آپ کا مخلص

نپولین بوناپارٹ

نپولین کی واپسی پر کونسل نے بہت سے فیصلے کئے۔ چالیس ہزار خاندانوں کو ان کی املاک واپس کر دیں۔ ''جیکوبین'' کو اس بات پر ٹرکھا دیا گیا کہ آپ کے خاندا نے پوری بیس بادشاہیاں کی ہیں۔ نپولین اب ان لوگوں کو زیادہ اہمیت دیتا تھا جو جمہوریت کے حق میں تھے۔ اب پیرس میں سویلین حکومت قائم ہونے کو تھی۔ اس کے لئے نپولین نے اپنے تمام ذرائع کو استعمال کیا۔ کیونکہ وہ خود بھی جمہوریت کا قائل تھا۔ اس نے اعلیٰ حکام کو کچھ

ہدایات دیں کہ اگر سردی شدت اختیار کر جائے جیسا کہ ۱۷۸۹ میں سردی شدید ہو گئی تھی تو تمہیں چاہئے کہ عوامی جگہوں پر مثلاً گرجے' مارکیٹیں وغیرہ میں آگ جلا کر لوگوں کو گرمی بہم پہنچانے کا پورا پورا اہتمام کیا جائے۔ گداگروں کی سختی سے حوصلہ شکنی کی جائے۔ اگر وہ گداگری سے باز نہ آئیں تو انہیں گرفتار کر لیا جائے۔ مہاجروں کے لئے گھر تعمیر کئے جائیں انہیں کپڑے سینے' ہیٹ بنانے اور گھوڑوں کے ساز بنانے کا کام سونپا جائے۔ کیونکہ میں کسی آدمی کو بیکار نہیں دیکھنا چاہتا۔ پہلے دن ہی جوتوں کے پانچ سو جوڑے ان لوگوں نے تیار کر دیئے۔

وہ اپنے وزیر جنگ کو لکھتا ہے کہ توپ خانے کو فراہمی سامان کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں۔ اور وزیر داخلہ کو لکھا کہ ہمیں چھٹیوں سے پہلے بہت سا کام سرانجام دے دینا چاہئے اس لئے آپ ایک حکم جاری کریں کہ مئی اور جون میں دو ہزار "سینٹ ا نتھنی" کے مزدوروں سے کرسیاں' سینہ بند اور دیگر سامان بنوایا جائے۔ کل ہی مجھے اپنی رائے سے آگاہ کرو۔

نپولین نے ایک قانون بنوایا کہ "تولری" کے باغ میں کوئی آوارہ گردی نہ کرے۔ بلکہ اپنا روزانہ کا کام پوری دلجمعی سے کرے اور باغ میں جانے کے لئے مخصوص اجازت نامہ حاصل کرے۔

نپولین کا کہنا تھا کہ میں نے خود بہت سخت اور تلخ دن گزارے ہیں۔ اس لئے مجھے غریبوں کے مسائل کا پورا پورا احساس ہے۔ میری کوشش ہو گی کہ ان کو زیادہ سے زیادہ سہولیات ملنی چاہئیں۔

اتوار کے دن "تھیٹر فرانس" میں ایک بازار لگایا جاتا جہاں سے عوام کو بہت ہی سستی اشیاء ملتی تھیں تاکہ وہ ان اشیاء میں محظوظ ہو سکیں جن کی عام زندگی میں ضرورت ہوتی ہے۔ پورے فرانس میں کوئی بھی جوا خانہ نہ تھا۔

اس نے نئے تعلیمی قانون کی بنا پر بہت سے ایلیمنٹری سکول مڈل سکول اور ٹیکنیکل کالج کھولے۔ چھ ہزار طلبا کو وظائف جاری کئے۔ اور عام طلبا کو ان تعلیمی اداروں میں مفت تعلیم دی جاتی تھی۔ صرف تین ہی سالوں میں ہستالیس صد ایلیمنٹری سکول سات صد پچاس مڈل سکول اور ہستالیس کالج قائم کئے۔

اس نے وزارت داخلہ کو ہدایت کی کہ دس بہترین فنکاروں کی ایک فہرست بنائی جائے۔ جن میں مصور' سنگ تراش' موسیقار' معمار اور دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے

فنکار شامل ہوں' ان فنکاروں کی سرکاری سطح پر سرپرستی کی جائے۔ تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو۔ اس نے اپنے دوست "فرانسیسکو" کی تصویر بنانے کا حکم جاری کیا جو کہ میدان جنگ میں اس کے ساتھ لڑتا ہوا اپنی آخری سانس توڑ چکا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ لوگ کہتے ہیں فرانس میں "ادب" کی کمی ہے اب میں فرانس کو جلد ہی ادبی گہوارہ بنا دوں گا۔

○

کرسمس کے دن اہم شخصیات ناچ گھر جا رہی تھیں جبکہ جوزفین اور اس کی بیٹی بھی ایک بگھی میں سوار ہو کر ایک تنگ و تاریک گلی میں سے گزر رہی تھیں کہ اچانک ایک خالی بگھی نے ان کا راستہ روک لیا۔ لیکن کوچوان نے بگھی کے گھوڑوں پر پے در پے کوڑے برسائے اور ایک طرف سے بگھی کو نکال کر لے گیا اس ہنگامے میں بہت سے لوگ مارے گئے لیکن نپولین اور جوزفین کی بگھی کو معمولی سا نقصان پہنچا ناچ گھر میں نپولین کی نظریں مسلسل اس "باکس" کی طرف لگی رہیں جہاں جوزفین کو آ کر بیٹھنا تھا۔ جبکہ وہ اپنے کیبن میں آ چکی تو نپولین کی نظروں کو بھی اطمینان نصیب ہوا۔ نغمہ سازوں نے ایک دھن چھیڑ دی لیکن جوزفین بے اطمینانی سے بیٹھی سنتی رہی۔

اگرچہ یہ موسیقی انتہائی رسیلی تھی' نپولین موسیقی سننے کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی کے گذرے ہوئے ایام پر بھی غور کرتا رہا اور اس پہلو پر بھی غور کرتا رہا کہ اس انقلاب کے مثبت نتائج ہوں گے یا کہ منفی؟ وہ ملک کے اندرونی اور بیرونی ہر دو اطراف کے دشمنوں میں گھرا ہوا تھا۔ لیکن اس نے تہیہ کر رکھا تھا کہ فرانس کو ہر حال میں عظیم بنانا ہے۔ اب اس کے پاس طاقت تھی اور یہ اس کے لئے سنہری موقعہ تھا کہ وہ ہر قسم کے مسائل کو حل کرے۔

اگلی صبح بہت سے لوگ اس کو مبارک باد دینے کے لئے آئے۔ کہ اللہ نے اسے نئی زندگی دی ہے کیونکہ پچھلی رات شہنشاہت کے حامیوں نے اس پر قاتلانہ حملہ کیا تھا اور وہ بال بال بچ گیا تھا۔

کونسل میں جب اس پر قاتلانہ حملے کا نقطہ اٹھایا گیا تو اس نے اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی بلکہ اس بات پر اعتراض کیا کہ کونسل قوانین بنانے میں سست روی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ کونسل میں اس کی یہ تقریر بڑی متاثر کن تھی۔ اس نے کہا کہ ہمیں گناہ اور ثواب کے چکر میں نہیں پڑنا چاہئے بلکہ ہمیں سماجی انقلاب برپا کرنا چاہئے۔

ملک کے سیاستدانوں کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے۔ اس نے کہا جب تک گلیوں میں

امن نہیں ہو جاتا اس وقت تک گلیوں میں خون تو بکھرے گا ہی۔ ہم اپنے مسائل کا حل مابعد ثبعیات کے فلسفہ میں تلاش نہیں کریں گے بلکہ خود باعمل ہوں گے۔ نپولین نے غصے سے کہا کہ کیا ہم پادریوں اور دوسرے راہبوں پہ بھروسہ کر سکتے ہیں؟ میں ایسے مذہبی فتنے کو ملک میں پھیلنے نہیں دوں گا۔ میں ریاستی کونسل کے تمام ممبران کو برخاست کرتا ہوں جو کہ شاہی نظام کے حامی ہیں تم مجھے ایک بچہ سمجھتے ہو؟

کیا ہمارا ملک خطرے میں نہیں ہے؟

جب سے فرانس نے بہت سی فتوحات کی ہیں اس وقت سے ہمارے ملک میں بالکل امن ہے۔ کیا ہمیں آزادی کی خوشیاں نصیب نہیں ہوئیں؟ یہ نہ سوچنا کہ میں آپ سے معذرت کروں گا کہ میں نے محب وطن ریاستی کونسل کو برخاست کر دیا ہے۔ کیونکہ فرانس میں ان سے بھی زیادہ قابل لوگ موجود ہیں اس کے ساتھ ہی اس نے نشست برخاست کر دی۔

نپولین کے سامنے جو مقصد تھا اس کی تکمیل کے لئے اسے بہت سی مشکلات سے گذرنا تھا بلکہ اس کی جان بھی جا سکتی تھی۔ تو کیا اسے اس ڈر سے گھبرا کر گھر میں ہی بیٹھے رہنا اہئے؟

تو پھر کونسل کے ممبران اس پر کیا بھروسہ کریں گے!

یہی باتیں سوچ کر وہ میدان عمل میں کود پڑا۔ وہ سوچتا تھا کہ اعلیٰ مقصد کی تکمیل کے لئے میری زندگی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس نے تہیہ کر رکھا تھا کہ میں اس وقت تک راتوں کو بھی آرام کی نیند نہیں سوؤں گا جب تک میں فرانس کے دشمنوں کو سمندر پار نہ دھکیل دوں۔ میں ان سے کیوں ڈروں جو کہ صبح نو بجے بیدار ہوتے ہیں اور بے داغ لباس پہنتے ہیں۔

کونسل نے جب تجویز پیش کی کہ صحافت کو آزادی دی جائے اور ایک پریس کلب قائم کیا جائے جیسا کہ انگلینڈ میں ہے۔ تو نپولین نے جواب دیا کہ انگلینڈ فرانس سے بہت ہی مختلف ہے۔ کیونکہ وہاں کی حکومت بہت دیر سے قائم ہے۔ اور فرانس کی حکومت نئی بنی ہے اور لوگوں کو جمہوری شعور بھی نہیں ہے اس لئے وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ سب شعبے مستحکم ہوں گے۔ ہم میدان جنگ سے فارغ ہو کر سیاسی جماعتوں کو بھی آزادی دیں گے لیکن اس وقت اظہار آزادی ممکن نہیں۔

اب اس بات کی ضرورت تھی کہ نپولین کے ذاتی مسائل کو حل کرنے کے لئے کسی

دوسرے کے سپرد کیا جائے۔ "بورین" کو وزیر داخلہ بنا دیا گیا جو کہ انتہائی ذہانت رکھتا تھا۔ یہ اس کے امتحان کا وقت تھا کہ وہ اپنے فرائض کو کس طرح ادا کرتا ہے؟

جوزفین "فوش" کو وزیر داخلہ بنوانا چاہتی تھی۔ اور نپولین کا بھائی "لیوسین" بھی کوشش کرتا تھا کہ فوش ہی وزیر داخلہ بنے لیکن فوش میں ذہانت کی کمی تھی۔ پچیس سالہ لیوسین بڑا جوشیلا اور جوانی کی ترنگ میں تھا۔ لیکن اس کے بھائی نپولین نے اس کی سفارش کو نہ مانا۔ جوزفین اپنی بیٹی کی شادی نپولین کے بھائی لیوسین سے کرنا چاہتی تھی۔ لیوسین کی پہلی بیوی ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔ اس طرح جوزفین نپولین کے خاندان میں اپنی حیثیت مضبوط کرنا چاہتی تھی۔ لیکن نپولین لیوسین کی شادی بحیرہ روم کی کسی ریاست میں کر کے فرانس کی حیثیت کو مضبوط کرنا چاہتا تھا۔ جوزف بھی ایک مقبول حیثیت رکھتا تھا۔ اس نے اپنے بھائی کی دولت اور طاقت کے ذریعے عہدہ لینے سے انکار کر دیا۔ وہ کھلے طور پر کونسل پر تنقید کرتا تھا۔ اس نے روم میں ایلچی بن کر جانا قبول نہ کیا۔ اس نے اطالوی صوبے کی گورنری لینے سے بھی انکار کر دیا۔ اسے پورا احساس تھا کہ وہ اپنے خاندان میں سب سے بڑا ہے۔ اس لئے اسے خاندانی ذمہ داریاں بھی نبھانا تھیں۔

لیوسین جوزفین کی بیٹی "ہارٹینس" میں کوئی دلچسپی نہ رکھتا تھا لیکن جوزفین اس کو اپنی بیٹی سے شادی کرنے کے لئے مجبور کرتی تھی۔ لیوسین کا کہنا تھا کہ میرا بھائی ایک بااصول شخص ہے اور وہ زبردست قسم کا منتظم ہے اور وہ اپنے فرائض کو خوب سمجھتا ہے۔ لیوسین اور اس کی بہن "ایلسی" اپنے بھائی نپولین سے بہت محبت کرتے تھے۔ نپولین نے بھی اپنے خاندان کی محرومیوں کا خوب ازالہ کیا اپنی بہن کو عزت و ثروت سے مالا مال کر دیا۔

نپولین کی بہن "کیرولین" کی شادی جنرل "مورات" سے ہوئی لیکن انقلاب کے دوران اس کا خاوند مارا گیا تھا جب "کیرولین" روم میں بیاہی گئی اور اس نے وہاں شہزادی کا مقام حاصل کر لیا تو پھر بھی وہ اپنے پہلے خاوند کی موت کا صدمہ بھولنے نہ پائی۔

نپولین کے ماموں "فوچ" جو کہ پہلے ایک پادری تھے پھر وہ فوج کے ٹھیکیدار بن گئے لیکن اب وہ ایک سیاسی زندگی اپنا چکے تھے۔ نپولین نے ان کو "آرچ بشپ" کا عہدہ دے دیا' اب تقریباً اس کا تمام خاندان کسی نہ کسی حالت میں اقتدار میں شریک تھا۔ بوناپارٹ کے تمام خاندان نے نپولین کی بدولت ایک مقام حاصل کر لیا اور زندگی کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

صرف نپولین کی والدہ ہی ایسی تھی جو جوزفین کی وجہ سے غمگین تھی۔ جبکہ "میڈم

لیٹرا" کارسیکا کی خاتون اول تھی۔ اس نے نپولین کو انقلاب کے بعد بلا بھیجا کہ اب تم فوراً "تولری" چلے آؤ۔ اور میرے ساتھ یہیں رہو۔ اس نے جوزف کے ساتھ رہنے سے صاف انکار کر دیا۔

محل کے احاطے میں جب عظیم "پریڈ" منعقد کی گئی تو نپولین کی والدہ پہلی دفعہ عوام کے سامنے اور اعلیٰ افسران کے درمیان محل کی بالکونی میں جلوہ افروز ہوئی۔ اس نے سیاہ لباس پہن رکھا تھا جو کہ انتہائی سادہ تھا۔ لیکن پھر بھی جوزفین کے مقابلے میں پروقار نظر آتی تھی۔ یہ میڈم لیٹرا ہی تھی جس نے نپولین کو زندگی کے گر سکھائے۔ اس کے سامنے جب کوئی اس کے بیٹے کی بڑائی کی تعریف کرتا تو وہ اطالوی لہجے کی فرانسیسی میں کہتی۔ نپولین کی رگوں میں اطالوی خون تھا۔ لیکن یہ قسمت کی یاوری تھی کہ اب وہ فرانس کا آمر تھا۔ اس کی بہن اٹلی کے بادشاہ کی ملکہ تھی۔ اس کے بھائی اور رشتہ دار فرانس کے کلیدی عہدوں پہ فائز تھے۔ ان سب کو باعزت مقام دینے میں نپولین کا ہاتھ تھا۔ نپولین نے دولت کی بجائے عزت کو ترجیح دی۔

نپولین نے اپنے جسم کا ہر مسام جوزفین کی محبت کے لئے وقف کر دیا لیکن وہ کبھی بھی جوزفین کا دل جیتنے میں کامیاب نہ ہوا۔ جوزفین کو نپولین سے کوئی بچہ نہ ہوا۔ حالانکہ جوزفین کی پہلی شادی سے دو صحت مند بچے تھے۔ نپولین جوزفین سے محبت تو کرتا تھا لیکن محبت کے فن سے واقف نہ تھا۔ جب جوزفین کی شادی نپولین سے ہوئی تو اس کی عمر صرف تیس سال تھی۔ لیکن جوزفین ہمیشہ نپولین سے نالاں رہی۔

بادشاہت پسند نپولین سے کہتے کہ اگر تم بے اولاد ہی مر گئے تو تمہاری تمام کامیابیاں اور فتوحات کا وارث کون ہو گا؟ کچھ لوگ اسے مشورہ دیتے کہ تمہارا کوئی بچہ نہیں ہے۔ تم کسی کو متبنا بنا لو۔ تو وہ جواب دیتا کہ یہ کوئی معقول حل نہیں ہے۔ اسے امید کی ایک کرن نظر آتی اور اس کی توجہ اپنے بھائی کی طرف چلی جاتی۔ لیکن پھر وہ مایوس ہو جاتا کہ اس کے بھائی لیوسین کی بیوی کسی اعلیٰ خاندان سے نہ تھی۔ اور وراثت کے لئے خالصتاً بونا پارٹ خاندان کا نطفہ ہونا ضروری ہے وہ چاہتا تھا کہ لیوسین اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور کسی شاہی خاندان کی عورت سے شادی کر لے۔

لیوسین نے اپنی بیوی کو طلاق دینے سے انکار کر دیا۔ دراصل لیوسین اپنی بیوی کا پجاری تھا۔ اس نے کہا کہ محبت قربانیاں مانگتی ہے۔ اور جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں۔ نپولین خاموشی سے واپس چلا گیا۔ یہ ایک طوفانی سرد رات تھی۔ کہ نپولین غصے سے کانپتا ہوا۔

جوزفین کے کمرے میں آیا اور کہا کہ بس آج سے میں گستاخ لیوسین کو عاق کرتا ہوں۔ لیوسین سے جھگڑا ہونے کے بعد نپولین نے جوزفین سے پوچھا کہ اب کیا کیا جائے۔ لیوسین تو تمہاری بیٹی "ہار ٹیس" سے شادی کرنے پر رضامند نہیں ہے اور تمہاری بیٹی بھی کسی دورے کی محبت میں مبتلا ہے۔ تاہم جوزفین اب بھی لیوسین کو ہار ٹیس کے ساتھ شادی کرنے کے لئے مجبور کرتی رہی' نپولین کی بہن کی خواہش بھی تھی کہ نپولین ایک بیٹے کا باپ بنے۔ اس خاندانی جھگڑے سے میڈم لیٹزا کافی دل برداشتہ ہوئی۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ روم میں جا کر اپنی بیٹی کے پاس رہے گی تاکہ پر سکون زندگی بسر کر سکے۔

اب نپولین نے سوچا کہ کیوں نہ جوزفین کو طلاق دے دی جائے۔ نپولین کی بہنیں بھی جوزفین سے نفرت کرتی تھیں ان کا کہنا تھا کہ خوبصورتی ہی سب کچھ نہیں ہوتی۔ جوزفین اگرچہ ادھیڑ عمر کو پہنچ چکی تھی لیکن پھر بھی نپولین کو اس کی رفاقت کی ضرورت تھی۔

کبھی کبھار کونسل کے ملازمین میں سے کوئی جوزفین کو ملنے کے لئے آ جاتا تو وہ اس کے ساتھ بہت مہذب لہجے میں گفتگو کرتی اور ان کے ساتھ تاش کھیلتی اور ایک انتہائی مہذب رویہ اختیار کرتی۔ جب نپولین یہ سب کچھ دیکھتا تو غصے سے پاگل ہو جاتا۔ ایک دن جب اس نے ایک آدمی کے ساتھ اسے خوش گپیوں میں مصروف دیکھا تو اس نے فیصلہ کر لیا۔ بس اب جوزفین کو طلاق دینا ضروری ہو گیا ہے۔ لیکن جوزفین نے رو رو کر برا حال کر لیا اور ہر طرح نپولین کی تسلی کروانا چاہی' وقتی طور پر نپولین نے فیصلہ تبدیل کر لیا۔ لیکن ایک دن پھر نپولین نے ایک پرانا خط پکڑ لیا جو کہ جوزفین کے کسی عاشق نے بہت عرصہ پہلے اسے لکھا تھا۔ نپولین آپے سے باہر ہو گیا۔ نپولین نے کہا تمہیں عزت راس نہیں آئی۔ تم فرانس کی ہونے والی ملکہ ہو اور اب بھی تم فرانس میں خاتون اول ہو۔ میں نے بہت دفعہ تمہیں معاف کیا ہے۔ نپولین اس کشمکش میں مبتلا تھا کہ اسے طلاق دے یا نہ دے کیونکہ وہ اس سے محبت بھی کرتا تھا۔ پھر اسے یاد آتا کہ جب وہ مصر میں تھا تو اس کی عدم موجودگی میں اس نے ایک شخص کے ساتھ تعلقات قائم کر لئے تھے۔ جس کے بارے میں اسے بہت سے خط بھی ملے تھے کہ جوزفین بھٹک چکی ہے۔ جبکہ اس کا بیٹا "یوجین" اور بیٹی "ہار ٹیس" بھی اس کے ساتھ تھے۔ ان سب باتوں نے اسے جوزفین سے مایوس کر دیا۔

○

نپولین کی عادت تھی کہ وہ لکھنے پڑھنے کا زیادہ کام اپنے ہاتھ سے کیا کرتا تھا۔ وہ اپنے پڑھنے کے کمرے میں ٹہل ٹہل کر سوچا بھی کرتا تھا۔ ایک بیس سالہ نوجوان "مینی ویل" اس

کا سٹینو تھا۔ اور کبھی کبھار نپولین اس کو ہدایات دے کر کچھ تحریر کروایا کرتا۔ صرف یہی ایک لڑکا تھا جو کہ اس کے پڑھنے اور ذاتی کمرے میں آ جا سکتا تھا۔ کسی اور کی جرات نہیں تھی کہ وہ نپولین کے ذاتی کمرے میں جھانک سکے۔ فرسٹ کونسل نے نپولین کے ساتھ مل کر ایک بہت ہی خاص قسم کی منصوبہ بندی کی اور اس کے ساتھ ایک نقشہ بھی تیار کیا جو کہ فرانس کے دفاع کے اہم رازوں پر مشتمل تھا۔ نپولین نے ان تمام کاغذات اور نقشوں کو ایک الماری میں بند کر رکھا تھا۔ اور اس کی چابی ہر وقت نپولین کی جیب میں رہتی۔

ایک دن یہ نقشہ اور کاغذات چوری ہو گئے۔ سارا الزام "مینی ویل" پر عائد ہوا۔ اس پر تشدد کر کے جیل میں بند کر دیا گیا۔ لیکن وہ اس چوری کے متعلق کچھ نہ بتا سکا۔ نپولین اور کونسل کے ارکان بہت فکر مند تھے کیونکہ ان کاغذات اور نقشوں میں فرانس کے اہم راز پوشیدہ تھے۔ اگر یہ دشمن کے ہاتھ لگ چکے تھے تو فرانس دشمن کے ہاتھوں ہر محاذ پر شکست کھا چکا تھا۔ نپولین کی امیدوں پہ پانی پھر گیا۔

نپولین کا خیال تھا کہ یہ غیر ملکی جاسوسوں کا کام ہے یا پھر "بوربن" جاسوسوں کا۔ اس سے انقلاب کے نتائج منفی بھی ہو سکتے تھے۔ نپولین فکرمند تھا کہ اگر یہ راز انگریزوں کے ہاتھ لگ گئے تو بہت برا ہو گا۔

پھر اچانک ایک انکشاف ہوا کہ ان کاغذات اور نقشوں کو چرانے والا "ڈیوک آف ا-لنگن" ہے۔ جو کہ انگریزی فوج میں ایک اعلیٰ عہدے پر فائز ہے۔ وہ دریائے رائن کے کنارے اپنی سپاہ کے ساتھ تھا اور اپنی دوربین سے نپولین کے پڑھنے کے کمرے کی نگرانی کیا کرتا تھا۔

نپولین نے ایک دستہ دریائے رائن کے پار بھیجا اور وہ "ڈیوک آف ا-لنگن" کو اغوا کر کے لے آیا۔ ایک فوجی عدالت میں اس کے خلاف مقدمہ پیش ہوا نپولین کے بہت سے ساتھیوں نے نپولین کو مشورہ دیا کہ یہ "ڈیوک" بہت بااثر ہے اس پر مقدمہ نہ چلایا جائے کیونکہ اس سے یورپ والے بہت زیادہ مشتعل ہوں گے اس کے علاوہ "بوربن" اور "جیکوبین" فرقے والے بھی اس "ڈیوک" کے حامی ہیں۔ وہ فرانس میں خانہ جنگی کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔ یورپ والے بھی اس کا انتقام ضرور لیں گے۔

نپولین کا بھائی جوزف اس ڈیوک کا کلاس فیلو رہ چکا تھا۔ وہ "میڈم دی سیتل" اور نپولین کے قریبی دوستوں کی سفارشیں بھی لایا کہ اس ڈیوک کو قتل نہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ جوزفین نے بھی ڈیوک کی سفارش کی۔

جب مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی تو ڈیوک کو صفائی کا پورا پورا موقعہ دیا گیا لیکن اس نے اقبال جرم کر لیا۔ کونسل میں اس مسئلے پر بہت بحث و تمحیص ہوئی۔ نپولین نے کہا کہ یہ اصول کی بات ہے کہ انگلینڈ میں ہزاروں سالوں سے ایک ہی خاندان لاکھوں لوگوں پر حکومت کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ اصولوں پر عمل پیرا ہیں۔

جوزف نے کہا کہ ڈیوک پر مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا کیونکہ اس کو دوسرے ملک کی سرحد سے اغوا کر کے لایا گیا ہے اس لئے اس پر فرانسیسی قوانین کا اطلاق نہیں ہوتا۔ "تیلے رانت" نے کہا کہ جس نے فرانس کے ساتھ دشمنی کی اس کو ہر صورت میں سزا ملنی چاہئے۔

جوزفین نے جب ڈیوک کی سفارش کی تو نپولین آگ بگولا ہو گیا۔ جوزفین خوف سے کانپنے لگی۔ نپولین نے کہا کہ ڈیوک اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے؟ میں اسے بتاؤں گا کہ حکمرانی کے اصول کیا ہوتے ہیں۔ اگر اس کے ساتھ قانونی تقاضے پورے نہ کئے گئے اور عام آدمی کو سزا دی گئی تو فرانس میں کبھی امن نہ ہو گا۔

انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے عدالتی کارروائی مکمل ہونے کے بعد ڈیوک کو گولی مار دی گئی۔

نپولین نے کہا کہ "ڈیوک" "جیکوبین" سے تعلق رکھتا تھا اور جیکوبین مسلسل اس کوشش میں ہیں کہ وہ انگلینڈ کی مدد سے مجھے مروا کر اپنی کھوئی ہوئی بادشاہت دوبارہ بحال کریں۔ اس سے بہتر ہے کہ وہ میدان جنگ میں مجھ سے مقابلہ کریں۔ بادشاہتیں آسانی سے حاصل نہیں ہوا کرتیں۔

○

"ڈیوک آف انگن" کے "کورٹ مارشل" کے ایک ہفتہ بعد سینٹ کی کمیٹی کے ارکان نپولین سے ملنے کے لئے آئے۔ انہوں نے درخواست کی کہ بادشاہت قائم کی جائے۔ اس طرح بہت سی چیزیں قانون کے دائرے میں آ جائیں گی۔ عوام بھی بادشاہت کے قیام کے متمنی ہیں۔ اس طرح ہر قسم کی تخریب کاری سے ریاست کا سربراہ محفوظ رہ سکے گا۔

نپولین اب سوچنے پر مجبور تھا کہ بادشاہت کا قیام عمل میں لایا جائے یا نہ۔ اس نے اپنی زندگی میں ذاتی طور پر بہت سے اہم فیصلے کئے تھے لیکن اس معاملے میں وہ ہچکچاہٹ کا شکار تھا۔ اس نے تو کبھی بادشاہ بننے کے بارے میں سوچا بھی نہ تھا۔ جب اس نے پہلے پہل

اٹلی کو فتح کیا تو وہ ''میلان'' کی حکومت کا تاج اپنے سر پر نہیں رکھنا چاہتا تھا تو اب وہ فرانس کا تاج اپنے سر پر کیسے سجائے؟ اس نے بر و بحر کی فتوحات کیں تھیں۔ اور اس کے اپنے ہی وضع کئے ہوئے اصول تھے جن پر وہ عمل پیرا تھا اب بھی اس کو قوم ایک ہیرو کے طور پر تسلیم کرتی تھی اور عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتی تھی۔ اس نے سوچا کیوں نہ قوم کو اس بات کی آزادی دے دی جاۓ ۔ وہ اپنی مرضی کا بادشاہ منتخب کر لیں۔

آزادی کی حفاظت بھی ضروری تھی اس نے خیال کیا کہ اگر میں بادشاہ بن گیا تو اس میں کوئی قباحت تو نہ ہو گی؟ کیا وہ ایک بادشاہ کا کردار ادا بھی کر سکے گا؟

اس نے کہا کہ میرے لئے بادشاہ بننے کے کئی مواقع تھے۔ مصر میں اسے ''سلطان الکبیر'' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ لیکن اس نے بادشاہ بننے کا کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ اس نے ایک آمر ہوتے ہوئے رومن بادشاہت کی مخالفت کی تھی بلکہ اس نے ہر روائتی بادشاہت کی مخالفت کی تھی۔ وہ سوچتا تھا کہ میں تاج کی ذمہ داریاں کیسے پوری کروں گا؟ پھر اس نے سوچا کہ بادشاہت روائتی تو نہیں ہو گی بلکہ علامتی ہو گی۔ میں ایسی بادشاہت ہرگز قبول نہیں کروں گا جیسی کہ یورپ والوں پر دو ہزار سال سے مسلط ہے۔

اس وقت فرانس کو ایک بادشاہت کی ضرورت تھی۔ جو کہ بے شک علامتی ہی ہو۔ سیاستدانوں کی بھی یہ ضرورت تھی اور عوام کی بھی۔ بادشاہت کے قیام سے ملک میں خانہ جنگی کا خطرہ بھی ٹل سکتا تھا۔

نپولین انہی سوچوں میں گم تھا کہ اگر میں شہنشاہ بن گیا تو یہ یقیناً بادشاہ سے بڑا نام تو ہے مگر شہنشاہت کا تخت پھولوں کی سیج نہیں بلکہ کانٹوں کا بستر ہوتا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ شہنشاہ ریشمی لبادے میں لپٹا ہوا ایک لکڑی کے بے حس ٹکڑے سے زیادہ حثیت نہیں رکھتا۔ شہنشاہ کو عزت و توقیر کے الفاظ کے کھلونوں سے بہلا دیا جاتا ہے۔ اس کی سوچ تھی کہ میں تو ایک عوامی قسم کا آدمی ہوں میری ایک ذاتی زندگی ہے جب شہنشاہت کا تاج میرے سر پر ہو گا تو سیاستدان تو مجھ سے مل سکیں گے لیکن شاعر' فلاسفر اور عام آدمی تو مجھے نہیں مل سکیں گے۔

نپولین ''شہنشاہت'' اور ''سیزر'' کی کہانی کو جانتا تھا اس نے تاریخ میں فرانس' انگلینڈ اور پرشیا کے عظیم بادشاہوں کی کہانیاں پڑھی تھیں اور وہ ان کے مسائل جانتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ اگر مجھے بادشاہ بنا دیا گیا تو میں سیاست میں جدید اور قدیم کا حسین امتزاج قائم کروں گا اور میں اپنی ذاتی زندگی کو قطعاً متاثر نہیں ہونے دوں گا۔

دراصل نپولین نے کمیٹی کی تجویز کو مان لیا تھا اور ان کے مجبور کرنے پر بادشاہ بننے کی حامی بھرلی تھی۔

بادشاہت کے اصولوں کے مطابق اب اس کو ولی عہد بھی مقرر کرنا تھا جو اس کی جگہ لے سکے۔ تو کیا اس کے لئے اسے نئی بیوی لانا ہو گی جو کہ اس کے بچے کی ماں بن سکے؟ اس مسئلہ پر نپولین بہت جذباتی ہو جاتا۔

جوزفین سے وہ محبت کرتا تھا وہ اس کے بچے کی ماں نہ بن سکی۔ تو کیا اب وہ اسے طلاق دے دے؟

نپولین ایسا حوصلہ نہیں رکھتا تھا۔ ہاں البتہ جوزفین کی موت کے بعد وہ دوسری شادی کرنے کے متعلق سوچ سکتا تھا۔

جوزفین "میڈم ڈی ریموسات" کے ساتھ نپولین کے پاس آئی۔ نپولین نے کہا۔ "جوزفین مجھے معلوم ہے کہ تم "ڈیوک" کی موت کی وجہ سے مجھ سے ناراض ہو اور "میڈم ڈی ریموسات" آپ بھی میرے لئے قابل احترام ہیں لیکن کچھ مجبوریوں کی وجہ سے مجھے کچھ سخت فیصلے کرنے پڑتے ہیں جو کہ حکومت کرنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ پھر نپولین نے میڈم ڈی ریموسات کو خشک لہجے میں مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اب آپ تشریف لے جائیں۔

نپولین اب شہنشاہت کی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔ اب وہ اپنے ملاقاتیوں پر ایک تاثر چھوڑنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ میرا بھائی جوزف میرے بادشاہ بننے پہ مبارک باد دینے کیوں نہیں آیا؟ حالانکہ وہ ایک عظیم آدمی بھی ہے اور بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ میرا اچھا دوست بھی ہے۔ بہرحال اس کی مرضی' نپولین نے جب پہلے دن دربار لگایا تو لوگوں نے اس کو "سر" اور جوزفین کو "میڈم" کے الفاظ سے مخاطب کیا۔

نپولین نے اپنی آٹھ سالہ فوجی زندگی میں جو جدوجہد کی تھی "سر" اسی بات کا نتیجہ تھا وہ صرف بتیس سال کی عمر میں ہی شہنشاہ جیسے جلیل القدر عہدہ پر فائز ہو چکا تھا۔ اب اس نے پہلی دفعہ اپنے نام کے ساتھ "شہنشاہ فرانس" لکھا۔

○

نپولین کے تخت نشین ہوتے ہی ایک سراسیمگی سی پھیل گئی۔ جمہوریہ کے آئین کے مطابق اب وہ فرانس کا شہنشاہ تھا۔ نپولین نے نئے سکے جاری کرنے کا حکم دیا۔ نپولین نے اپنی بادشاہت کے آئندہ چار سالوں میں بعید القیاس کام سر انجام دیئے۔ "باستل" کی فتح کا

سالانہ جشن بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ انقلاب کا یادگار دن اتوار کے روز منانے کا اعلان کیا گیا۔ ہفتہ کے دنوں کی ترتیب کے مطابق اتوار کا دن چھٹی کا دن قرار دیا گیا۔

اھل یورپ فرانس کی طرف دیکھ رہے تھے کہ نئی بادشاہت کیا رخ اختیار کرتی ہے۔ اور انقلاب کے کیا نتائج بر آمد ہوتے ہیں۔ جب یورپ والوں نے دیکھا کہ انقلاب کا خون عجائب گھر کی زینت نہیں بنا بلکہ فرانس کے انقلاب نے تاریخ کا رخ موڑ دیا ہے۔ تو اہل یورپ کے لبوں پہ ایک سوالیہ مسکراہٹ تھی۔

"تولری" کے عظیم الشان محل میں نپولین "عزت ماب" اور "جناب من" جیسے خطابات سے بوربن خاندان سے زیادہ عزت و توقیر سے بادشاہت کے فرائض سرانجام دے رہا تھا لیکن نپولین پر تنقید کرنے والوں کی کمی بھی نہ تھی۔ کیونکہ وہ ایک سادہ حکمران تھا اور اس کی ذاتی عظمت بھی اس کے وقار میں اضافہ کا باعث تھی۔ اس کے کچھ رشتہ دار اس سے حسد بھی کرتے تھے اور اس کی سادگی کا مذاق بھی اڑاتے تھے۔

انگلینڈ نے فرانس میں اپنے جاسوس چھوڑ رکھے تھے جو کہ نپولین کی حرکات و سکنات کی خبریں فوراً انگلینڈ بھیج دیا کرتے تھے۔ نپولین کا ایک ساتھی "تالما" نپولین کو بادشاہت کے آداب بتایا کرتا تھا جیسا کہ پہلے بادشاہ ان آداب کو ملحوظ خاطر رکھا کرتے تھے لیکن نپولین اپنی فطرت کے مطابق حقیقت سے دور نہ جا سکا۔ "تالما" نے نپولین کو مشورہ دیا کہ ایک شاہی دربار منعقد کیا جائے لیکن نپولین کو اپنے مطالعہ سے ہی فرصت نہ ملتی۔ نپولین نے اپنے سے پہلے بادشاہ کے عملہ کو ہی بحال رکھا تاکہ وہ بادشاہی امور کو نپٹا سکیں۔

پرانے بادشاہ کے وزیر "انتونیتی" کی بیوی جو کہ فرانس میں ایک سکول چلا رہی تھی ایک دن جوزفین سے ملنے آئی۔ اس نے دیکھا کہ سابقہ ملکہ کی تمام چیزیں یوں کی توں پہلی حالت میں پڑی ہیں۔ وہی کمرے وہی شیشے بغیر استعمال کے پڑے ہیں۔ جبکہ ملکہ مرحومہ کے دور میں ان کمروں میں ایک آرائش اور ترتیب ہوا کرتی تھی۔

نپولین نے اپنے ساتھیوں "مونیٹر" اور "روڈرار" سے کہا کہ مجھے عوام کی کوئی شکائت نہیں ملنی چاہئے۔ میں نے تو شہنشاہت کا خطاب ملک کے قانون کا سقم پورا کرنے کے لئے اختیار کیا ہے البتہ مجھے معلوم ہے کہ یورپ والے میرا مذاق اڑاتے ہیں۔ نپولین کی روزمرہ زندگی میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی نپولین کے سیکرٹری سارا دن گپیں ہانکتے رہتے اور نپولین اپنے کام میں پوری لگن کے ساتھ مشغول رہتا۔ وہ رات گئے تک کام کرتا۔ وہ اپنے لباس پر بھی کوئی توجہ نہ دیتا۔ سادہ کھانا کھاتا اور گرم پانی سے نہانا اس کا معمول تھا۔

دوسری طرف جوزفین کے پاس سات سو لباس اڑھائی سو ہیٹ زیورات قیمتی شالیں اور اس کے بالوں کے زیورات وغیرہ تھے۔ نپولین نے اپنے بہن بھائیوں کو بھی بہت پیسہ دیا لیکن وہ پھر بھی مطمئن نہ تھے۔ نپولین نے اپنے خونی اور قریبی رشتہ داروں کو اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا۔

جوزف کو ایک عظیم منتخب کنندہ کے عہدہ پر فائز کیا۔ "لوئی" کو پولیس کا سربراہ بنایا۔ یوجین کو "آرچ چانسلر" بنایا "مورات" کو بحریہ کا سربراہ بنایا۔ اس کے دوسرے بہن بھائیوں نے اعتراض کیا کہ "ہار ٹینس" کو محل میں اعلیٰ مقام حاصل ہے اور انہیں کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔

نپولین نے ان کی طرف دیکھا اور بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا کہ ہمارے والد محترم مرحوم نے شاید آپ کے لئے وہ کچھ نہیں کیا جو میں نے کیا لیکن آپ پھر بھی مطمئن نہیں۔

اس کے بھائی جوزف نے عجیب حرکتیں کرنا شروع کر دیں۔ ایک دن جوزف نے اپنی بیٹی سے کہا کہ اپنے چچا کی طرف دیکھو۔ کیا عزت ماب بنا پھرتا ہے؟

جوزف کا مطلب نپولین کا تمسخر اڑانا تھا۔ جوزف نے حکومتی امور میں کئی تنازعے کھڑے کر دیئے۔ جوزف نے پولیس کے سربراہ کا عہدہ قبول نہ کیا لیکن شاہی خزانے سے دو لاکھ فرانک لے کر " لکسم برگ" میں رہائش اختیار کر لی۔ نپولین نے پھر بھی اپنے اس بھائی کے سر پر ہمیشہ ہاتھ رکھا۔ لیکن پھر نپولین نے اپنے بھائی سے ہاتھ کھینچ لیا کیونکہ جوزف کا رویہ درست نہ تھا۔ نپولین کا کہنا تھا کہ میں نے اپنے بھائی کے لئے بہت قربانیاں دی ہیں لیکن میرا بھائی پھر بھی میرے دشمنوں کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر پھرتا ہے۔ میرا بھائی "لوئی" اور ان کے بچے میری عزت کرتے ہیں۔ میں بھی ان کا ہر طرح سے خیال رکھتا ہوں۔ میرے بھائی اور بہنیں مجھ سے نالاں ہیں لیکن میرے سوتیلے بچے میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔

یوجین اور ہار ٹینس نے میرے ساتھ بہت تعاون کیا ہے۔ اور کوئی مطالبہ نہیں کیا۔

نپولین اپنی ایک یادداشت میں لکھتا ہے کہ جوزف نے جب کوئی عہدہ قبول نہ کیا تو میں نے اسے فوج کا جنرل بننے کو کہا تاکہ وہ کوئی جنگ جیت کر اعلیٰ اعزازات اور معاشرے سے حقیقی عزت حاصل کرے۔

لوئی کا حال یہ تھا کہ وہ صرف جذباتی شاعری کر سکتا تھا جب اسے شاہی دستے کا کمانڈر بنایا گیا تو جب توپیں داغی جاتیں تو گھر میں گھس کر چھپا رہتا۔ مورات اور کیرولین ہمیشہ سونا

حاصل کرنے کی جستجو میں رہے کیرولین اگرچہ میری سگی بہن تھی لیکن وہ عمل کی بجائے لمبی چوڑی گفتگو سے ہی مجھے مطمئن رکھتی۔

میں نے اپنی زندگی میں کبھی حقیقی خوشی نہ دیکھی۔ صرف مصائب میں مبتلا رہا اور جو کسر باقی رہ گئی وہ میری بیوی جوزفین نے پوری کر دی' وہ اگرچہ ایک اچھی بیوی تھی اور مجھے کوئی نقصان تو نہ پہنچایا لیکن مجھ سے محبت کرنے کی بجائے صرف قیمتی ملبوسات اور زیو ِات سے ہی محبت کی۔ میں تو اس کی محبت میں اندھا تھا مگر اس معاملے میں اس کے جذبا ت بہت سرد تھے۔

"لیوسین" کا روم سے خط آیا کہ والدہ محترمہ کہتی ہیں کہ تمہیں فرسٹ کونسل کی بجائے شہنشاہ نہیں بننا چاہئے تھا۔ انہیں اس بات کی تسلی نہیں ہے کہ بوربن اس شہنشاہت کو سلامت رہنے دیں گے۔

نپولین کی والدہ اگرچہ پچاس سال سے تجاوز کر چکی تھی لیکن اب بھی وہ ایک خوبصورت خاتون نظر آتی تھی۔ اور وہ زندگی کے ہر شعبہ میں اپنی خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے بھرپور زندگی گذار رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ "تولری" کے محل میں اس کے بچے ضرور لڑیں گے' اقتدار اور دولت کے لئے۔

نپولین نے اپنی والدہ کو پیرس بلا بھیجا لیکن وہ سمجھدار خاتون تھی نپولین کے بار بار اصرار پر بھی پیرس نہ گئی۔ صرف اس نے اتنا کہا۔ (Parvou que cela doure)

○

انہی دنوں لیٹرا کا خیرخواہ پوپ نپولین کی شکائت کرنے لگا اور خود ہی پیرس روانہ ہو گیا۔ لیٹرا نے سوچا کہ نہ جانے مقدس باپ کو کیا مسئلہ ہے اور اب یہ کیا کرنا چاہتا ہے؟ شہنشاہ نپولین کو اس مذہبی باعزت آدمی سے اچھا سلوک کرنا چاہئے۔ ورنہ یہ پوپ خود بھی اٹلی کا بادشاہ بن سکتا ہے۔ اٹلی کے "بار برین" بھی فرانس کی بادشاہت کے زیر اثر ہیں۔ لیکن نپولین شاید ابھی تک اطالوی لوگوں کو غیر ہی سمجھتا ہے اور وہ پوپ سے نہ جانے کیا چاہتا ہے؟

پوپ نے دیکھا کہ نپولین کیسا بادشاہ ہے جس نے قدیم اور جدید روایات کو یکجا کر کے شہنشاہ بنا ہے۔ پہلے تو پوپ خاموش رہا۔ اس نے دیکھا کہ فرانس میں مذہب کی تقدیس نہیں ہے اور بادشاہ بھی مذہب کو کوئی زیادہ اہمیت نہیں دیتا۔ اب بادشاہ کی رسم تاج پوشی ہونا تھی اور پوپ کو دیکھنا تھا کہ کیا نپولین بھی "پائیز ہفتم" کی طرح ہی سلوک کرتا ہے یا کہ اس

کا رویہ کچھ اور ہوتا ہے۔

جب شہنشاہ نپولین پوپ سے ملا تو نہ ہی وہ پوپ کے آگے تعظیماً جھکا اور نہ ہی اس کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ پیرس ایک ایسا ہی شہر تھا جہاں کے لوگ مذہب کو کوئی زیادہ اہمیت نہ دیتے تھے۔ اور پوپ کی بھی اتنی زیادہ عزت نہ کرتے تھے۔

لیکن جوزفین نپولین سے مختلف تھی۔ اگرچہ نپولین اور جوزفین نے گرجا میں جا کر شادی نہیں کی تھی۔ لیکن پھر بھی اس نے پوپ کی بہت زیادہ عزت کی۔ پوپ نپولین سے بہت مایوس ہوا۔ پوپ نے ہلکا سا اشارہ اس طرف بھی کیا کہ جوزفین اور نپولین کی شادی باقاعدہ گرجا میں جا کر نہیں ہوئی۔ اس لئے مذہبی اعتبار سے یہ شادی غیر قانونی ہے۔ اس لئے پوپ کا کہنا تھا کہ یہ ننگی برائی ہے۔ پوپ نے کہا کہ پہلے گرجا میں جا کر باقاعدہ شادی کرو۔ پھر شہنشاہ کی رسم تاج پوشی کی جائے گی۔

نپولین کے ماموں فوچ نے کہا کہ یہ شادی تو آٹھ سال پہلے ہو چکی ہے اور باقاعدہ ایک پادری نے نکاح پڑھایا تھا۔ ۲۔ دسمبر ۱۸۰۴ میں "شمالی ڈیم" میں باقاعدہ تمام رسومات ادا کی گئیں۔

رسم تاج پوشی کے موقعہ پر شاہی محل بقعہ نور بنا ہوا تھا۔ نپولین بہت خوش نظر آ رہا تھا۔ اس نے تسلی کر لی تھی کہ جوزفین کے سر پر رکھنے والا تاج بالکل اس کے سر پر اچھا لگتا ہے اور جوزفین کی خوبصورتی مزید نکھر گئی تھی۔ پوپ بیٹھا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ سب نے دیکھا کہ نپولین جو کسی کے سامنے نہیں جھکا تھا پوپ کے آگے تعظیماً بھی نہ جھکا۔

پوپ نے نپولین کے سر پر تاج رکھا اور اس کو مبارک باد دی۔ تاج پہننے کے بعد نپولین پوپ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو گیا اور حاضرین کو ہاتھ ہلا ہلا کر مبارک باد کا جواب دیتا رہا۔ جب ملکہ جوزفین کے سر پر پوپ نے تاج رکھا تو وہ تعظیماً جھک گئی۔ پوپ کو یہاں آئے ہوئے گیارہ گھنٹے گذر چکے تھے اور اب وہ واپس جانے کے بارے میں سوچ رہا تھا اور وہ ایک ہچکچاہٹ کا شکار تھا کہ ان دونوں گناہ گاروں کو دعا دے یا نہ۔ پوپ نے سوچا کہ نپولین کے سر پر جو تاج ہے دراصل یہ عیسائیت کی نمائندگی نہیں کرتا بلکہ یہ تاج ایک کافر کے سر پر ہے۔

اس تقریب میں نپولین زرد ہو رہا تھا لیکن پھر بھی خوبصورت دکھائی دیتا تھا۔ وہ شہنشاہ آگسٹس کی مانند عظیم دکھائی دے رہا تھا۔ اور اس کے چہرے پر رومی شہنشاہوں جیسا جلال تھا۔

اس باوقار اور پر عظمت تقریب کے بعد سب لوگ کھانے کے لئے چلے گئے۔ نپولین نے جوزفین سے کہا کہ آج کا دن میدان جنگ میں تلوار کی جھنکار اور توپوں کی گرج سے زیادہ اچھا نہیں ہے کیونکہ جو خوشی مجھے میدان جنگ میں ملتی ہے وہ اس تاج میں نہیں ملی۔ اس نے کہا کہ یہ تاج پہننا تو صرف ایک اداکاری ہے لیکن میں زندگی کی حقیقتوں پر یقین رکھتا ہوں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ یہ تاج انقلاب کا نشان ہے۔ اس نے کہا کہ میں دنیا میں دیر سے آیا ہوں کیونکہ زیادہ کام تو مجھ سے پہلے والے نپٹا چکے ہیں۔ سکندر اعظم ہی کو دیکھو۔ اس نے سارا ایشیا فتح کر لیا تھا اور پھر اس نے دعویٰ کیا کہ میں مشتری کا بیٹا ہوں" اور ایشیا والوں نے اس کی بات پر اعتماد کر لیا۔ حالانکہ وہ اپنی ماں کا بیٹا تھا اور وہ "ایتھنز" میں پیدا ہوا تھا اور آج اگر میں یہ اعلان کروں کہ میں "ابدی باپ" کا بیٹا ہوں تو لوگ میرے منہ پر میرا مذاق اڑائیں گے اور اس سے میری توہین ہو گی۔

ان باتوں سے محسوس ہوتا ہے کہ ایشیا کو فتح کرنے کی حسرت اس کے دل میں موجود تھی۔

زندگی کے تجربے سے اس نے سیکھا تھا کہ عمل اور عزت سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنایا جا سکتا ہے۔ وہ "والٹیر" اور "روسو" کے فلسفوں سے بھی متاثر تھا اور اسے معلوم تھا کہ جمہوریت کیا ہوتی ہے حکومت وہی کامیاب ہوتی ہے جس کے لوگ زیادہ مضبوط ہوں۔ اس کے کہے ہوئے الفاظ سنہری حروف میں تاریخ کے صفحوں پر موجود ہیں۔

نپولین کو جب شاہی مہر پیش کی گئی تو اس پر دھاڑتے ہوئے شیر کی تصویر بنی ہوئی تھی اس نے اپنا قلم ایک طرف رکھ دیا۔ اور کہا "شیر سے تو شہباز زیادہ چالاک ہوتا ہے۔"

○

نپولین کے سر پر رکھا ہوا تاج ایک منحوس طاقت ثابت ہوا۔ اس منحوس طاقت کی لہروں نے نپولین جیسے جنگ جو کو اپنے اثر میں لے لیا۔ وہ تحمل مزاج تھا لیکن اب وہ کبھی کبھی آپے سے باہر ہونے لگا اب وہ جنگجو سے زیادہ ایک سیاست دان بن چکا تھا۔

اس نے پولیس کی وزارت کی تنظیم نو کی۔ اور فرانس کو چار سیکٹروں میں تقسیم کر دیا۔ اس نے کونسل کے بااعتماد ممبروں کو منتظم مقرر کیا۔ پورے ملک میں جاسوسوں کا جال بچھا دیا۔ کچھ افراد ایسے بھی تھے جو کہ دوغلا کردار ادا کر رہے تھے۔ نپولین کے ساتھ ہمدردی بھی جتاتے تھے اور بوربرین کے ساتھ بھی تعلق رکھتے تھے۔ صرف "تیلے رانت" ہی ایک ایسا شخص تھا جو کہ نپولین کا قریبی ساتھی اور غم خوار تھا۔ "فوچ" درباری لباس پہن کر ایک

مصری "ممی" کی طرح نظر آتا تھا۔ وہ بھی نپولین کے ساتھ کچھ مخلص تھا۔ "تیلے رانت" ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اور فرانس کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار رہتا تھا اور اپنے شہنشاہ نپولین سے دلی محبت کرتا تھا۔ اس بات کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ فرانس کے ایک دور دراز علاقے میں نپولین کے ساتھ عوام کی شکایات سننے کے لئے گیا۔ نپولین وہاں سو گیا "تیلے رانت" ساری رات جاگ کر پہرہ دیتا رہا اور اپنے محبوب قائد کو بالکل نہ جگایا۔

"میڈم ڈی سیتل" ایک ایسی خاتون تھی کہ نپولین اس سے اور اس کے کام سے خوف زدہ رہتا تھا۔

"بائرن" بھی نپولین کا مداح تھا۔ اور اس انقلاب میں اس نے نپولین کا ساتھ بڑی جانفشانی سے نبھایا تھا۔

"میرینگو" کی جنگ سے لے کر اب تک نپولین ان چار سالوں میں اپنے ملک میں صرف امن و امان ہی قائم کرتا رہا۔ اور پوری طرح کامیاب رہا۔

شہنشاہت سے وہ ملک میں کچھ روایات قائم کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ انگلینڈ اس کا روائتی حریف تھا۔ انگلینڈ کا بادشاہ اپنے جانشینوں کو باور کرواتا تھا کہ فرانس ہی تمہارا اصل دشمن ہے۔ اس لئے نپولین بھی چاہتا تھا کہ وہ ایسے جانشین پیدا کرے جو انگلینڈ کا مقابلہ کر سکیں۔

اس وقت انگلینڈ "مالٹا" کا نظم و نسق بحال کرنے میں لگا ہوا تھا۔ اور اس کی پہلی خواہش تھی کہ مالٹا اور انگلینڈ میں امن قائم ہو۔ "بوربن" اس کوشش میں تھے کہ انگلینڈ کے ساتھ مل کر نپولین کی حکومت ختم کر دی جائے۔

تاج پوشی کے ایک سال بعد فرانس نے انگلینڈ کے ساتھ جنگ کرنے کی تیاری شروع کر دی۔ اب نپولین ایک کمانڈر کی طرح خود فیصلہ کرنے کا مجاز نہ تھا۔ انگلینڈ فرانس میں نپولین کی بادشاہی کا خاتمہ چاہتا تھا۔ نپولین ہوشیار ہو گیا۔ نپولین نے کہا کہ اب ضروری ہو گیا ہے کہ ایشیا اور افریقہ کی طرح فتح کرنے والے سکندر اعظم کی طرح یلغار کر کے انگلینڈ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے۔

خلیج "ابوکر" کے واقعہ کے بعد جبکہ انگلینڈ کے مشہور جرنیل (نلیسن) نے فرانس کے بہت سے جہاز تباہ کر دیئے تھے۔ اب موقعہ تھا کہ انگلینڈ سے انتقام لے لیا جائے۔ اور فرانس نے ایک طاقت ور بحری بیڑا مختصر مدت میں تیار کر لیا تھا۔ اور نپولین ایک بڑے دھانے کی توپ تیار کروانے میں مصروف تھا۔ اس توپ کی تیاری کے دوران نپولین خود

سارے کام کی نگرانی کرتا رہا۔ بہت سا بارود تیار کر لیا گیا۔ گھڑ سوار دستوں کی نئے سرے سے تربیت کی گئی۔

نپولین نے سامان رسد بہت بڑی مقدار میں جمع کر لیا۔ وہ ایک ماہر جنگ جو تھا۔ اسے ایک دن میں استعمال ہونے والی روٹیوں کی تعداد تک بھی معلوم تھی۔ اس نے اپنے ماتحت جرنیلوں میں ایک نئی روح پھونک دی۔ اور اپنے تمام فوجی تجربے کو بروئے کار لاتے ہوئے جنگ کی بھرپور تیاری کی۔ لیکن اب اسے بحریہ کے ایک ماہر کی ضرورت تھی جو اس کے احکامات کی پابندی کر سکے۔ یہ جنگ "ہمبرگ" اور "ٹرانٹو" کے پاس ہی لڑی جانا تھی۔

نپولین نے جہازوں پہ سوار ہونے اور اترنے کی خاص تربیت دی تھی۔ بدقسمتی سے نپولین کو بحری جنگ کا تجربہ بالکل نہ تھا۔ بھاری توپیں ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ نصب کر دی گئیں۔ وہ دن رات سمندر کے کنارے موجود رہ کر احکامات دیتا اور اپنے زیر نگرانی سارا کام کرواتا تھا۔

ایک رات جوزفین سے ملاقات کے وقت نپولین پر ایک رومان سا چھا گیا اس کے خیالات میں زبردست تبدیلی رونما ہوئی۔ اس نے سوچا کہ میں نے تو ساری زندگی انسانیت کی فلاح میں صرف کی ہے یہ جنگ تو بربادیاں لاتی ہے۔ انسانیت کی تذلیل ہوتی ہے۔ شاید ستاروں کی چال اس کے حق میں نہ تھی۔

ایک رات سمندر میں بہت زبردست طوفان آیا۔ بحریہ کے کمانڈر "ایڈمرل بوریکس" کو نپولین نے بہت سے احکامات دیئے۔ لیکن کمانڈر "بوریکس" نے شہنشاہ کے کسی حکم کی تعمیل نہ کی۔ سارے انتظامات تہس نہس ہو گئے۔

نپولین نے "بوریکس" سے جواب طلبی کی کہ تم نے میرے احکامات کی تعمیل کیوں نہیں کی؟

"بوریکس" نے جواب دیا عزت ماب شہنشاہ آپ خود بھی دیکھ رہے تھے کہ طوفان کتنا شدید تھا تو میں ایسے میں اپنے بہادر سپاہیوں کو سمندر میں کودنے کا حکم نہیں دے سکتا تھا۔ نپولین کے چہرے کا رنگ بدل گیا! تم کون ہوتے ہو میرا حکم نہ ماننے والے؟

فتح یا شکست کو تمہارے نام سے منسوب نہیں ہونا تھا۔ اس کا ذمہ دار تو میں خود ہوں۔ نپولین نے اس کو "ایڈمرل میکن" کے ماتحت کر دیا۔ اس طوفان میں جہازوں کے چپو ٹوٹ گئے اور بہت زیادہ نقصان ہوا۔ دو ہزار سپاہی ہلاک ہوئے۔ نپولین کی زندگی کا یہ تلخ ترین واقعہ تھا۔ یہ سارا نپولین کا حکم نہ ماننے کا نتیجہ تھا۔

ایک سال پہلے ایک امریکی جو کہ ایجادات کا ماہر تھا وہ پیرس آیا اور اس نے فرانس کی بحریہ کو دو ایجادات کے متعلق بتایا تھا' ایک تو جہاز ہوا کی بجائے بھاپ کی طاقت سے چلانا اور دوسرا آب دوز کے متعلق بتایا کہ یہ جہاز پانی کے اندر ڈوب کر دشمن کے جہازوں کو تباہ کر سکتا ہے۔ اس آدمی کا نام "شارٹن" تھا۔ نپولین نے اس سے کہا تھا کہ تم ان مشینوں کے نمونے ہمیں مہیا کرو تو پھر ہم یہ مشینیں آپ سے بنوائیں گے۔ ہاں اگر ہو سکے تو "لاسلکی" کا نظام بھی ہمیں مہیا کرنا۔

اب نپولین پچھتا رہا تھا۔ کیونکہ وہ انگلینڈ کو فتح کرنے کا خواب شرمندہ تعبیر نہ کر سکا۔ اس میں اس کے ذاتی اعتماد کی کمی بھی ایک وجہ تھی۔ کیونکہ اس سے پہلے اس نے تمام مہمات کی خود کمان کی تھیں۔ اور کامیابیاں حاصل کی تھیں پانچ سال پہلے اس نے جو ہندوستان پر "ہیرات" کے راستے حملہ کرنے کا سوچا تھا وہ بھی اسی طرح ناکام ہوا تھا۔

اب اس کا پہلا مقصد مختلف ریاستوں کے ساتھ امن قائم کرنا تھا اس سلسلے میں اس نے چھ ریاستوں کے سربراہوں کو خطوط لکھے۔ اس نے ہر بادشاہ کو لکھا کہ میرا نام آپ کے کانوں تک ضرور پہنچا ہو گا آپ کو معلوم ہو گا کہ میں کیا ہوں اور کیا کر سکتا ہوں اور آپ کو یہ بھی معلوم ہو گا کہ میں نے اقوام مغرب اور مشرق میں فرانس کو کتنا مضبوط بنا لیا ہے۔ اور میں نے کبھی فنکاروں اور فوجی افسروں کی ترتیب کو نہیں توڑا۔ اب یہ دنیا کی مضبوط ترین فوج ہے۔ آپ مجھے اپنی رائے لکھیں کہ میں آپ کے ساتھ دوستانہ اور تجارتی تعلقات مضبوط کرنا چاہتا ہوں۔

آپ کی رائے کا منتظر

نپولین

تولری شاہی محل

ان خطوط سے نپولین دوسرے ممالک پر فرانس کا رعب بھی رکھنا چاہتا تھا۔ یہ خطوط اس نے پرشیا کے بادشاہ "جارج سوم" انگلینڈ کے "جارج سوم" کو بھی لکھے۔ یہ خطوط ایک فنکارانہ مہارت سے لکھے گئے تھے لیکن انگلینڈ پر اس خط کا کوئی اثر نہ ہوا اس کے ساتھ تعلقات بدستور کشیدہ رہے بلکہ انگلینڈ نے نپولین کو بادشاہ ماننے سے ہی انکار کر دیا۔ اس سے نپولین بہت چراغ پا ہوا اور اس نے ایک دفعہ پھر انگلینڈ کے خلاف جنگ کی بھرپور تیاری شروع کر دی۔

○

موسم بہار سے ہی اس کی فوج "بلوغن" میں اکٹھا ہونا شروع ہو گئی اور انگلینڈ پر حملہ کی تیاریوں کو بار بار ملتوی کرنا پڑا لیکن موسم خزاں میں آسٹریا نے ایک بھرپور تیاری سے فرانس پہ حملہ کی ٹھان لی۔ نپولین نے دو دن کے اندر ہی تمام منصوبوں کو بدل دیا۔ اپنی تمام فوجیں مشرق کی سمت روانہ کر دیں۔ "دریائے رائن" کو پار کیا اور اس نے اپنے جرنیل "ڈاریو" کو تمام منصوبے کے متعلق تفصیل سے بتایا کہ ہم آسٹریا پہ حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ نپولین نے اس حملے کا وقت بھی متعین کیا۔ دستوں کا آپس میں مختلف جگہوں پہ ملاپ کی منصوبہ بندی بھی کی۔ نپولین نے "ڈاریو" کو بتایا کہ ہمیں تقریباً چھ یا سات سو میل کا فاصلہ طے کرنا ہو گا اور ہم یہ سفر بڑے طوفانی انداز میں طے کریں گے۔

آسٹریا ان دنوں بہت اچھی حالت میں تھا اور زمانہ امن کے دنوں میں جنگ کی بھرپور تیاری کرتا رہا تھا۔ اٹلی کے بادشاہ کے ساتھ خاص تعلقات استوار کر رکھے تھے۔ جو کہ ان دنوں "وینس کا شیر" کہلاتا تھا۔ کیونکہ "جنوووا" کا چھن جانا آسٹریا کے لئے ایک تنبیہہ تھی کہ "ہابزبرگ" کے حکمران "کوہ ایلپس" کو عبور کر کے جرمنی کی سرزمین پر جنگ نہیں چھیڑ سکتے۔ کیونکہ شاہ فرانس میں اتنی ہمت نہ تھی۔ نپولین کے خلاف انگلینڈ اور روس کی جیں بھی اکٹھی ہو گئی تھیں۔ یہ فوجیں صرف اس تعصب کی بنا پر نپولین کے خلاف صف ا‌ء تھیں کہ وہ یورپ کا بااثر شہنشاہ نہ بن جائے۔ انہوں نے نپولین کی جنگی چالوں کو بھی چرا۔ نے کی کوشش کی تھی۔

نپولین کے بہادر سپاہیوں نے ہمیشہ فتح کا ذائقہ چکھا تھا۔ اب یہ سپاہ آسٹریا کے گرد اپنا گھیرا تنگ کر رہی تھیں۔ یہ پاپیادہ سپاہی نپولین کی قیادت میں ایک علم تلے تھے۔ نپولین کی فوج میں ایک نظم و ضبط تھا اور آسٹروی سپاہ غیر منظم تھی نپولین نے اپنے سپاہیوں کو بتایا کہ میں آسٹریا سے نپٹ کر روس کی بھی خوب خبر لوں گا' کیا وہ یہ بھول گئے ہیں کہ نپولین کی سپاہ کو کامیابیاں حاصل کرنے کی عادت ہو گئی ہے؟ میرے پاس وقت بہت کم ہے اور میں ضروری کام جلد نپٹا دینا چاہتا ہوں۔

نپولین اپنے ایک خط میں جوزفین کو لکھتا ہے کہ ایک ہفتے سے میں بہت مصروف ہوں۔ دن رات کام کرتا ہوں۔ سردی انتہائی شدید ہے۔ میرے بہادر جرنیل اس اجنبی سرزمین پر پرجوش نظر آتے ہیں۔ میں عام سپاہیوں جیسی وردی پہنتا ہوں۔ سادہ خوراک کھاتا ہوں جلد ہی کامیاب ہو کر لوٹوں گا۔

"میرینگو" کی جنگ کے بعد نپولین نے کوشش کی تھی کہ ہر جگہ امن ہو جائے۔ اس لئے اس نے آسٹریا کے بادشاہ کو بھی خط لکھا تھا لیکن آسٹریا کا بادشاہ یورپ کے "ڈپلو میٹس" کے ہاتھوں کھلونا بنا ہوا تھا۔ نپولین کے ذہن میں یہ بات ابھی تک موجود تھی کہ انگلینڈ کے جرنیل "نیلسن" نے اس کے اٹھارہ جہاز مصر کے ساحل پہ ڈبو دیئے تھے۔ نیلسن تو مر چکا تھا اب انگلینڈ سے خلیج "ابوکر" کا بدلہ بھی لیا جا سکتا تھا۔

ان دنوں "باوریا" میں کوئی حکومت نہ تھی۔ نپولین نے سوچا کہ وہاں بھی بادشاہت قائم کی جا سکتی ہے۔ اگر میں ان کو ان کے قلعے' توپ خانہ وغیرہ واپس کر دوں اور پچاس لاکھ فرانک "باج" سالانہ وصول کروں تو بہت اچھا ہو گا۔

آسٹریا کے ساتھ ابھی باقاعدہ جنگ شروع نہیں ہوئی تھی نپولین صرف اپنے نقشوں کو ہی ترتیب دے رہا تھا۔ ندی نالوں اور سڑکوں وغیرہ کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا۔ سپاہی آگ جلا کر تاپتے رہتے۔ شام کے وقت اسے اطلاع ملی کہ دشمن کی فوجیں ایک مخصوص قسم کی نقل و حرکت میں ہیں۔ نپولین خوشی سے چلا اٹھا کہ اب ہماری فتح یقینی ہو گئی ہے کیونکہ دشمن نے خود اپنے آپ کو ہمارے ہاتھوں میں دے دیا ہے کل شام تک ہم جنگ جیت چکے ہوں گے۔ وہ اپنے افسران کے درمیان بیٹھا ہوا تھا اور آنے والے کل کے بارے میں منصوبہ بندی کر رہا تھا۔

دوسرے دن صبح سویرے نپولین کی فوجوں نے آسٹروی فوجوں کو گھیرے میں لے کر روسی فوجوں کو مار بھگایا۔ اس طرح نپولین کو فتح حاصل ہوئی۔ نپولین نے اپنی سپاہ سے خطاب کیا کہ اے بہادر سپاہیو! تمہارا نام ہزاروں سال تک زندہ جاوید رہے گا تمہارے بچے تم پہ فخر کریں گے۔ وہ میرے بھی بچے ہیں۔ جذبات سے اس کے آنسو رخساروں پر بہہ نکلے......

نپولین ایک خط میں جوزفین کو لکھتا ہے کہ میں نے روسی اور آسٹروی فوجوں کو مار بھگایا ہے۔ بہت تھک چکا ہوں۔ راتیں بہت سرد ہیں کل رات میں ایک شہزادے کے پلنگ پہ سویا جو کہ آسٹریا سے چھینا گیا تھا۔

جنگ کے دوسرے دن شہنشاہ فرانس' نپولین کو ملنے آیا۔ عجیب سماں تھا۔ ایک طرف عظیم الشان شہنشاہ دوسری جانب چھوٹے سے قد کا "کارسیکن" لفٹیننٹ تھا۔ لیکن اب زمانہ بدل چکا تھا۔ شہنشاہ فرانس کا سر جھکا ہوا تھا اور اپنی شکست سے شرمندہ تھا۔ مذاکرات ہوئے اور دونوں امن کی بحالی پہ متفق ہو گئے۔ اس جنگ میں پینتالیس سونے کے تمغے' پچاس

توپیں روسی افواج کا جھنڈا بیس جرنیل اور تیس ہزار قیدی نپولین کے ہاتھ لگے اور بیس ہزار سے زیادہ دشمن کے سپاہی مارے گئے۔ اچانک جب نپولین کو اپنے سپاہیوں کی شہادت یاد آئی تو وہ اداس ہو گیا۔

انہی دنوں "تیلے رانت" کا خط نپولین کو وصول ہوا۔ اس نے لکھا کہ اس شکست نے آسٹریا والوں کی آنکھیں کھول دی ہوں گی۔ اور انہیں معلوم ہوگیا ہو گا کہ فرانس کتنا طاقتور ہے۔ اب آپ کو چاہئے کہ "ہابز برگ" کو بھی ملیا میٹ کر دو۔ کیونکہ جرمنی کے پرانے بادشاہ نے وہاں پناہ لے رکھی ہے۔

اس فرانسیسی شہباز کی نظر اب پھر انگلینڈ کی طرف اٹھ رہی تھی۔ وہ تمام یورپ کو فتح کر کے ایک متحدہ جمہوریہ قائم کرنا چاہتا تھا۔ اگرچہ "میرینگو" کی جنگ کے بعد وہ امن کا خواہاں تھا۔ لیکن آسٹریا نے اس امن کو تباہ کرنا چاہا۔ نپولین کو مجبوراً انتہائی قدم اٹھانا پڑا۔

○

"پوپ کو باور کروا دیا جائے کہ میں اپنی آنکھیں کھلی رکھتا ہوں اور ستاروں کی چال میرے حق میں ہے۔ تلوار میرے پاس ہے اور اس کا استعمال میں خوب جانتا ہوں اور پوپ صاحب جانتے ہیں کہ ان کا بادشاہ اپنے دشمنوں کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔"

آسٹریا کی فتح کے بعد اس کے اندر ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہو گیا تھا اب اس کا رویہ ایک سخت گیر آمر کا سا تھا۔ نپولین نے ایک خط روم لکھا جس میں "نیپلز" کی شہزادی کو مخاطب کیا کہ تمہارے ساحل سمندر پر انگریزوں کے جہاز کیوں لنگر انداز ہیں۔ تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ ان کو وہاں سے ہٹا دو۔ آپ کو باور ہونا چاہئے کہ اب "نیپلز" میں "بوربنز" کا اقتدار ختم ہو چکا ہے۔

نپولین نے اپنے بھائی جوزف کو لکھا کہ میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ تمہیں "نیپلز" کا بادشاہ بنا دیا جائے جس طرح کہ سوئٹزرلینڈ' ہالینڈ' اٹلی اور جرمن کی بادشاہتیں ہیں اور ان پر حکمرانی شہنشاہ فرانس کی ہو۔

انگلینڈ میں "ویلز" کی بادشاہت شہنشاہ برطانیہ کے ماتحت ہے۔ نپولین بھی اسی طرح اپنی بادشاہتوں کو شہنشاہت کے ماتحت رکھنا چاہتا تھا۔

نپولین کا کہنا تھا کہ اس وقت اگر یورپ کے تمام شہزادے اور بادشاہ اکٹھے ہو کر میرے سامنے آ جائیں تو میں ان کا منہ توڑ دوں گا۔ جوزف کو "نیپلز" کا بادشاہ بنا دیا گیا۔ "باویریا" کی شہزادی اور "ورٹمبرگ" کی بادشاہتیں بھی ان کو واپس کر دیں۔ انہی دنوں

"یوجین" نے ایک شہزادی سے شادی کر لی' ورٹمبرگ کی شہزادی کو نپولین نے اپنے بھائی کے لئے مخصوص کر لیا۔ اس طرح شمالی علاقہ کی سولہ ریاستیں اور مشرقی جرمنی نے مل کر ایک کنفیڈریشن بنا لی جو کہ نپولین کے ماتحت تھی۔ ان ریاستوں کے نگران "تیلے رانت" "برتھر" اور "برانڈو" تھے۔ انہی دنوں نپولین نے اعلان کیا کہ ہالینڈ کی ریاست کا کوئی منتظم نہیں ہے تو میں وہاں کی شہزادی کو "شہزادہ لوئیس" سونپتا ہوں۔ اس طرح تمام معاملے ٹھیک ہو جائیں گے۔ اس لئے ایک لمحہ بھی ضائع نہ کیا جائے اور میرے حکم پر عملدر آمد کیا جائے۔ شہزادی صاحبہ کو ایک بادشاہ کی ضرورت ہے جس کے سر پر تاج ہو۔ اس طرح اس کی یہ خواہش بھی پوری ہو جائے گی۔

اس وقت نپولین کی گرفت بہت مضبوط تھی "ہار ستیس" بھی ایک شہزادے سے شادی کرنے کے بعد ملکہ بن چکی تھی۔ اب نپولین کی بہنیں نپولین سے شکایت کر رہی تھیں کہ کیا اور ریاستیں نہیں ہیں کہ جن کے بادشاہ ہمارے خاوند بن سکیں؟ ان کا اصرار تھا کہ جرمنی کی ریاستوں سے بادشاہ ہٹا کر ہمارے خاوندوں کو وہاں کا بادشاہ بنا دیا جائے۔

اس لئے "جنرل مورات" کو ترقی دے دی گئی اس طرح "کیرولین" مطمئن ہو گئی۔ "ایلیسی" کو جرمنی کی ایک ریاست " تسکنی" کی شہزادی بنا دیا گیا۔ "پاؤلین" رونے لگی کہ مجھے "گوستلہ" کی شہزادی بنایا گیا ہے اور "گوستلہ" ایک گاؤں سے بھی زیادہ بڑا نہیں ہے۔ نپولین نے اس کو تسلی دی کہ آپ روئیں مت۔ میں آپ کے بارے میں کچھ بہتر سوچتا ہوں۔

بادشاہ جوزف ابھی تک اپنے دل میں نپولین سے خوش نہ تھا۔ اور وہ نپولین کی عزت ایک شہنشاہ کے طور پر نہ کرتا تھا۔ "بادشاہ لوئیس" اس وجہ سے خوفزدہ تھا کہ انگلینڈ کی فوجیں اس کے ملک پہ حملہ کے لئے تیار ہو رہی تھیں۔ اس نے ایک طویل خط نپولین کی طرف لکھا کہ آپ نے خواہ مخواہ مجھے اس مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ نپولین نے اسے جواب میں لکھا کہ تم تنگ نظر ہو اور تمہارے اندر حوصلے کی کمی ہے اور اس کا میرے پاس کوئی علاج نہیں۔ ایک بادشاہ کو عورتوں کی طرح آنسو نہیں بہانے چاہئیں تمہارے پاس تیس ہزار سپاہ موجود ہے لیکن پھر بھی تم مجھ سے شکایت کر رہے ہو۔ بہتر ہے کہ اپنی طاقت کو بڑھاؤ۔ اور مجھ سے شکایت مت کرو۔

نپولین کا چھوٹا بھائی "جیروم" جو کہ امریکہ میں تھا اس نے وہاں ایک متوسط طبقہ کی خاتون سے شادی کر لی تھی۔ جب یہ نوجوان "لزبن" کی بندرگاہ پر اترا تو نپولین نے اپنی

والدہ سے کہا کہ اس نوجوان کو بہت منع کیا تھا کہ کسی متوسط خاندان میں شادی نہ کرنا۔ ہم اسے عزت دینا چاہتے تھے لیکن اس نے ہماری بات نہ مانی۔ اس لئے اس کو کوئی اہمیت نہ دی جائے۔ اسی لئے "جیروم" کا بندرگاہ پر کوئی استقبال نہ کیا گیا اور "جیروم" اکیلا ہی پیرس کو روانہ ہوا۔ پیرس پہنچنے پر "جیروم" کو نپولین نے خوب آڑے ہاتھوں لیا۔ نپولین نے کہا کہ میں تو تمہیں بادشاہ بنانا چاہتا تھا اور تمہاری بیوی کوئی ملکہ ہونی چاہیئے تھی۔ "جیروم" نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا۔ نپولین نے "جیروم" کو بحریہ کا ایک اعلیٰ عہدہ دے دیا "جیروم" کی بیوی انگلینڈ چلی گئی جہاں اس نے ایک بچے کو جنم دیا۔ وہاں وہ "لوئی سین" کو ملی۔ وہ اس کے ساتھ اس برطانوی جزیرے میں اس کی بیوی اور بچوں کے ساتھ رہنے لگی اور اس نے شاعری شروع کر دی۔ اس کی شاعری کی کتاب کا نام "شارلیمن" تھا۔

نپولین اپنے سوتیلے بیٹے "یوجین" سے بہت محبت کرتا تھا وہ بھی ایک ماتحت ریاست کا گورنر تھا۔ نپولین ہمیشہ اس کے کام کی تعریف کیا کرتا تھا۔ اب جبکہ وہ اٹلی کا وائسرائے تھا اور اس کی شادی ایک "باویرین" شہزادی سے ہو چکی تھی۔ نپولین نے اس کو لکھا کہ پیارے بیٹے! تم پر بہت سی ذمہ داریاں ہیں۔ تمہاری بیوی بھی تم سے بہت سی امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میری بہو کو مایوس نہ کرنا۔ میں تمہیں اور "ہارٹیس" کو زندگی میں کامیاب دیکھنا چاہتا ہوں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تمہیں ایک چاند جیسا شہزادہ دے۔ اگر تم نے شراب نہ چھوڑی تو تمہارے ہاں بیٹی پیدا ہو گی۔ تم شاید میری باتوں پر یقین نہ کرو۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔

نپولین کسی بھی حالات میں حوصلہ نہ چھوڑتا۔ وہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار رہتا۔ اس لئے اس نے اپنے خاندان کو مضبوط بنیادیں فراہم کی تھیں۔

نپولین کی والدہ "میڈم لیٹزا" پیرس میں مقیم تھی۔ وہ ایک قسم کی ریٹائرڈ زندگی گزار رہی تھی۔ نپولین نے اس کا سالانہ وظیفہ دس لاکھ فرانک لگا رکھا تھا۔ وہ بہت کم خرچ تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ حالات کا کوئی پتہ نہیں ہوتا فرانس کی زمین' انقلابیوں کی سرزمین ہے۔ اس لئے میں اپنے بچوں کے لئے برے وقت کے لئے بچا کر رکھتی ہوں۔ کبھی کبھار وہ نپولین کے دربار میں بڑے وقار اور کروفر سے آتی کیونکہ اس کے تمام بچے سروں پر شاہی تاج رکھتے تھے۔

اس کا کہنا تھا کہ مجھے بجاطور پر فخر ہے کہ میں ایک شہنشاہ کی ماں ہوں میں وہ خوش

نصیب ماں ہوں جس کے تمام بیٹے اور بیٹیاں بادشاہ اور ملکائیں ہیں۔ لیکن میں پھر بھی فکر مند رہتی ہوں کہ کسی لڑائی میں میرا کوئی بیٹا مارا نہ جائے۔ وہ ہر اتوار کے روز روائت کے مطابق "تولری محل" میں اکٹھے ہوتے۔ وہ اپنے بچوں کے ماتھے اور آنکھوں کو بوسہ دیتی بعض اوقات اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ وہ اپنے قدیمی "کارسیکن" دوستوں سے بڑی مروت سے پیش آتی۔ وہ کہتی کہ میں "لوئی سین" سے زیادہ محبت کرتی ہوں کیونکہ وہ بدقسمت ہے۔ اور میں صرف خون کے رشتوں کو اہمیت دیتی ہوں عہدوں کو نہیں۔

○

پیرس میں تمام مصروفیات اس بات کی خاموش گواہی دیتی تھیں کہ نپولین نے "فریڈرک اعظم" کو خوب پڑھا ہے۔ نپولین نے جن عظیم جرنیلوں کی زندگیوں کا مطالعہ کیا تھا اب اس نے ان جرنیلوں کے کردار کو دوبارہ زندہ کر دیا تھا۔ نپولین کی فوج کا نظم و نسق "فریڈرک اعظم" کے نظم و نسق جیسا تھا۔

گذشتہ سال آسٹریا کو فتح کرنے سے پہلے اس نے آسٹریا کے بادشاہ فرانس کو اتحاد اور امن کی دعوت دی تھی۔ جو خط پروشیا کے بادشاہ کو لکھا گیا تھا وہ بھی ایسے ہی الفاظ پر مشتمل تھا۔ یہ تمام باتیں "فریڈرک اعظم" اور "سکندر اعظم" کی پالیسیوں کے عین مطابق تھیں۔

نپولین فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ جمہوریت کیسے قائم کی جائے خاص طور پر وہ اپنے جرنیلوں کو مطمئن نہیں کر پا رہا تھا۔ انہی دنوں "نورم برگ" میں ایک کتابوں کے تاجر کو عدالت نے گولی مارنے کا حکم دیا۔ کیونکہ جو کتاب وہ فروخت کر رہا تھا اس میں فرانس کی فوج کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ شہنشاہ نپولین بہت رنجیدہ تھا۔ اور اسے مسئلے کا کوئی معقول حل نہیں مل رہا تھا۔

نپولین اب پوری دنیا میں امن چاہتا تھا۔ دراصل وہ جنگوں اور فتوحات کو "امن" کا حل نہیں مانتا تھا۔

"تیلے رانت" اپنی ایک یادداشت میں رقم طراز ہے کہ نپولین ایک رازوں کی پٹاری تھا۔ کبھی تو وہ طاقت کی تلوار پر یقین رکھتا تھا اور جلد ہی امن کا خواہاں ہو جاتا تھا۔ پروشیا کی جنگ میں اس کی عجیب حالت تھی وہ پروشیا کو فتح بھی کر لینا چاہتا تھا اور اسے سپاہیوں کی موت کا غم بھی بہت ہوتا تھا۔ دو دن کے بعد ہی پروشیا کو فتح کر لیا گیا۔

نپولین نے کہا کہ میں جنگ نہیں چاہتا تھا۔ مجھے جنگ پر مجبور کیا گیا ہے کیونکہ پروشیا کے لوگ فرانس کے دشمن انگلینڈ کی پناہ کے خواہاں تھے۔ میں ایسی فتح نہیں چاہتا۔ جس میں بہت سے بچوں کی زندگیاں ضائع ہو جائیں۔ یہ جنگ پروشیا کے حکمرانوں کی بے عقلی کی وجہ سے شروع ہوئی۔ میں نے تو پروشیا کے ساتھ امن کا معاہدہ کرنا چاہا۔ لیکن پروشیا کے حکمرانوں نے میدان جنگ کا انتخاب کیا۔

نپولین ایک خط میں اپنی بیوی کو لکھتا ہے کہ فکرمند نہ ہونا۔ سب کچھ میری مرضی کے مطابق ہو چکا ہے۔ پروشیا کے بادشاہ اور ملکہ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ میں روزانہ اسی (۸۰) سے سو (۱۰۰) میل تک سفر کرتا ہوں میرا وزن کم ہو گیا ہے۔ شام کو میں بستر پر لیٹ جاتا ہوں۔ آدھی رات کو اٹھ کر پھر کام شروع کر دیتا ہوں۔ پچھلی رات جنگ تھی۔ میں سونا نہیں چاہتا تھا لیکن میرے افسروں نے مجھے زبردستی تین بجے بستر پر سلا دیا۔ لیکن صبح چھ بجے میں پھر بیدار ہو گیا۔ کل پھر پروشیا سے مذاکرات ہوں گے میں اکیلا ہی گھوڑے پر سوار ہو کر اگلے مورچوں پر جاؤں گا۔ اور یقیناً کامیاب ہو جاؤں گا۔ اچھا خدا حافظ اپنے آپ کا خیال رکھنا اور میری طرف سے بہت پیار۔

"وائمر" کے مقام پر اس کی جرمن سرداروں سے ملاقات ہوئی۔ جس میں "چارلس اگسٹس" جو کہ بیس (۲۰) سال سے "ڈیوک" تھا اب وہ پروشیا کی فوج میں ایک جرنیل تھا۔ اس کے ساتھ کچھ "گوتھ" بھی تھے۔ اور یہاں ہی شہنشاہ نپولین نے ایک خوبصورت خاتون کو دیکھا۔ نپولین شام تک اس باوقار خاتون سے محو گفتگو رہا۔ (حالانکہ نپولین خواتین میں اتنی دلچسپی نہیں رکھتا تھا اور یہ خلاف معمول بات تھی کہ کسی خاتون سے اتنی دیر تک محو گفتگو رہا۔)

نپولین نے اس خاتون پر خاص مہربانی کی اور اس کا ملک پروشیا اسے واپس کر دیا۔ شہنشاہ نپولین اس خاتون کو کبھی فراموش نہ کر پایا۔

"برلن" میں نپولین کی ملاقات ایک اور دلکش اور خوبصورت خاتون سے ہوئی وہ "کاؤنٹ ھاٹد فیلڈ" کے ساتھ "برلن" کے معاملہ پر نپولین سے ملنے آئی تھی۔ یہ خاتون جاسوسی کے معاملہ میں ملوث تھی اور اس سے فرانسیسی فوج کو بہت نقصان پہنچا تھا۔ نپولین اس کو گولی مروا دینا چاہتا تھا لیکن "کاؤنٹ ھاٹد فیلڈ" نے اسے نپولین کے سامنے پیش کر دیا۔ وہ نپولین کے قدموں پر گر پڑی نپولین نے اسے ایک خط دکھایا کہ یہ تمہارے جرم کا ایک واضح ثبوت ہے۔ وہ جذباتی ہو کر رونے لگی۔ اس نے کہا کہ یہ خط یقیناً میرے ہاتھ کا

لکھا ہوا ہے۔ لیکن مجھے معاف کرتے ہوئے میری جان بخشی کی جائے۔ نپولین کو اس پر ترس آ گیا لہٰذا نپولین نے اسے معاف کر دیا۔

نپولین نے ایک خط میں جوزفین کو لکھا کہ میں اچھی' سادہ اور شریف عورتوں سے ہمیشہ محبت سے پیش آتا ہوں۔ اس لئے اس خاتون پر مجھے پیار آ گیا ...... پیار ...... محبت؟

جوزفین مجھے معلوم ہے کہ تم فطری طور پر میری اس بات کو برداشت نہ کر سکو گی۔ خاموشی سے آنسو بہاؤ گی۔ اور تم اس خط کو نذر آتش کر دو گی۔ حالانکہ تمہارا خاوند محفوظ ہے۔

نپولین نے مذکورہ خواتین سے بہت اچھا سلوک کیا تھا حالانکہ ان دونوں کے خاوند نپولین کے خلاف جنگ لڑے تھے۔

نپولین "لوئیس" کی ملکہ کو ناپسند کرتا تھا۔ کیونکہ اس خاتون نے سیاست میں حصہ لے کر اپنے ملک کو تباہی کے دھانے پر پہنچا دیا تھا۔ نپولین نے کہا کہ یہ ایک خوبصورت عورت تو ضرور ہے مگر اس کا دماغ بہت چھوٹا ہے۔ لیکن اس کا خاوند ایک محب وطن انسان ہے جس نے اپنے عوام کی خوشیوں کی خاطر سب کچھ قربان کر دیا۔

نپولین جب "برلن" میں داخل ہوا۔ وہ عام سی فوجی وردی میں ملبوس تھا اور اس کے سر پر رکھا ہوا ہیٹ بھی پرانا تھا وہ ملکہ کے محل میں گیا اور اس نے وہاں ہر چیز کو بغور دیکھا اور پھر اس نے بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ جن بادشاہوں کی بیویاں ان کے سیاسی معاملات میں مداخلت کرتی ہیں وہ ایسے ہی ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔

اب پھر نپولین کے خیالات میں ایک ہلچل سی پیدا ہوئی۔ اس نے سوچا کہ آسٹریا اور روس کے خلاف مہم ادھوری ہے۔ اب وہ پہلی فرصت میں اپنی سپاہ سے ان دونوں ممالک کو فتح کرنا ضروری سمجھتا تھا۔ ان دونوں کے درمیان "پولینڈ" تھا۔ اب اس نے خیال کیا کہ پولینڈ کے ساتھ کیا کیا جائے؟

اس نے پولینڈ کو لکھا کہ خدا واحدہ لا شریک ہے وہ دیکھ رہا ہے کہ میں کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرتا۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ مجھے کچھ فوج کے دستے مہیا کریں اور میری کامیابی کی چابی آپ کے پاس ہے۔ میں بادشاہ سلامت سے التجا کرتا ہوں کہ وہ اپنی افواج لے کر میرے ساتھ مل جائیں تاکہ ہم روس اور آسٹریا کو دریائے "ڈینوب" کے کنارے شکست دے سکیں۔ یہ حکمت عملی بھی اس نے "فریڈرک اعظم" سے ہی سیکھی تھی۔

انہی دنوں اسے "سپین" میں حکومت کا تختہ الٹ جانے کی اطلاع ملی۔ اس نے سوچا کہ اس سے تو مجھے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ کیونکہ حالات سے فائدہ اٹھا کر انگلینڈ روس سے دوستی کر لے گا۔ نپولین نے جلدی سے "وارسا" کی طرف پیش قدمی شروع کر دی۔

○

یہ ایک انتہائی رنگین شام تھی۔ پولینڈ کے قدیم بادشاہ کے محل میں رنگ و نور کا سیلاب آیا ہوا تھا۔ یہ محل "وارسا" میں واقع تھا محل کے "ڈانس ہال" میں پولینڈ کی خوبصورت ترین خواتین محو رقص تھیں یہ خاص محفل شہنشاہ نپولین کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی۔ شہنشاہ اس سوچ میں گم تھا کہ وہ اس قومی رقص کی تعریف کرے یا نہ۔ وہ ان خوبصورت خواتین کی حسین آنکھوں' ان کی جسمانی کشش اور پس منظر میں خوبصورت موسیقی کی بھی تعریف کرے یا نہ کرے۔ ایسا نہ ہو کہ اگر وہ ان کی تعریف کر دے تو اخبارات نہ جانے کیا کیا قیاس آرائیاں کریں۔

پھر وہ خیال کرتا کہ کسی قسم کی تباہی و بربادی ہی میں یہی عناصر کارفرما ہوتے ہیں۔ اب اس کی توجہ انہی خیالات میں بٹی ہوئی تھی۔

اچانک اس کی نظر ایک خاص نقطہ پر مرکوز ہو گئی اور اس کے تمام خیالات منتشر ہو کر رہ گئے۔ بہت سی نگاہوں نے اس کی نظر کا تعاقب کیا کہ شاید کوئی جھگڑا ہو گیا ہے؟ پھر وہ خواتین کے ایک گروہ کے قریب گیا اور ان سے ان کے نام دریافت کئے اور ان میں سے ایک خاتون کے چہرے پر اس کی نگاہیں جم گئیں۔

وہ انتہائی معصوم اور خوبصورت تھی۔ اس کا جسم حد درجہ متناسب تھا اور آنکھیں نیلی اور وہ جوانی کے اٹھارویں سال کی حدوں کو چھو رہی تھی۔ دوسری خواتین کی نسبت اس کا لباس انتہائی نفیس اور سادہ تھا۔ اس کے رویے میں کوئی مصنوعی پن نہ تھا۔ دراصل شہنشاہ سلامت دل ہی دل میں اس خوبصورت خاتون کو اپنی زندگی کا ساتھی منتخب کر چکا تھا۔ اس کی خوبصورت آواز میں فرانسیسی لہجہ پایا جاتا تھا۔ وہ شہنشاہ کو دیکھ کر مسکرائی اور جھینپ گئی۔ پورے محل میں اس کے نام کی سرگوشیاں ہونے لگیں۔ نواب زادی "ویلوسکا" آخر یہ نواب زادی کون تھی؟ نپولین نے اپنے دوست "ڈورک" سے پوچھا۔ "ڈورک" نے بتایا کہ یہ ایک کھاتے پیتے نواب کی بیٹی ہے۔ لیکن اس کی شادی ایک ایسے نواب سے ہو چکی ہے۔ جس کا پوتا اس لڑکی سے دس سال چھوٹا ہے۔

اس سے اگلے دن ہی نپولین نے اس خاتون کو خط لکھا کہ میں آپ کی خوبصورتی سے

بہت متاثر ہوا ہوں اور ابھی تک میرے دل پر تمہاری ہی تصویر بنی ہوئی ہے میں تنہائی میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ مجھے جلدی جواب دیجئے۔ میں آپ کی محبت کی آگ میں جل رہا ہوں۔ آپ کے جواب کا منتظر "ن" لیکن پیغام رساں "ڈورک" مایوس لوٹ آیا۔ نپولین بہت پریشان ہوا۔ بارہ سال پہلے جب نپولین بریگیڈیئر جنرل تھا تو اس کے خیالات عورتوں کے بارے میں بالکل مختلف تھے اس کا کہنا تھا کہ خوبصورت عورتیں اداکارائیں ہوتی ہیں۔ اور ان میں خلوص بالکل نہیں ہوتا۔ لیکن اس خاتون نے نپولین کے خیالات میں انقلاب برپا کر دیا۔ اب نپولین کا دل اس خوبصورت خاتون کے لئے بے تاب تھا۔ نپولین نے پھر اسے دوسرا خط لکھا کہ مجھے تھوڑی سی خوشی ملی تھی۔ میرا دل تیری خوبصورتی کا پجاری بنا تھا۔ لیکن تم نے میرا کوئی خیال نہیں کیا "ن" مگر اس خط کا بھی نپولین کو کوئی جواب نہ ملا۔ نپولین نے پھر تیسرا خط لکھا کہ میری اعلیٰ حیثیت شاید ہماری محبت میں رکاوٹ ہے لیکن ایسی کوئی بات نہیں۔ تمہاری یاد میں گذارے ہوئے لمحات میرے لئے سرمایہ افتخار ہیں۔ آپ میرے حواس پہ چھا چکی ہیں۔ تم میرے دوست "ڈورک" سے مشورہ کرو کہ تمہیں کیا کرنا چاہئے میں آپ کی تمام خواہشات پوری کروں گا۔ "ن"

جب تیسرے خط کا بھی کوئی جواب نہ آیا تو نپولین کی بے چینی میں بہت اضافہ ہوا۔ وہ سوچتا کہ یہ خاتون میری تھوڑی سی خوشی کے لئے قربانی کیوں نہیں دے رہی۔ وہ اپنا دکھ کسی سے بیان بھی نہیں کر سکتا تھا محل' فوج' پیرس اور یورپ اب اس کے سامنے کوئی اہمیت نہ رکھتے تھے اس وقت نپولین کی عمر صرف ستیس برس تھی۔ اور جوزفین کی عمر چالیس سے اوپر تھی۔ اب اس نوجوان لڑکی نے نپولین کو اپنے حسن کا اسیر کر لیا تھا۔

یہ لڑکی اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کے درمیان بیٹھی ہوئی تھی اور وہ اس کو اس بات پر رضامند کر رہے تھے کہ تم پولینڈ کی خاطر قربانی دو اور نپولین کو مثبت جواب دو۔ وہ تین دن اسی غم میں روتی رہی پھر اس نے نپولین کی رفاقت میں کچھ وقت گزارنے کا فیصلہ کیا۔ اس سے وہ اندازہ کرنا چاہتی تھی کہ آخر یہ شخص ہے کیا چیز جس کو لوگ مرد آہن کہتے ہیں؟

جب وہ نپولین سے ملی تو نپولین دل و جان سے اس پر فدا تھا۔ نپولین نے کہا کہ میں دن رات تمہارے ہی تصورات میں کھویا رہتا ہوں۔ میرا دل صرف تیری یادوں ہی سے دھڑکتا ہے۔ اس کے بعد وہ ہر شام اسے ملنے آتی۔ نپولین بڑی گرم جوشی سے اس کا استقبال کرتا۔ اس لڑکی کا کہنا تھا کہ مجھے تمہارے خزانوں' زیورات' محلات' تاج اور دیگر

آسائشوں سے کوئی تعلق نہیں لیکن میں تمہیں ڈھیروں خوشیاں دوں گی' نواب زادی "ویلوسکا" ایسی لڑکی تھی جس میں لالچ کی حس نہ تھی اور وہ اپنی روح سے' نپولین سے محبت کرنا چاہتی تھی۔ وہ بالکل ایک معصوم فرشتے کی مانند تھی وہ جسمانی خوبصورتی کے ساتھ ساتھ روحانی طور پر بھی خوبصورت تھی۔

جوزفین' نپولین کے پاس آنا چاہتی تھی۔ کیا ابھی؟ نپولین مسکراتا ہے کہ جب میں "قاہرہ" میں تھا تو اس خاتون نے میری کبھی خبر نہ لی۔ بلکہ میرے جرنیل کے ساتھ پیرس میں عاشقی لڑاتی رہی۔

نپولین کے عشق کی داستان کے چرچے جوزفین کے کانوں تک بھی پیرس میں پہنچ گئے تھے اور جوزفین کی آنکھوں کے سامنے چار سال پہلے کا منظر گھوم گیا کہ وہ کیا گل کھلاتی رہی تھی۔

نپولین نے جوزفین کو لکھا کہ مجھے ہنسی آتی ہے جب مجھے خیال آتا ہے کہ تم نے میری بجائے کسی اور کو اپنے دل میں بٹھا لیا تھا۔ میں نے اس لئے اس بات کو نظرانداز کر دیا تھا کہ عورت صرف مرد کے لئے بنی ہے۔ عورت کا کوئی ملک نہیں ہوتا اور عورت کا کوئی خاندان بھی نہیں ہوتا۔ وہ تو اس کی ہوتی ہے جس کے پاس ہوتی ہے میں نے ایک خوبصورت عورت سے زندگی میں بہت کچھ سیکھا ہے اب میں جس خاتون کو خط لکھتا ہوں وہ تم سے زیادہ خوبصورت ہے۔ وہ ایک نوخیز کلی ہے۔ اب بولو کیا کہتی ہو؟

○

روس کی سرزمین اس کے سامنے تھی۔ یہ ایک ایسی سرزمین تھی جس میں صحرا' برف پوش پہاڑ' خوراک کی کمی اور مشکل راستے۔ اب نپولین کے حوصلے کا امتحان تھا اور مسئلہ یہ تھا کہ فوج کی خوراک کا بندوبست کیسے کیا جائے۔ ایک طرف جرمنی کی افواج اس کا مقابلہ کرنے کو تیار کھڑی تھیں۔ یہ ۱۸۰۷ء کا زمانہ تھا جبکہ یورپ بھی پسماندہ تھا۔ آٹھ سال پہلے "عکہ" کے مقام پر اسے ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ روسی فوج سے بھی اس کا پہلی دفعہ سامنا ہونا تھا۔ نپولین کے لئے ضروری ہو گیا تھا کہ وہ کچھ نہ کچھ علاقے کو ضرور فتح کرے۔ شہنشاہ نپولین نے اپنی فوج کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہم دو دن وہاں مزید قیام کریں گے پھر وہاں سے کوچ کر جائیں گے۔ اور دریائے "وستولا" کو عبور کریں گے۔ یہ ایک مشکل مرحلہ ہو گا۔ آپ کو خاطر جمع رکھنا ہے۔ ہم ضرور کامیاب و کامران ہوں گے۔

وہ اپنے بھائی کو لکھتا ہے کہ ہم برف اور کیچڑ کے علاقے میں ہیں۔ شراب ختم ہو چکی

ہے۔ خوراک کا ذخیرہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ میں سپاہیوں کے ساتھ رہتا ہوں اور ان ہی جیسا کھانا کھاتا ہوں۔ تم پیرس والوں کو خوشخبری دے دو کہ فتح ہماری ہی ہو گی۔

اس خوبصورت پولش نواب زادی نے نپولین کے دل پہ قبضہ کر لیا تھا یہ وہی نپولین تھا جس نے رستم اور مملوکوں کو شکست دی تھی۔ اس وقت وہ کشیدہ کاری کر کے اپنا وقت گذار رہی تھی۔ پھر وہ مطالعہ میں مصروف ہو جاتی اور کھلے دروازے کی طرف تکتی رہتی کہ کب نپولین آتا ہے۔ نپولین اس کے ساتھ کھانا کھاتا۔ یہاں کوئی حاسد نہیں تھا اور دو کمروں کا مکان شہنشاہ نپولین کا ہیڈ کوارٹر بھی تھا اور رہائش گاہ بھی۔

وہ اس اٹھارہ سالہ دوشیزہ سے پوچھتا کہ کیا تم میرے بغیر رہ سکتی ہو؟ وہ کہتی تم بہت اچھے اور دل کے صاف ہو اور میں تمہاری رفاقت میں خوشی محسوس کرتی ہوں۔ نپولین کہتا کہ میں بھی اپنے آپ کو خوش نصیب تصور کرنے لگا ہوں۔

انہی دنوں پیرس سے اطلاع آئی کہ اس کے بھائی بادشاہ "لوئیس" کا بیٹا فوت ہو گیا ہے جو کہ اپنے باپ کے تخت کا وارث بھی تھا لیکن نپولین میں کمال کا حوصلہ تھا اس نے یہ خبر بڑے صبر و تحمل سے سنی اور اپنے آپ کو پرسکون رکھا۔

○

اس کا معمول تھا کہ صبح دو بجے بیدار ہو جاتا اور چار بجے تک ہدایات دیتا رہتا۔ اس کے محافظ اس کے خیمے کے گرد پہرہ دیا کرتے۔ سفر کے دوران میں پہرے دار اس کی بگھی کو گھیرے میں لئے ہوئے چلتے۔

نپولین بگھی میں سے اپنی دوربین سے گرد و پیش کا جائزہ لیتا رہتا۔ جنگ کے دنوں میں ایک بڑا نقشہ اس کے پاس موجود ہوتا جس پر وہ مختلف رنگوں سے نشان لگاتا رہتا۔ اور کہیں کہیں اس نقشے پر سویاں گاڑ دیتا جس سے اس جگہ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا۔ رات کو وہ بیس موی موم بتیاں جلا کر اس نقشے کے گرد رکھ دیتا۔ اور دو قطب نما بھی اس کے پاس ہوتے وہ ان موم بتیوں کی روشنی میں قطب نما نقشے پر رکھ کر مختلف اندازے اور منصوبہ بندیاں ترتیب دیا کرتا۔ دراصل یہ بگھی اس کا ایک چلتا پھرتا گھر تھی۔

اب وہ دوسری دفعہ "ویانا" میں تھا اور اس نے "سکن برن" میں ہی رہنا پسند کیا۔ اس محل کے در و دیوار اس کے مزاج آشنا تھے۔ وہ محل کے ایک کمرے میں لیٹا ہوا سوچ رہا تھا کہ اس عرصہ میں کچھ بھی نہیں بدلا لیکن ہسپانیہ سے آنے والی بری خبروں نے اس کو قدرے پریشان کیا تھا۔ شمالی اٹلی سے بھی خبریں کچھ خوشگوار نہ آ رہی تھیں۔ کیونکہ اس کا

سوتیلا بیٹا ''یوجین'' ابھی تک جنگ میں الجھا ہوا تھا۔ جرنیل ''مورات'' ''نیپلز'' کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا۔ روم کے بادشاہ کے تیور بھی کچھ اچھے نہ تھے۔

چار سال پیشتر بھی اسی محل کے اسی کمرے میں اس نے روم کے پوپ کے خلاف کارروائی کا حکم دیا تھا۔ دراصل وہ اس محل میں بیٹھا ہوا چاروں طرف تلوار چلا رہا تھا۔ اور اسی محل میں بیٹھ کر اس نے ''نیپلز'' کی فتح کی خوشخبری سنی تھی۔ لیکن اب اسی محل میں وہ اٹلی کے بارے میں بری خبریں سن رہا تھا۔

اس سال کے شروع میں وہ ہسپانیہ میں تھا اور پوپ اس وقت بھی نپولین کے حق میں نہ تھا اب پوپ نے پھر بے حیائی کو اپنا طرہ امتیاز بنا لیا تھا۔ پوپ اپنے آپ کو بڑا ہی متبرک بنا کر پیش کر رہا تھا۔ وہ ارغوانی جبے میں بہت مغرور و متکبر تھا۔ نپولین کا کہنا تھا کہ چیزوں کا تقدس مقام کے لحاظ سے نہیں افادیت کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ پادری لوگ عام لوگوں کی طرح ہی ہیں۔ وہ روم کے پوپ سے مقدس موم بتی حاصل کر کے مقدس نہیں ہو سکتے۔ اس لئے میں روم کی موم بتیوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ یہ صرف پوپ کے ہتھکنڈے ہیں۔ اور میں یہ سب کچھ خود جانتا ہوں۔ نپولین کا کہنا تھا کہ میں اس کو مقدس مان کر اس کا اقتدار اعلیٰ قبول نہیں کر سکتا۔ وہ ''ویکی ٹن'' کے مقدس شہر میں بیٹھ کر بیس لاکھ افراد پر حکومت نہیں کر سکتا۔

دریائے ''ڈینوب'' پہ بنا ہوا پل بہہ چکا تھا یہ واقعہ آنا'' فانا'' ہی ہو گیا تھا۔ اب ''لوڈی'' ''ریوالی'' ''مرینگو'' اور دوسرے اہم مقامات سے رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔ اس کا ایک بہادر جرنیل ''مارشل لینن'' بری طرح زخمی ہو گیا تھا لیکن نپولین نے اپنی کوشش سے اسے بچا لیا تھا۔ اس شام نپولین انتہائی رنجیدہ خاطر ہوا اور اس نے کسی سے بھی ملنا پسند نہ کیا تو کیا یہ فاتح اب مفتوح ہو جائے گا؟

اس کو اپنا مستقبل مخدوش نظر آ رہا تھا۔ اب اس کو بہت سے خطرات لاحق تھے۔ ''مارشل لینن'' اب صحت یاب ہو چکا تھا اور نپولین نے ٹھاٹھیں مارتے دریا کو عبور کر لیا اور ''سیکون برن'' کے محل میں اکیلا ٹہل رہا تھا۔ اس کی ''پولش محبوبہ ویلوسکا'' صرف اس کے ساتھ تھی۔ کیونکہ اس کی یادیں اور تصورات نپولین کے ساتھ تھے۔ اس پریشانی کی حالت میں ''ویلوسکا'' کی یادیں ہی اس کا سہارا تھیں۔

اٹلی کے متعلق اسے خبر ملی کہ ''نوٹر ڈیم) اس سے چھن چکا ہے نپولین نے اب تک تیس جنگیں لڑی تھیں اسے اب تک اس قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ اس نے

تمام خدشے اپنے ذہن سے جھٹک دیئے اور سو گیا۔ ابھی اس کو سوئے ہوئے صرف بیس منٹ ہی ہوئے تھے کہ مصری نژاد مملوک نے اسے جگا کر بتایا کہ جنگ ختم ہو چکی ہے اور صلح کی شرائط طے کی جا رہی ہیں۔

دوسرے دن اس نے اپنی بیوی کو خط لکھا کہ میں ایک نئی فتح کی خوشخبری آپ کو دیتا ہوں۔ یہاں کے شدید موسم نے مجھے جلا کر سیاہ شہتوت کی طرح کر دیا ہے لیکن میں پھر بھی مطمئن ہوں۔

وہ پھر "سیکون برن" واپس لوٹ آیا۔ یہاں "ویلوسکا" اس کی منتظر تھی اس کی زندگی میں بہت سی عورتیں آئی تھیں لیکن نواب زادی "ویلوسکا" اسے کچھ زیادہ ہی پسند تھی۔ نپولین اس محل میں "ویلوسکا نواب زادی" کے ساتھ تین مہینے رہا۔

پندرہ اگست نپولین کا جنم دن تھا۔ ہر طرف خوشیاں منائی جا رہی تھیں۔ صبح ہی سے گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ پورے فرانس میں اور نپولین کے ماتحت، تمام ممالک میں یہ خوشی منائی گئی۔ نپولین کو ہر طرف سے مبارک باد کے پیغامات موصول ہوئے۔ نواب زادی ویلوسکا بھی نپولین کی ان خوشیوں میں شامل تھی۔ ایسی ہی خوشیاں اس وقت بھی منائی گئی تھیں جب نپولین مصر کی مہم سے واپس لوٹا تھا۔

لیکن اس وقت نپولین اس وقت کے نپولین سے بہت مختلف تھا۔ اب نپولین کی عمر چالیس سال کی تھی۔ اور چہرے پر سنجیدگی تھی۔ آج سے دو سال پہلے نپولین بادشاہ گر تھا لیکن اب خود شہنشاہ تھا۔ اب مشرق و مغرب کے بادشاہ اس کو خراج دیتے تھے۔

اسی روز روم میں پوپ کو گرفتار کر لیا گیا۔ نپولین نے کہا کہ مجھے اس سے بہت دکھ ہوا ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اس سے بہتر تھا کہ اس کو گرفتار نہ کیا جاتا۔ لیکن نپولین کو پوپ کے بلند و بانگ دعوؤں پر ہنسی بھی آتی تھی کہ یہ عام مثال کی بات کرتا ہے لیکن عالم مثال کی حقیقت اس پر عیاں نہیں ہے۔ اب اس مقدس باپ کا معاملہ انتہائی سنجیدگی اختیار کر گیا تھا۔ اگر اس پوپ کو جلا وطن کر دیا جاتا تو پھر بھی یہ نپولین کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔

ہسپانیہ سے خطوط آ رہے تھے کہ انگریزی فوج فرانسیسی فوج سے پے در پے شکست کھا رہی ہے اور باقی ماندہ فوج جنگلوں میں چھپ گئی ہے۔ اگرچہ ہسپانوی در پردہ اور کھلے عام انگریزوں سے ملے ہوئے ہیں لیکن فرانسیسی بہادروں کے سامنے ان کا بالکل بس نہیں چلتا۔ "فوچ" نے فرانس سے قومی فوج کو بھی طلب کر لیا تھا۔ اور وہ انگریزی فوج کو بالکل

ہی تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا تھا۔

اکتوبر میں جبکہ نپولین "سیکون برن" میں تھا تو اس کے سامنے ایک نوجوان کو پیش کیا گیا سپاہیوں کا کہنا تھا کہ یہ آدمی نپولین کو قتل کرنے کے ارادے سے محل میں داخل ہو رہا تھا۔ اس لئے ہم نے اسے گرفتار کر لیا۔ اس کے پاس سے ایک تیز دھار خنجر بھی برآمد ہوا ہے اور ایک خوبصورت لڑکی کی تصویر بھی ملی ہے۔ جب اس نوجوان سے پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے کچھ بتانے سے انکار کر دیا۔ سپاہیوں کا کہنا تھا کہ اس نوجوان کی ضد ہے کہ یہ سب کچھ شہنشاہ نپولین کو خود بتائے گا' اس لئے اب یہ نوجوان نپولین کے سامنے تھا۔ نپولین نے اس نوجوان کا جائزہ لیا۔ یہ خوبصورت نوجوان صرف اٹھارہ برس کا تھا اور بڑے بااعتماد لہجے سے بات کرتا تھا۔ اس نے اپنا نام "فریڈرک سٹیپس" بتایا۔ یہ ایک پادری کا بیٹا تھا۔

نپولین نے اس سے پوچھا کہ نوجوان اگر میں تمہیں قتل کروانے کا حکم دوں تو کیسا رہے گا؟ تم مجھے بتاؤ کہ تم پاگل ہو یا بیمار ہو؟

نوجوان نے کہا کہ میں پاگل ہوں نہ بیمار ہوں بلکہ ٹھیک ذہنی توازن کے ساتھ تمہارے سامنے ہوں۔

نپولین نے پوچھا کہ تم مجھے قتل کیوں کرنا چاہتے تھے؟

نوجوان نے کہا کہ تم میرے ملک کو برباد کرنا چاہتے تھے۔

نپولین نے کہا کہ تمہارا کونسا ملک ہے؟

نوجوان نے کہا کہ جرمن میرا ملک ہے اور میں ایک محب وطن ہوں۔

نپولین نے پوچھا کہ تمہیں ورغلانے والا کون ہے؟

نوجوان نے جواب دیا کہ کوئی بھی نہیں۔ میرے دل نے کہا کہ تمہیں قتل کرنا چاہئے اس طرح میں جرمنی اور یورپ کی خدمت کرنا چاہتا تھا۔

نپولین نے پوچھا کہ کیا اس سے پہلے تم نے مجھے کہیں دیکھا تھا۔

نوجوان نے کہا ہاں' میں نے تمہیں "ارفت" میں دیکھا تھا۔ تب میں نے سوچا کہ اگر میں تمہیں ختم کر دوں تو یہ جنگیں ختم ہو سکتی ہیں۔

تم نے وہاں اعلان کیا تھا کہ میں مزید جنگیں نہیں کروں گا۔ اور میں اس دن سے تمہارا گرویدہ تھا۔ لیکن تم اپنے وعدے پر قائم نہیں رہے۔

نپولین نے اپنے ذاتی معالج سے کہا کہ اس کا معائنہ کرو۔ شاید یہ نوجوان دیوانہ ہے لیکن معالج نے کہا کہ "سٹیپس" بالکل ٹھیک ہے۔

سٹیپس نے کہا کہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں واقعی تمہیں ہوش و حواس قائم رکھتے ہوئے تمہیں قتل کرنا چاہتا تھا۔

نپولین کو بہت صدمہ ہوا کہ اب یہ نوجوان اپنی جوانی سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ نپولین نے کہا کہ تم اپنے بیان تبدیل کر لو ورنہ تم مارے جاؤ گے۔ مجھے تم پر اور تمہارے خاندان پر ترس آ رہا ہے۔ تم مجھ سے معافی مانگ لو۔ میں تمہیں تمہاری زندگی لوٹا دوں گا۔ اس سے پہلے نپولین نے کبھی اپنے اصولوں سے انحراف نہیں کیا تھا۔ لیکن نوجوان اپنے بیان پر ثابت قدم رہا۔ نپولین تذبذب میں تھا اور کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا۔ نپولین نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ اگر تم معافی نہیں چاہتے تو تمہاری مرضی۔ تم مجرم ہو اور تمہیں سزا ملنی چاہئے۔ نوجوان نے کہا کہ تمہیں قتل کر دینا کوئی جرم نہیں بلکہ یہ عوام کی بھلائی کے لئے مفید ہے۔ نپولین نے پوچھا کہ یہ کس لڑکی کی تصویر ہے؟

نوجوان نے جواب دیا کہ یہ میری محبوبہ کی تصویر ہے۔

نپولین نے پوچھا کہ کیا اس نے بھی تمہاری اس کوشش کو سراہا تھا؟

نوجوان نے جواب دیا کہ ہاں اس کا ارادہ بھی یہی تھا۔

نپولین نے کہا کہ دیکھو کتنی خوبصورت لڑکی ہے۔ تو اس خوبصورت لڑکی نے تمہیں ایسا کرنے پر اکسایا؟ اب تم اس لڑکی کے لئے ہی معافی مانگ کر اپنی زندگی بچا لو۔

نوجوان نے کہا کہ اگر میں نے ایسا کیا تو یہ لڑکی مجھ سے نفرت کرے گی اور مجھے ڈرپوک سمجھے گی میری خوشی اسی میں ہے کہ مجھے قتل کر دیا جائے۔ اگر تم نے مجھے چھوڑ دیا تو میں دوبارہ تم پر قاتلانہ حملہ کرنے کی کوشش کروں گا۔

نپولین اس نوجوان کو چھوڑ کر چلا گیا اور اپنے تمام افسروں سے کہا کہ میری روح پر بوجھ ہے۔ تم ہر جگہ امن پیدا کرنے کی کوشش کرو۔

اگلی صبح ہی اس نوجوان کو گولی مار دی گئی۔ نوجوان نے مرتے وقت "آزادی زندہ باد" کا نعرہ بلند کیا اور کہا کہ شہید کبھی نہیں مرتے۔ نپولین کو ایسا لگا جیسے نوجوان کا خنجر اس کے سینے میں اتر گیا ہو۔

○

ملکہ جوزفین محل کے کمرے میں بے ہوش پڑی ہے۔ نپولین خواجہ سرا سے کہتا ہے کہ اسے اٹھا کر اس کے کمرے میں چھوڑ آؤ۔ پھر نپولین ایک موم بتی لے کر اس کی روشنی میں اس کے چہرے کو غور سے تکتا ہے۔ پھر وہ موم بتی ایک ملازم کے ہاتھ میں تھما دیتا ہے

اور جوزفین کو اٹھانے میں مدد کرتا ہے وہ جوزفین کو اٹھا کر بڑی احتیاط سے اس کے بستر پر لیٹا دیتے ہیں۔ نپولین بڑے جذباتی انداز میں کمرے سے باہر چلا جاتا ہے۔

نپولین کے باہر جاتے ہی جوزفین ہوش میں آ جاتی ہے۔ وہ ہچکیاں بھرتی ہے۔ نپولین پھر بڑے پیار سے اسے تھام لیتا ہے۔ غم اور خوف کے ملے جلے تاثرات جوزفین کے چہرے سے عیاں ہیں۔ جوزفین کی یہ حالت اس وقت سے ایسی ہو گئی تھی جب اسے معلوم ہوا کہ نپولین نے اسے طلاق دے دی ہے اور اب اسے "تولری محل" چھوڑ دینا ہو گا۔ جوزفین نے ایک عرصہ تک "ملکہ" کے نام سے "تولری محل" میں حکومت کی تھی۔ نپولین نے یہ خبر خود جوزفین کو دی تھی کہ آج اسے طلاق دے دی جائے گی۔ اب جوزفین کی حیثیت پہلے والی نہ رہی تھی۔ حالات بہت بدل گئے تھے۔

نپولین کو ایک بیٹے کی ضرورت تھی۔ جب سے ایک جرمن نے اپنے تیز دھار خنجر سے اس کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ نپولین اپنی وراثت کے لئے ایک بیٹے کی ضرورت کو بہت اہم خیال کرنے لگا تھا۔ اور بیٹا بھی اس خاتون سے ہونا چاہئے جس کی رگوں میں شاہی خون ہو۔ نپولین کی "پولش" محبوبہ بھی شاہی خاندان سے تعلق نہ رکھتی تھی۔ اس لئے نپولین اس سے بھی شادی نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے اس کی کوکھ سے جنم لینے والا بیٹا بھی تخت کا وارث نہ بن سکتا تھا۔

"تولری محل" میں نپولین کا تمام خاندان بہت اداس تھا۔ جوزفین بھی ان کے درمیان موجود تھی۔ یہ تمام لوگ جوزفین کو تولری محل سے فارغ کرنے کے لئے گواہوں کے طور پر موجود تھے۔ جوزفین کی آواز میں ایک لکنت سی پائی جاتی تھی۔ نپولین نے کہنا شروع کیا کہ خدا بہتر جانتا ہے کہ میں مجبوری کے باعث جوزفین کو طلاق دے رہا ہوں۔ اس لئے یہ جوزفین کی بہت بڑی قربانی فرانس کے لئے ہے۔ ملکہ جوزفین پندرہ سال سے میری زندگی کی رفیق ہے، اس کی رفاقت نے میری زندگی کو خوبصورت بنا رکھا تھا۔ اس نے ملکہ کا تاج میرے ہاتھوں سے پہنا تھا۔ میں اب طلاق دینے کے بعد بھی جوزفین کو اجازت دیتا ہوں کہ یہ اپنے نام کے ساتھ "ملکہ" کا خطاب استعمال کر سکتی ہے' میں ساری زندگی اس کو فراموش نہ کر پاؤں گا۔ اور میں ایک دوست کی حیثیت سے اس کی ہمیشہ عزت کروں گا۔ اس کے بعد تمام افراد نے طلاق کے کاغذات پر دستخط ثبت کئے۔ نپولین کے دستخط زیادہ اہمیت کے حامل تھے۔ آج نپولین نے اپنے دستخطوں میں اپنے پورے نام کے ہجے لکھے۔ جوزفین نے بھی کانپتے ہاتھوں سے ان کاغذات پر دستخط کر دیئے۔ اس رات جوزفین بستر پر لیٹے ہوئے

کچھ عجیب و غریب محسوس کر رہی تھی' اس کے رخسار آنسوؤں سے تر تھے- اس کے بال اس کے کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے- اگلے روز صبح ہی وہ "مال میسن" روانہ ہو گئی- بگھی میں سوار کرنے کے لئے نپولین نے اسے سہارا دیا-

نپولین دوسرے دن "ٹرائی انن" چلا گیا- وہ یہاں تین دن رہا- یہاں اس کے خیالات میں مہاتما بدھ کی تعلیمات در آئیں- اس نے یہ تین دن تنہائی میں کاٹے- اس نے کچھ لکھا اور نہ ہی پڑھا- اس کے لئے وقت تھم گیا اس کے بعد وہ جوزفین کو ملنے کے لئے "مال میسن" چلا گیا- اس نے جوزفین سے کہا کہ تم نے یہ اپنی حالت کیا بنا رکھی ہے؟ اپنی صحت کا خیال رکھا کرو- کیونکہ مجھے اب بھی تم سے محبت ہے اگر تمہیں بھی مجھ سے محبت ہے تو میرے کہنے پر عمل کرنا- اگر تم ناخوش رہو گی تو میں بھی غم زدہ رہوں گا- تمہارے جانے سے "تولری محل" میں مکمل سناٹا سا چھایا ہوا ہے- میں بہت تنہائی محسوس کرتا ہوں- تیری پندرہ سالہ رفاقت نے مجھ پر ایک تاثر چھوڑا ہے جسے میں بھلا نہیں پاتا- میں تمہیں سالانہ تیس لاکھ فرانک کا وظیفہ دینے کا اعلان کرتا ہوں- اس کے علاوہ سچے موتیوں کی ایک مالا بھی تمہیں پیش کرتا ہوں اس کی قیمت چار ہزار فرانک ہے- تمہیں "مال میسن" کا محل بھی مبارک ہو- اس کے علاوہ تمہیں کپڑوں کے لئے پانچ سو فرانک سالانہ ملا کریں گے-

جوزفین تم رو کیوں رہی ہو؟

کیا تم نے حوصلہ چھوڑ دیا ہے؟

کیا اس محل کی دیواریں گواہ نہیں ہیں کہ میں تمہیں اب بھی پیار کرتا ہوں؟

میں تمہیں عموماً ملنے کے لئے آتا رہوں گا- اب تم ایک بہادر عورت بنو- اچھا جوزفین خدا حافظ-

○

اب اس کارسیکن خاندان کو نپولین کی شادی کا مسئلہ درپیش تھا- اس کے لئے کونسل تشکیل دی گئی- یہاں فرانس کی شاندار شخصیات موجود تھیں- ہر کوئی اپنی اپنی رائے دے رہا تھا- نپولین فرانسیسی روایات کے مطابق شادی کرنا چاہتا تھا- یہاں "ویلوسکا" کا ذکر بھی ہوا جس سے نپولین اب بھی محبت کرتا تھا- لیکن کچھ لوگوں نے اسے نواب زادی سے شادی کی مخالفت کی-

آخرکار عظیم جرمن شہزادی "انا" کے بارے میں فیصلہ ہوا- مگر اس لڑکی کی عمر پندرہ

برس بھی نہ تھی۔ اور اس کے بالغ ہونے میں ابھی دو سال باقی تھے اور شہنشاہ نپولین اتنا انتظار نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن جب نپولین کو معلوم ہوا کہ اس لڑکی کی والدہ تیرہ بچوں کی ماں ہے اور اس شہزادی کا ساتواں نمبر ہے تو نپولین نے فیصلہ کیا کہ میں اسی سے شادی کروں گا۔

نپولین نے اس لڑکی کے ماموں "آرک ڈیوک چارلس" سے بھی اس معاملہ کے متعلق بات کی۔ اور پچاس لاکھ فرانک حق مہر کے بدلے اور "میری لوئی سا" سے شادی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

"میری لوئی سا" پیرس آ رہی تھی اسے ایک خوبصورت محبت نامہ موصول ہوا۔ جس کے اختتام پر صرف "این" لکھا ہوا تھا۔ اس سے پہلے "میری لوئی سا" کے ذہن میں تھا کہ جس سے وہ شادی کر رہی ہے شاید وہ بہت ہی خوف ناک قسم کا شہنشاہ ہے لیکن اب اس کے تمام خدشات دور ہو چکے تھے۔

جب "میری لوئی سا" اور اس کا تمام خاندان رات گذرارنے کے لئے ایک جگہ پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا تو ایک شخص پھٹے پرانے کپڑوں میں اس قافلے کے گرد گھوم رہا تھا۔ لیکن اس قافلے کے بگھی بان نے اسے پہچان لیا اور عزت ماب شہنشاہ کا نعرہ بلند کیا۔ تمام لوگ ششدر رہ گئے۔ نپولین اپنی ہونے والے دلہن کے ساتھ بگھی میں جا بیٹھا۔ اپنی دلہن کو چوما اور پیار کیا۔ بگھی چلتی رہی اور یہ دونوں بارش میں بھیگتے رہے۔"

"میری لوئی سا" نے کہا کہ آپ بہت اچھے ہیں لیکن آپ کی تصویر بہت کرخت چہرے والی ہے۔ نپولین نے غور سے جائزہ لیا۔ "میری لوئی سا" اتنی خوبصورت نہیں تھی۔ اس کے باریک ہونٹوں پر چیچک کے داغ تھے۔ اس کی آنکھیں نیلی تھیں اور جوانی بھرپور تھی۔

جب یہ محل میں پہنچے تو محل میں خوب رونق تھی۔ سب لوگ انہی کے منتظر تھے اور شادی کی تقریب کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ لیکن یہاں کی خواتین کو دلہن پسند نہ آئی۔ خصوصاً "کیرولین" کو تو بالکل پسند نہ تھی۔

پادری صاحبان نے اعتراض کیا کہ اے شہنشاہ بلاشبہ آپ کا نکاح "ویانا" میں ہو چکا ہے۔ لیکن فرانس کے عائلی قوانین کے مطابق آپ کا نکاح یہاں ہونا چاہئے تھا۔ نکاح کی رسم دوبارہ ادا کی گئی۔

اگلی صبح شہنشاہ نے اپنی دلہن کے ساتھ ناشتہ کیا' اور "میری لوئی سا" کو "ملکہ" کا خطاب عطا کیا۔ اس شادی کے دو تین ہفتے بعد نپولین کو خبر ملی کہ نواب زادی "ویلوسکا" کے

ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو کہ نپولین کا ہے۔ نپولین کی روح کو ایک دھچکہ لگا۔ اب کیا کیا جائے؟ کیا یہ بچہ نپولین کے گناہ کی پیداوار ہے؟

نپولین نے "ویلوسکا" اور بچے کو فرانس بلوا لیا۔ لیکن "ویلوسکا" بہت پریشان ہوئی کہ نپولین تو پہلے ہی شادی رچائے بیٹھا ہے "ویلوسکا" اور اس کے بچے کی حالت بہت خراب تھی۔ ویلوسکا سوچتی تھی کہ میں نپولین کے بچے کی ماں بن چکی ہوں لیکن پھر نپولین نے ایسا کیوں کیا۔ اب میں لوگوں کو کیا بتاؤں کہ اس بچے کا باپ کون ہے۔ عجیب صورت حال تھی۔ نپولین بھی ویلوسکا سے شادی نہ کرنے پر شرمندہ تھا۔ نپولین کی بھوری نیلی آنکھوں میں آنسو تھے۔

○

حصہ چہارم

"سمندر"

نپولین کا ذہن ایک ریاضی دان کا ذہن تھا۔ کیونکہ وہ بنیادی طور پر ایک ریاضی دان تھا۔ اور ہر معاملے کو ریاضی کی نظر سے دیکھتا تھا۔ اب وہ جدوجہد کی اس منزل پر پہنچ چکا تھا جہاں سے تاریخ عالم میں اسے ایک اہم فیصلہ کرنا تھا۔

اس وقت وہ زندگی کی معراج کو چھو رہا تھا اور اس کی تمام توقعات "ہابز برگ" سے وابستہ تھیں۔ کیونکہ اس کے لئے اس نے اپنی پندرہ سالہ عائلی زندگی کی قربانی دی تھی۔ اس نے ہمیشہ ایک وارث کی تمنا کی تھی۔ جس نے اس کی زندگی کا رخ موڑنا تھا۔ اس نے حکومت چلانے کے تمام گر سیکھ لئے تھے۔ اس وقت وہ پھر گیارہ سال پہلے والی آزاد زندگی گذار رہا تھا۔

"میرینگو" کی فتح کے بعد اس نے فرانس کو خوشحال بنانے میں زیادہ جدوجہد کی تھی۔ یہ حقیقت ہے کہ وہ انگلینڈ کو فتح نہ کر سکا۔ لیکن روس کو فتح کرنے اور دوست بنانے میں کامیاب رہا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہسپانیہ ابھی پوری طرح فتح نہیں ہوا تھا۔ لیکن "مرینگو" سے لے کر "ہمر فیسٹ" تک کا علاقہ فرانس کی نوآبادی بن چکا تھا۔ اب وہ اپنی زندگی کے بارے میں آزادانہ فیصلے کر سکتا تھا۔ نپولین کے ریاضی دان ذہن نے پھر جمع تفریق کے عمل کے ذریعے نئی منصوبہ بندیاں کرنا شروع کر دیں۔ پوری دنیا پہ حکومت کرنا اس کا خواب تھا۔ اور اس نے فرانس کی قیادت سنبھالتے ہی بہت سے علاقہ جات فتح کر لئے تھے۔ وہ سکندر تو نہ بن سکا مگر نیا سکندر ضرور کہلایا۔ انگریز تو اس سے اس قدر خوفزدہ تھے کہ وہ توقع کر رہے تھے کہ جلد ہی نپولین ہندوستان پر حملہ آور ہو کر ان کی نوآبادی چھین لے گا۔ لیکن اس ریاضی دان کے کچھ ہندسے غلط سمت چلے گئے تھے۔ اس وقت سپین اور جرمنی

میں اس کے سفید پوش نمائندے موجود تھے۔ لیکن نپولین ایک فوجی ذہن کا بھی مالک تھا۔ اس کی سوچ میں فوج اور توپیں گونجتی رہتی تھیں اب وہ ہسپانیہ اور جرمنی کو فوجی طریقے سے ہی لینا چاہتا تھا۔

بے شک اس کا وارث پیدا ہو چکا تھا اور وہ فیصلے کرنے میں دیر نہیں کرتا تھا۔ اس کی مستقبل کی زندگی کا انحصار دو اعلیٰ مقاصد پر تھا۔ ایک تو اسے وارث چاہئے تھا اور دوسرا حکومت کا استحکام۔ اسے معلوم تھا کہ بہادر ہمیشہ خطرات سے الجھتے ہیں اور لوگ ان سے توقعات رکھتے ہیں' اس کی چھٹی حس اسے بتا رہی تھی کہ مشرقی راہوں پر اس کی زندگی کا خاتمہ بھی ہو سکتا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ ساری دنیا کو جنگ کی آگ میں جھونک کر وہ اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکتا۔

مصر کی مہم سے اسے معلوم ہوا تھا کہ مذہب کے راستے سے وہ دوسرا سکندر بن سکتا ہے لیکن وہ اپنے راستے خود متعین کرنا چاہتا تھا۔ وہ اپنے خوابوں کو ریاضی کے حوالے سے فرض نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بلکہ عمل کے راستے سے ایک مقام حاصل کرنا چاہتا تھا۔

ایک دفعہ "آرچ چانسلر" نے اسے نئے سال کی مبارک باد دی نپولین نے جواب دیا کہ میں ایسی باتوں پہ یقین نہیں رکھتا۔ کیونکہ یہ ایک فطری عمل کے ذریعے وقت گزر رہا ہے گزر رہا تھا اور گزرے گا۔

کہا جاتا ہے کہ نپولین ایک عقلمند آدمی نہیں تھا۔ بلکہ ایک چالاک آدمی تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ جنگ کے اثرات نے فرانس کو معاشی لحاظ سے کمزور کر دیا ہے تو اس نے اپنے بہت سے آدمیوں کو درآمد و برآمد کے لائسنس جاری کر دیئے۔ تاکہ وہ لوگ دوسرے ملکوں سے خام مال برآمد کر کے اپنے ملک میں لائیں۔ اور فرانس کی صنعت میں استحکام پیدا ہو۔ اس طرح وہ اپنے دشمن ممالک کو تجارت میں نقصان پہنچانا چاہتا تھا۔ اس طرح فرانس کی بنی ہوئی اشیاء پورے یورپ میں مہنگے داموں فروخت ہوتیں۔ اس طرح فرانس کے تاجر اپنی تجارت کو دشمن کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہے تھے۔ اس طرح مالٹا اور لندن کی بندرگاہوں پر فرانس کا مال فروخت ہوتا تھا۔ فرانس کی تجارت بحیرہ روم تک پھیلی ہوئی تھی۔ امریکہ نے اپنے شہریوں پر پابندی لگا دی کہ وہ یورپ سے کوئی تجارت نہ کریں۔ نپولین تجارت میں تمام بندرگاہوں پر اپنے دشمن سے آگے تھا۔ اس وقت "پونڈ اسٹرلنگ" سترہ فرانک کے برابر تھا۔ اب برطانوی پارلیمنٹ اس بات پر زور دے رہی تھی' کہ فرانس کی تجارت کا اثر کم کیا جائے۔ اور تمام ممالک میں جنگ بند کر دی جائے۔ تاکہ برطانوی

معیشت کو استحکام نصیب ہو اب برطانیہ ہسپانیہ میں صرف دفاعی جنگ لڑ رہا تھا۔
اس وقت سپین میں فرانس کی پچیس ہزار فوج تھی۔ اور برطانیہ کی تیس ہزار فوج "ولنگڈن" کے زیر کمان گوریلا جنگ کر رہی تھی۔ دوسری جانب نپولین کا جھگڑا پوپ کے ساتھ تھا جو کہ ہسپانیہ کے عوام میں پراپیگنڈا کر رہا تھا کہ نپولین کا ہسپانیہ پر حملہ مذہب کے خلاف ہے۔ اور نپولین مذہب کی دھجیاں بکھیر رہا ہے۔ نپولین کا انقلاب اچھے نتائج مرتب کر رہا تھا۔ نپولین ترقی پسند تھا اور فرسودہ روایات کو نظر انداز کر دیا کرتا تھا۔ ایک دن نپولین کی نظر اس خط پر پڑی جو کہ اس کی بیوی اپنے باپ کو لکھ رہی تھی۔ جس میں لکھا گیا تھا کہ عزت مآب مقدس بادشاہ نپولین حکومت کے بارے میں اعلیٰ روایات کو مقدم نہیں رکھتا۔ نپولین کے خیالات مقدونیہ کے سکندر کی طرح ہیں۔ سکندر تو اپنے آپ کو "مشتری" کا بیٹا کہلاتا تھا۔

نپولین یہ خط پڑھ کر بہت چراغ پا ہوا۔ نپولین کا ایک سالا پوپ کا بہت چہیتا تھا۔ اور اس کی یہ خواہش تھی کہ نپولین پوپ سے تعلقات بڑھا کر ایسے ہی کسی عظیم دیوتا سے رشتہ جوڑ لے۔ لیکن نپولین ایک عملی آدمی تھا اور اس نے توپ چلانے کا علم حاصل کیا تھا اور وہ ایسی فرسودہ باتوں پہ یقین نہیں رکھتا تھا۔ پوپ نے تو ابھی تک نپولین کی جوزفین کو طلاق کی توثیق بھی نہیں کی تھی۔

اس وقت نپولین کو بہت سے مسائل کا سامنا تھا۔ روسی، نپولین کے اس مذہبی معاملے پر بہت خوش تھے۔ پروشیا اور انگلینڈ نپولین کی اس مصیبت پر ہنس رہے تھے۔ کیونکہ مذہبی لحاظ سے پوپ نپولین کے خلاف تھا۔ اب نپولین نے پوپ کا سدباب کرنے کے لئے سوچا نپولین کا کہنا تھا کہ میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ خدا ہی ہر چیز کی تخلیق کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ خدا کے پیغمبر ہیں۔ میں تو صرف خدا سے ہی مدد چاہتا ہوں۔ یہ خدا کی قدرت کی وجہ سے مجھے تلوار ملی ہے اور میں اس تلوار کو استعمال کرنا خوب جانتا ہوں۔ خدا ہی کسی بادشاہ کو تخت عطا کرتا ہے۔ اور میں اللہ ہی کی مرضی سے تخت پر بیٹھا ہوں۔ تمہاری بے کل خواہشات میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ روم کے پادری اپنے آپ کو خدا کا ایلچی کہتے ہیں۔ میرا تو تصور ہے کہ حکمران کو عوام کی فلاح کے لئے کام کرنا چاہئے۔ اور عوام کو چاہئے کہ وہ اچھے شہری ثابت ہوں۔

○

نپولین نے "سٹراس برگ" کے منتظم کو لکھا کہ اس بات کی تحقیقات کی جائے کہ

تمہارے علاقے میں نمک کی قیمت کیوں بڑھ گئی ہے۔ اور اس تحقیق کی رپورٹ وزارت جنگ کو پیش کی جائے۔ اس کے بعد نپولین نے حکم دیا کہ دو بحری بیڑے تیار کئے جائیں۔ ایک بحری بیڑے کا نام "اقیانوس" اور دوسرے کا نام "روم" رکھا جائے۔ یہ بحری بیڑے "سسلی" اور "مصر" کے خلاف استعمال کئے جائیں گے۔ ہو سکا تو یہ بحری بیڑے آئرلینڈ کے خلاف بھی استعمال ہوں گے۔

یہ ۱۸۱۲ء کا سن ہے۔ ہسپانیہ میں قدرے سکون ہے۔ اسی سن میں سپین کے ساتھ معاہدہ امن طے پا گیا ہے۔ نپولین نے ایک نئی فوج تیار کی۔ جس کی تعداد ساٹھ ہزار سے اسی ہزار تک تھی جو دشمن کو کچل کر رکھ سکتی تھی۔ یہ فوج خاص طور پر ساحلوں کی حفاظت کے لئے تیار کی گئی تھی۔ یہ فاتح اب دیگر ممالک کے ساتھ دوستی کا ہاتھ بڑھا کر اپنے منصوبوں پہ عمل پیرا تھا۔ اب بھی نپولین کے ذہن میں پرانے منصوبے انگڑائیاں لے رہے تھے۔ ایک دفعہ اس نے اپنی سپاہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمہیں معلوم ہے میں کیا کرنا چاہتا ہوں؟ سب سے پہلے تو میں یورپ کو فتح کر کے ان لٹیروں کے سردار کو سبق سکھانا چاہتا ہوں۔ تب میں پیش قدمی کر کے ہندوستان پر قبضہ کروں گا کیونکہ ہندوستان کو برطانیہ نے اپنے ظلم کے شکنجے میں جکڑ رکھا ہے۔ میں ہندوستان کو آزاد کروا کر رہوں گا۔ اگر میں نے ماضی میں انگلینڈ کو سبق سکھا دیا ہوتا تو میں اب تک "ماسکو" پر بھی قبضہ کر چکا ہوتا۔ اور یورپ کے تمام تخت میرے قدموں میں ہوتے۔ اب میں انگلستان کی معاشیات تباہ کر کے رکھ دوں گا۔ اب آپ دیکھیں گے کہ جلد ہی مشرقی اور مغربی سمندروں پر فرانس کا قبضہ ہو گا۔

اب نپولین کو ایک اور مسئلہ درپیش تھا کہ "جنرل تسر" کا پتہ نہیں چل رہا تھا۔ وہ مر گیا ہے یا کہ زندہ ہے۔ یہ ایک پھانس نپولین کے ذہن میں پھنسی ہوئی تھی۔ اس کی خواہشات اسے دوسرا سکندر بننے پر مجبور کر رہی تھیں۔ لیکن روس کا حکمران سکندر اب اس کا دوست تھا۔ اس نے نپولین سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی فوجیں نپولین کے ساتھ ہر محاذ پر بھیجے گا۔ لیکن اب وہ اپنے وعدے سے منحرف ہو رہا تھا۔ انہیں دنوں اس نے "کنفیڈریشن" کے ایک شہزادے کو لکھا کہ اب جو جنگ ہو گی وہ "جنرل تسر" کی وجہ سے ہو گی۔ اب میری کونسل نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ جنگ ناگزیر ہے روس کے شہزادوں نے "تسر" کو ورغلا کر اپنے ساتھ ملا لیا تھا۔ اب یہ اعلان جنگ اسی سلسلے میں تھا۔ اس جنگ کا بیج انہی لوگوں نے بویا تھا۔ اب دوستی کا کوئی شگوفہ نہیں کھل سکتا تھا۔ جنگ کے بیج کی

جڑیں بہت گہری تھیں۔

نپولین نے "تسر" کو منع کیا تھا کہ وہ یورپ کا کوئی جہاز بھی اپنی بندرگاہوں پر لنگر انداز نہ ہونے دے۔ لیکن اس نے اس بات کو نظر انداز کر دیا تھا۔ روس کے "ایگزینڈر" کو نپولین سے خار تھی کہ اس نے ایگزینڈر کی بہن سے شادی کیوں نہیں کی۔ اس لئے وہ "تسر" کا حامی تھا۔

نپولین ہمیشہ اپنی پالیسیوں کو منطقی انداز میں اپناتا۔ اب "ایگزینڈر" نے اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لئے نپولین کے ساتھ یہ چال چلی تھی اور حالیہ اعلان جنگ اسی سلسلے میں تھا۔ لیکن اب یہی ایگزینڈر نپولین کی طاقت سے مرغوب ہو کر نپولین سے دوستی کا خواہاں تھا۔ اب اس نے فرانسیسی تاجروں پر سے تمام پابندیاں اٹھا لی تھیں۔ اب فرانس کی شراب اور ریشم روس میں بک رہے تھے۔

نپولین کے سامنے میز پر نقشہ پھیلا ہوا تھا اور اب وہ سوچ رہا تھا کہ "سینٹ پیٹرزبرگ" یا پھر "پیرس" کی طرف چلا جائے۔ "تسر" نے ترکی کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر بنا لئے تھے لیکن نپولین اب "آسٹریا" سے گذر کر "سربیا" پر قبضہ کرنا چاہتا تھا اور پھر وہاں سے "مالدویہ" جانا چاہتا تھا اور اس کے ذہن میں یہ سوال بھی ابھرتا تھا کہ پولینڈ کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ اس طرح نپولین "وارسا" سے ہوتا ہوا "گلیشیا" تک جا سکتا تھا۔

فرانس کا سفیر جو کہ روس میں مقیم تھا وہ "تسر" کا بہت مداح تھا۔ اور وہ روس کے ساتھ دوستی کا خواہاں تھا۔ لیکن شہنشاہ نپولین ایسا نہیں چاہتا تھا۔ وہ "تسر" کے خلاف محاذ آرائی کرنا چاہتا تھا۔ لیکن ایگزینڈر اپنی دوستی کے حوالے سے نپولین کو "تسر" کے خلاف جنگ سے روکنا چاہتا تھا۔ نپولین نے کہا کہ اس سلسلے میں میں کسی سے ہدایت لینا نہیں پسند کرتا۔ ہاں! اگر میں نے کوئی ایسا قدم اٹھایا تو ایگزینڈر سے مشورہ ضرور کروں گا۔ میں ایک پرانا شاطر ہوں اور میں عوام کا مزاج خوب پہچانتا ہوں۔ نپولین نے ایک قاصد "تسر" کے پاس بھیجا۔ نپولین نے روس کے سفیر کو بھی دھمکی دی کہ اگر تم "وارسا" کے بدلے میں "اولڈن برگ" تبدیل نہیں کرنا چاہتے تو پھر انجام کے لئے تیار ہو جاؤ۔

اس طرح نپولین اپنے منصوبے کے مطابق عمل کرنا چاہتا تھا۔ دراصل اس کی روح خواہشوں کی غلام ہو چکی تھی۔ "فوچ" کو اس نے پچھلے سال پولیس کا وزیر مقرر کیا تھا۔ لیکن فوچ ہی در پردہ انگلینڈ کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ اب اسی "فوچ" کو نپولین نے "سنیٹر" مقرر کر دیا تھا۔ نپولین کو معلوم نہ تھا کہ یہ شخص اب دشمنوں کا جاسوس بن چکا ہے۔ اب

نپولین نے اس کو کسی بھی قسم کے عہدے سے علیحدہ کر دیا تھا اور اس کی نگرانی شروع کر دی تھی- نپولین کا کہنا تھا کہ جب سے میں نے نئی شادی کی ہے لوگ مجھے "سویا ہوا شیر" کہنے لگے ہیں لیکن لوگوں کو معلوم ہی نہ تھا کہ میری آستین میں سانپ پل رہے ہیں- اب میرا جاگنا پورا یورپ دیکھے گا-

نپولین یورپ کو متحد کر کے ایک کنفیڈریشن یا ریاست بنانے کا خواہشمند تھا- وہ "میلو" کے پہاڑوں سے لے کر "میلان" اور "ریوالی" تک ایک ہی ملک بنانا چاہتا تھا- وہ ایک قانون دان اور اعلیٰ منتظم تھا وہ ایسا کر سکتا تھا- لیکن اس کے اپنے ہی اس کی راہ کے خار ثابت ہوئے-

عجیب معاملہ تھا کہ نپولین اپنے بہترین خیالات "فوچ" کے ذہن میں ڈالتا رہا اور فوچ سونے کی تھیلیاں ایگزینڈر سے لیتا رہا- اور اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس سونے سے "تیلے راند" بھی حصہ وصول کرتا تھا- نپولین ان دونوں پر بھروسہ کرتا تھا- لیکن یہ اس کے اعتماد کو دھوکا دیتے رہے اور روسی سفارت خانے کے سیکرٹری سے سونے کے بدلے خفیہ رازوں کی تجارت کرتے رہے "تیلے راند" روس کو نپولین کی جنگی چالوں کے بارے میں خبردار کرتا رہا- حد یہ ہو گئی کہ روس نے "تیلے راند" کو لائسنس جاری کر دیا کہ وہ انگلینڈ کے سامان کی روسی بندرگاہوں پر تجارت کر سکتا ہے "تیلے راند" نے یہ دستاویزات پیرس میں ایک آدمی کو بھاری رقم کے عوض فروخت کر دیں-

کیا یہ بھی عجیب بات نہیں تھی کہ "تسر" بادشاہ سے زیادہ امیر تھا- اور روس کا اتحاد فرانس کے ساتھ قائم تھا- اور روسی منڈیاں فرانس کے مال کے لئے بند تھیں- روسی سامان کے بڑے خریدار سپین اور انگلینڈ تھے- اس طرح فرانس کی صنعت بحران میں تھی- جب اس بات کی وضاحت نپولین نے وزیر تجارت سے چاہی تو وہ کوئی جواب نہ دے پایا- اس کے علاوہ فرانس کی سلطنت کئی مسائل میں گھر چکی تھی- اب نپولین نے ہر قسم کے ریاستی قرضے پر پابندی لگا دی اور دوسرے شعبوں پر ٹیکس عائد کر دیئے- فرانسیسی مال کے لئے نئی منڈیاں تلاش کیں- اس طرح روسی تجارت کی جنگ میں فرانس نے اپنے آپ کو مستحکم کیا-

نپولین نے چیمبرز آف کامرس قائم کیا- یہ بات انگلینڈ کی معاشیات پر بری طرح اثر انداز ہوتی تھی- اس طرح فرانسیسی بنک بہت بڑا مالیاتی ادارہ بن گیا' اور انگلستانی بنک خالی ہو گئے- فرانسیسی لوگ خوشحال ہو گئے- نپولین نے اپنی تخلیقی اور ارتقائی قوتوں کے ذریعے

معیشت کا میدان جیت لیا۔ اب انقلاب کے مثبت نتائج سامنے آنا شروع ہو گئے۔ اب نپولین کے سامنے یہ معاملہ تھا کہ پروشیا کا کیا کیا جائے۔ کیونکہ وہاں کا حکمران "تسر" تھا۔ نپولین "تسر" کو مارنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ اس طرح روس کے ساتھ جنگ چھڑنے کا خطرہ تھا۔ "تسر" نے خفیہ معاہدے کے ذریعے "فریڈرک و یلیم" کے ساتھ تعلقات استوار کر رکھے تھے۔ اس نے "ویانا" کے جنرل کے ساتھ بھی اتحاد کر رکھا تھا۔ اب صرف پروشیا "آسٹریا" کے ساتھ ہی دشمنی رکھتا تھا۔ نپولین پروشیا کو آسانی سے فتح کر سکتا تھا۔ لیکن نپولین ہر چیز کو نظرانداز کرتا ہوا "بوکووینا" کی طرف کوچ کر گیا۔

نپولین کو اپنے دشمنوں پر حملہ کرنے کے لئے تین سال کا عرصہ درکار تھا۔ جس میں وہ جنگ کی بھرپور تیاری کر سکے۔ اب مشینوں کا دور آ چکا تھا۔ مشینوں کی ایجاد تاریخ کا بہت بڑا واقعہ تھی۔ نپولین نے اس دور میں بہت سی بندرگاہیں تعمیر کیں۔ نپولین کی روح خوشی سے سرشار تھی۔ کہ اس نے تخت پر بیٹھ کر فرانس کی بہت خدمت کی ہے۔

○

اس وقت روس کے ایگزینڈر کے ذہن میں کیا تھا؟ وہ روسی شرفاء کے طبقے سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اپنی ماں کی ہدایات کے مطابق حکومت کرتا تھا اب پھر اس کی امیدوں پر اوس پڑ گئی تھی۔ کیونکہ وہ سینٹ صوفیہ پر قبضہ جمانا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے تعلقات پولینڈ کے ساتھ بھی استوار کر رکھے تھے کیونکہ وہ سیاسی طور پر اپنے آپ کو مضبوط کرنا چاہتا تھا اور اپنی درباری زندگی کا تحفظ کرنا چاہتا تھا۔ اسی لئے اس نے نپولین کا دوست ہوتے ہوئے بھی کبھی دل سے اس کی عزت نہ کی۔

اب "تسر" کی وجہ سے وہ نپولین کے خلاف تھا لیکن ایگزینڈر میں حوصلے اور قوت فیصلہ کی کمی تھی۔ اس لئے وہ نپولین جیسے جنگی فنون کے ماہر سے کبھی بھی جنگ نہیں جیت سکتا تھا۔ وہ ہمیشہ اس سے خوف زدہ رہا۔ لیکن سیاسی کھیل میں اس نے دو کامیابیاں حاصل کی تھیں۔ اس نے دوستی کی وجہ سے اپنی جنوبی اور شمالی سرحدوں کی حفاظت کر لی تھی دوسرا اس نے "تسر" کو اپنے قابو میں لے کر فائدہ حاصل کیا تھا۔

انہی دنوں نپولین نے "ڈر۔سڈن" کے مقام پر تمام شہزادوں سے ملاقات کی جیسا کہ چار سال پہلے "ارفت" کے مقام پر کی تھی۔ اس میں وہ شہزادے بھی شامل تھے جنہوں نے جنگوں میں حصہ لیا تھا۔ اسی مقام پر نپولین "فرانس" سے ملا۔ فرانس سے نپولین کی یہ ملاقات بہت طویل عرصہ کے بعد ہوئی تھی۔ اس وقت سے لے کر اب دوبارہ فرانس سے

ملاقات اس مقام پر ہوئی۔ اب ”میری لوئی سا“ اپنے والد اور خاوند کے درمیان بیٹھی ہوئی بہت خوش تھی۔ کیونکہ اب فرانس کا اتحاد بھی نپولین کے ساتھ ہو چکا تھا۔

”میری لوئی سا“ رو رہی تھی کہ اس کے گلے میں پہنے ہوئے سچے موتی حجم میں اس کی سوتیلی ماں کے گلے میں پہنی ہوئی مالا کے موتیوں سے چھوٹے ہیں۔ دراصل یہ عورتوں کے روائتی حسد کی علامت ہے۔ ملکوں کو فتح کرنے والے فاتح اپنی گھریلو لڑائیوں سے مات کھا جاتے ہیں۔

نپولین نے پروشیا کے صدر کو ایک پیغام بھیجا کہ میں نے بہت سی پن چکیاں بنائی ہیں اگر آپ کہیں تو میں آپ کی خدمت میں بھیج دوں تاکہ آپ جمع کئے ہوئے اناج سے آٹا بنا سکیں۔ لیکن اس نے جواب دیا کہ آپ کی بڑی مہربانی۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہمارے ہاں بہت سی اس قسم کی چکیاں موجود ہیں نپولین کو جب یہ پیغام ملا تو اس کی نظریں اپنے جرنیلوں کی طرف اٹھیں اور ان سے پوچھا کہ کیا یہ ہماری توہین نہیں ہے؟ نپولین ایک سال کے عرصہ تک اپنی جنگی تیاریوں میں مشغول رہا۔ فوجیوں کو بھرتی کیا گیا۔ اناج کا ذخیرہ کیا گیا۔ چودہ سو حکم نامے جاری کئے گئے۔ چھکڑے بنائے گئے۔ پل تعمیر کئے گئے۔ ”بالٹک ریاستوں“ نے انگریزوں کے تعمیر شدہ قلعوں کو گوداموں کے طور پر استعمال کیا۔ سینکڑوں بحری جہاز اور چھکڑے چاول اور گندم ان گوداموں تک لاتے۔ فوجی تعلیم لازمی قرار دے دی گئی۔ ہزاروں لاکھوں گھوڑے جمع کئے گئے۔ اب اسے جون تک انتظار کرنا تھا جب گھاس اگتی ہے۔ اب نپولین کو اپنے جوانوں میں جنگ کی روح پھونکنا تھی۔ اس نے نو آموز سپاہیوں کو ہدائت کی کہ وہ اپنے آپ کو مشقوں سے سخت جان کر لیں۔ یہاں ”ڈر۔سڈن“ میں ہی جنرل مورات نے نپولین کو درخواست دی کہ اسے کچھ عرصہ کے لئے چھٹی دی جائے۔ نپولین نے اس کی درخواست کو نظر انداز کر دیا۔ ایک دوسرے جرنیل ”ریپ“ نے نپولین سے سوال کیا کہ جناب آپ اتنی زیادہ جنگ کی تیاری کیوں کر رہے ہیں تو نپولین نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کو جنگ لڑنے کا کوئی خاص شوق نہیں جو جنگیں لڑتے ہیں وہ بادشاہتیں قائم کرتے ہیں۔ نپولین ”میمن“ کی طرف روانہ ہو گیا۔ دریا کی دوسری جانب روسی فوجیں موجود تھیں۔ نپولین نے کئی میلوں کا چکر کاٹ کر پل کو کراس کیا۔ پولینڈ میں وہ تین اطراف سے حملہ کرنا چاہتا تھا۔ قلب سے حملہ کرنے والی فوج کی کمان خود نپولین کر رہا تھا میسرہ کی کمان یوجین کے ہاتھ میں تھی۔ اور تیسری طرف سے ”جروم“ کا حملہ آور ہونا تھا۔ اور اس کے کچھ دستے پشت پر تعینات تھے کیونکہ نپولین کا

دشمن تین لاکھ سپاہ رکھتا تھا۔ جبکہ نپولین کے پاس ایک لاکھ ستر ہزار فوج تھی اس طرح افرادی قوت کے لحاظ سے اس کا دشمن نپولین سے طاقتور تھا۔ لیکن نپولین افراد کی گنتی پر یقین نہیں رکھتا تھا۔ اسے اپنی جنگی حکمت عملی پر پورا پورا اعتماد تھا۔

روسی اپنی کمزوری کے باعث اس محاذ سے دور ہی تھے۔ نپولین نے پولینڈ کے جنرل "برکلے" سے کہا کہ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں تمہارا پیچھا "والگا" تک نہیں بلکہ "ڈیونا" تک کروں گا جو کہ ایک اچھا میدان جنگ بھی ہے اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں اس سال ہر صورت میں "دریائے ڈیونا" کو عبور کروں گا۔ میں سردی کا موسم "و یلنا" میں گزاروں گا اور وہاں اپنے دوستوں کے ساتھ تھیٹر دیکھا کروں گا۔ اور مجھے یقین ہے کہ مئی تک تمام معاملات درست ہو جائیں گے۔

نپولین کے لئے دوسرے ممالک سے اچھی خبریں آ رہی تھیں کیونکہ متحدہ امریکہ نے انگلینڈ کے ساتھ اعلان جنگ کر دیا تھا اور اسے سمندری لڑائیوں میں کامیابیاں بھی ہوئی تھیں۔ اب برطانیہ متحدہ امریکہ کے ساتھ امن کا خواہاں تھا اس طرح وہ اپنی طاقت بڑھا کر لڑنا چاہتا تھا۔ ہسپانیہ میں بھی فرانسیسیوں کو کامیابیاں حاصل ہو رہی تھیں۔ انہی دنوں نپولین کو خوراک کی کمی کا شکار ہونا پڑا کیونکہ خوراک لانے والے چھکڑے "دریائی سیلاب" میں بہہ چکے تھے۔ اب دریا اترنے تک کوئی خوراک پہنچنے کا کوئی معقول ذریعہ نہ بن سکتا تھا۔

دس ہزار گھوڑے بھوک سے مر چکے تھے۔ سپاہیوں میں بددلی پھیل چکی تھی اور نپولین کو اس ملک سے خوراک ملنے کی کوئی امید نہ تھی۔ "لتھوانیا" اور "لمباڈری" سے بھی خوراک ملنے کی امید نہ تھی۔ اب روس اور اہل پولینڈ نپولین پر ہنس رہے تھے کہ نپولین نے جنگ کی خوب تیاری کی ہے۔ اپنی فوج کو لڑنے کی بجائے بھوکوں مار دیا۔ ایک دن نپولین نے اپنے سپاہیوں کو خطاب کیا کہ میں ایک ماہر ریاضی دان بھی ہوں۔ میں نے اپنے حساب سے جو کچھ کیا ہے صحیح کیا ہے۔ آپ آپس میں مت جھگڑیں۔ میں یہاں "تسر" سے جنگ کرنے آیا تھا۔ لیکن اب میں اس سے صلح کروں گا۔ کیونکہ وہ ماضی میں میرا قریبی ساتھی رہ چکا ہے۔ اسی دوران روس کا ایک جاسوس پکڑ کر لایا گیا۔ نپولین اور اس کے جرنیلوں نے اس جاسوس سے بہت سے سوالات کئے۔

نپولین نے پوچھا کہ تم وسطی مشرق سے تعلق رکھتے ہو؟ اس نے کہا' ہاں! کیونکہ ہماری فوج میں ان لوگوں کی بہادری پر بھی تجربات کئے گئے ہیں ایک جرنیل نے سوال کیا کہ

کیا یہ سچ ہے کہ "تسر" "و یلنا" میں روزانہ ایک خوبصورت خاتون کے ساتھ شام کی چائے پیا کرتا تھا؟ اور کیا تم مجھے اس خوبصورت خاتون کا نام بتا سکتے ہو؟ ہاں یہ صحیح ہے اس خاتون کا نام "بیرن ووم" ہے۔ اس کے علاوہ بھی وہ بہت سی خواتین کو رات کے کھانے پر مدعو کیا کرتا ہے۔ کیا وہاں کے تمام لوگ اسے پسند کرتے ہیں؟ یہ تو رسم دنیا ہے کہ فرشتوں کے ساتھ ساتھ شیطانوں کی بھی پوجا کی جاتی ہے۔ نپولین نے پوچھا کہ "ماسکو" کی آبادی کتنی ہے؟ وہاں گرجے کتنے ہیں؟ جاسوس نے جواب دیا کہ ماسکو میں بہت زیادہ گرجے ہیں کیونکہ وہاں کے لوگ انتہائی پارسا ہیں۔ نپولین نے دریافت کیا کہ یہاں سے ماسکو پہنچنے کے لئے قریبی راستہ کونسا ہے؟ اس نے جواباً کہا کہ یہاں سے تمام راستے تو "روم" کو جاتے ہیں۔ آپ اپنی مرضی سے ماسکو کے راستے کا انتخاب کر سکتے ہیں' کیونکہ "چارلس یازدھم" تو "پلتوا" کے راستے سے ماسکو پہنچا تھا۔

نپولین کو اس جاسوس سے کوئی خاص معلومات حاصل نہ ہوئیں اور نپولین بڑی حد تک سنجیدہ نظر آتا تھا۔ اب نپولین ہر صورت میں جنگ کرنا چاہتا تھا۔ لیکن روسی جنگ سے بچنا چاہتے تھے۔ پسپا ہوتے ہوئے روسیوں نے راستے کی تمام فصلیں تباہ کر دی تھیں۔ فرانسیسی فوج بددلی سے روسیوں کا پیچھا کر رہی تھی کیونکہ کھانے کو سبزی تک میسر نہیں تھی۔ گھوڑے بھوک سے بے حال تھے۔ روزانہ نو ہزار فرانسیسی فوجی مر رہے تھے۔

پیرس میں محاذ کی خبریں بہت کم پہنچی تھیں کیونکہ سیلابوں اور جنگی حالات کی وجہ سے راستے ختم ہو چکے تھے۔ اور ڈاک کا نظام درہم برہم ہو چکا تھا۔ ایک دن نپولین کو "تولری محل" سے لکھا ہوا ایک خط موصول ہوا جو کہ نپولین کے بچے کی "آیا" نے لکھا تھا۔ اس خط میں نپولین نے بچے کے بارے میں لکھا تھا کہ وہ اب اکثر اپنے باپ کے بارے میں پوچھتا ہے اس کے دودھ کے دانت گر گئے ہیں۔ اسے ضرورت کی ہر چیز مہیا کی جاتی ہے اب جلدی آ کر بچے کو دیکھیں۔

نپولین ایک بڑی جنگ میں الجھا ہوا تھا۔ ہر طرف بربادی تھی۔ جلے ہوئے مکانوں سے دھواں اٹھتا تھا۔ لاشیں گل سڑ رہی تھیں۔ اسے عجیب و غریب قسم کا کھانا کھانا پڑتا تھا۔ وہ گھوڑے کی پیٹھ پر سوار جلد تھک جاتا تھا۔ وہ انتہائی غمگین بھی تھا۔ زیادہ سفر پیدل کیا کرتا تھا۔ وہ اپنے گھر سے بارہ سو میل دور تھا۔ ایک دن اس نے اپنے سپاہیوں سے پوچھا کہ پیرس یہاں سے کتنی دور ہے۔ انہوں نے جواب دیا جناب بہت دور ہے۔ وہ اپنے خشک ہونٹوں پر جمی ہوئی پپڑیاں زبان سے تر کر کے چپ ہو رہا۔ اب وہ اس سرزمین سے بھاگ

جانا چاہتا تھا' گرمی' دھول اور جنگ کی سختیوں نے اس کے فوجیوں پر بہت گہرے اثرات چھوڑے تھے۔

روسی اس کی حالت زار پر ہنس رہے تھے۔ نپولین کو صلح کا کوئی راستہ نظر نہ آ رہا تھا۔ پھر ایک دم اس میں حوصلہ عود آیا۔ اس نے اپنی تلوار کو لہرا کر کہا کہ میں یہاں رہوں گا اور حالات کو درست کروں گا۔ "مورات" نے بھی یہی مشورہ دیا کہ پیش قدمی جاری رکھی جائے۔ نپولین نے ہدف دیا کہ تیرہ دسمبر کو ہم "ماسکو" میں ہوں گے اور اس جنگ کا اختتام اس دسمبر میں ہو گا جبکہ جنگ کے تین سال پورے ہو چکے ہوں گے۔

نپولین نے پیرس کو خط لکھا کہ مجھے کچھ ادبی کتابیں اور ناول بھیج دو اور وہ میرا سبز کوٹ بھی بھیج دو جو میں بہت پہلے پہنا کرتا تھا۔ نپولین فارغ وقت میں یا تو کتابیں پڑھا کرتا یا پھر دوربین سے گرد و پیش کا جائزہ لیا کرتا۔

اب نپولین کو خبریں مل رہی تھیں کہ انگلینڈ نے "تسر" اور ہسپانوی ایجنٹوں سے خفیہ معاہدے کر لئے ہیں۔ اب نپولین نے سوچا کہ یورپ کا حل نکل آئے گا۔ کیونکہ انگلینڈ کی مداخلت یورپین کو گوارا نہیں اسے روسی فوجیں نہیں مل رہی تھیں کیونکہ وہ پولینڈ کے محاذ جنگ کی طرح چھپ رہی تھیں۔ اگر وہ ماسکو اور "پیٹربرگ" کی طرف پیش قدمی کرے تو اس کی کامیابی یقینی ہے۔

اس کے جرنیلوں نے اس سے بہت سے سوالات کئے۔ لیکن نپولین نے کہا کہ روسی فوج تھک چکی ہے وہ ہمارے مدمقابل نہیں آئے گی ایگزینڈر ایک بڑی جنگ لڑنے کی حالت میں نہیں ہے۔ اب وہ اور خون بہنے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اب میں اگر مقدس شہر ماسکو میں داخل ہو جاؤں تو میں اپنی طاقت سے یہ جنگ جیت لوں گا۔ فرانسیسی فوجیں ان کو خاک و خون میں ملا دیں گی۔ تیرہ سال پہلے "نکہ" میں بھی فرانسیسیوں نے ایسے ہی بہادری کے جوہر دکھائے تھے۔ اور شہر کو فتح کر لیا گیا تھا۔ "نکہ" کے کھنڈرات اب بھی فرانسیسیوں کی بہادری کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ اب مسئلہ یہ تھا کہ یہ بھوک کی ماری ہوئی فوج کوئی کردار بھی ادا کر سکے گی یا نہیں۔ نپولین کی دو تہائی فوج تباہ و برباد ہو چکی تھی۔ جبکہ ابھی کوئی جنگ بھی نہیں لڑی تھی۔

اب نپولین نے "تسر" کو پیغام بھیجا۔ لیکن اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ اس سے پہلے بھی نپولین نے "تسر" کو پیغام بھیجا تھا۔ اس کے جرنیل نپولین کے پیغام پر خوش نہ تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ اپنے بھائی کو پیغام بھیجو تاکہ وہ آپ کی مدد کر سکے۔ نپولین کا کہنا تھا کہ

"تسر" سے تعلقات بڑھانا بہتر ہے۔ مجھے تو صرف روسیوں سے خطرہ تھا لیکن وہ میدان سے بھاگ گئے ہیں۔ اب تم کچھ چینی اور کافی خرید لو تاکہ ہم "تسر" کا جواب ملنے تک گذارہ کر سکیں۔ اگر "تسر" نے کوائی جواب نہ دیا تو میں ماسکو چلا جاؤں گا۔

اس سے پہلے نپولین نے کبھی کسی سے مدد طلب نہ کی تھی وہ تو صرف کمان کرنا جانتا تھا۔ اس نے تو پوپ کے ساتھ بھی بڑے اکھڑ لہجے میں بات کی تھی۔ اس نے اپنی زندگی میں صرف دو دفعہ درخواست کی تھی۔ ایک دفعہ پوپ کو اپنا رویہ درست کرنے کے لئے اور دوسری بار فرانسسکو اس کی بیٹی کا ہاتھ مانگنے کے لئے کیونکہ نپولین کا خواب دنیا پر حکمرانی کرنا تھا۔ اس لئے اس نے درخواست کے الفاظ کبھی استعمال نہ کئے تھے۔ اب روسیوں کی ماں یعنی ایگزینڈر کی والدہ محترمہ اپنے رویہ پر پچھتا رہی تھی۔ کیونکہ اب وہ اپنے شہروں کو شعلوں میں جلتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ اگر اس کی بیٹی نپولین کی ملکہ ہوتی تو اسے یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتے، نپولین نے "ریپ" کو حکم دیا کہ تمام شراب بہا دی جائے یا پھر سپاہیوں سے کہا کہ وہ اس کے آخری قطرے تک پی جائیں کیونکہ میں ماسکو کی طرف کوچ کر رہا ہوں۔ اب میں پھر ایک جرنیل کا رول ادا کروں گا۔ سپاہیوں کی آنکھیں چمک اٹھیں کیونکہ وہ نپولین کی آواز میں وہی رعد دیکھ رہے تھے۔

یہ ستمبر کے دن تھے۔ "برکلے" مقدس تیل سے چراغ جلا کر ماسکو کی سلامتی کی دعائیں مانگ رہا تھا۔ لیکن حالات ایسے پیدا ہو گئے تھے کہ اب اسے ہر صورت میں نپولین کا سامنا کرنا تھا۔ ماسکو میں اعلان کر دیا گیا کہ کل رات تک کوئی فرد نہ سوئے کیونکہ نپولین سے جنگ ہو سکتی ہے نپولین نے بھی اپنے سپاہیوں کو ایسی ہی ہدایات دیں۔ کہ بالکل چاک و چوبند رہو۔ ہمیں کل تک ماسکو پر قبضہ کرنا ہے۔ تب ہماری مشکلات کا خاتمہ ہو جائے گا۔

اسی رات آدھی رات کو پیرس سے ایک ایلچی آ گیا۔ اس وقت نپولین اپنے جنگی نقشے پر جھکا ہوا تھا۔ اس وقت اس کو بتایا گیا کہ آپ کے لئے ضروری کام ہے۔ ایلچی نے بتایا کہ "ولنگٹن" کو "سالا مانیکا" میں فتح ہو گئی ہے شہنشاہ نپولین نے پوری رپورٹ کو پڑھا اور کوئی تبصرہ نہ کیا۔ اور اپنے کام میں مصروف رہا۔ اس کا ذہن بہت مطمئن تھا۔ یہ ایلچی پیرس سے اس کے بیٹے کی تصویر بھی لایا تھا۔ اس نے اپنے سپاہیوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ مجھے اس بیٹے کی بھی پرواہ نہیں ہے۔ میں تو صرف کامیابیوں پر ہی یقین رکھتا ہوں۔ آپ نے دیکھا کہ سپین میں انگریزی فوج فرانسیسیوں کو فتح نہیں کر سکی۔ بلکہ مفتوح ہو گئی۔ اب اگر میں مر بھی جاؤں تو کوئی پرواہ نہیں۔ میرا یہ بیٹا آپ کی کمان کرے گا۔ جب نپولین

اپنے خیمے میں واپس آیا تو اس نے بڑے شاعرانہ انداز میں کہا کہ اس تصویر کو چھپا کر رکھو۔ یہ ابھی بہت چھوٹا ہے کہیں میدان جنگ سے ڈر نہ جائے۔ نپولین کی ٹانگیں سوج چکی تھیں گھوڑے پر بیٹھ بیٹھ کر اس کی پیٹھ اکڑ چکی تھی۔ رات کو روسیوں نے جنگ کئے بغیر ہتھیار ڈال دیئے۔ نپولین کے ستر ہزار فوجی پچھلی لڑائیوں میں مارے جا چکے تھے۔ اس جنگ میں اس کا کوئی خاص جانی نقصان نہ ہوا۔ اب ماسکو کا راستہ اس کے لئے کھلا تھا۔ اب بھی ایک لاکھ فوج اس کے زیر کمان تھی۔ جب وہ ماسکو میں داخل ہو رہا تھا تو سورج مغرب میں غروب ہو رہا تھا۔ نپولین نے یہاں مشرقی ہواؤں کی باس کو محسوس کیا۔

○

نپولین نے شہریوں سے پوچھا کہ شہر کی چابیاں کہاں ہیں؟ اور رئیس شہر میرے استقبال کے لئے کیوں نہیں آیا؟

وہ دوپہر تک شہر کی چابیوں کا انتظار کرتا رہا۔ اور فوجی دستے مارچ پاسٹ کرتے ہوئے اس کے قریب سے گذرتے رہے۔ اس سے پہلے "ویانا" "میلان" "میڈرڈ" اور "برلن" میں وہ شہر کے راستوں سے ایک فاتح کی حیثیت سے گزرتا رہا تھا۔ یہ ایک قدیم روم کے فاتحوں کی رسم تھی۔ روسی پٹی ہوئی فوج نے اس فاتح فوج کے لئے مشرقی میدانوں کو خالی کر یا تھا۔

شہر میں بالکل خاموشی تھی جیسے شہر کے باسی ہی مر چکے ہوں۔ بہت سے گھر خالی پڑے ئے ۔ نپولین نے کہا کہ سب سے پہلے تو ہم خوراک حاصل کریں گے اور پھر اپنی تھکاوٹ دور ریں گے۔ نپولین کی فوج کے سپاہی ماسکو کی گلیوں سے گذر رہے تھے۔ ہر طرف سکوت چھایا وا تھا۔ صرف گھوڑوں کے ٹاپوں کی آوازیں آ رہی تھیں "کریملن" کا قلعہ بہت مضبوط ؛لعہ تصور کیا جاتا تھا۔ یہ اجنبی سپاہی قلعے کی بڑی بڑی دیواروں کو دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔ قلعے کے تمام دروازے کھلے ہوئے تھے۔ لیکن کوئی بندہ بشر نظر نہیں آ رہا تھا۔ قلعے کے سنہری اور سرخ کمرے عجیب سماں پیش کر رہے تھے۔ نپولین کی تمام فوج ایک بہت بڑے ہال کمرے میں چلی گئی۔

ماسکو میں ہر جگہ امن ہو چکا تھا۔ پورا شہر ایک ویرانی کا سماں پیش کر رہا تھا۔ نپولین پریشان تھا کہ اس کے پاس کوئی بھی نہیں آیا جو اس کے ساتھ ماسکو کے معاملات طے کر سکے۔ اب رات چھا چکی تھی۔ لیکن کسی کی آنکھوں میں بھی نیند نہ تھی۔ نپولین پولینڈ کے نقشے پر جھکا ہوا تھا اور وہ "پیٹرز برگ" کے بارے میں ایک لائحہ عمل تیار کر رہا تھا۔ اب

اسے رہنے کو چھت تو مل گئی تھی لیکن خوراک کا بندوبست نہیں ہوا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے یہ شہر صحرا کے درمیان میں تعمیر کیا گیا ہے۔ ایک دن انہوں نے دیکھا کہ شہر میں جگہ جگہ آگ لگی ہوئی ہے۔ فوج کے تمام افسر بھاگ کر وہاں پہنچ گئے۔ یہ آگ حادثاتی طور پر نہیں لگی تھی بلکہ پورے شہر کو آگ لگا دی گئی تھی۔ شہر کے میونسپل کے آگ بجھانے کے انجن پہلے ہی توڑ دیئے گئے تھے۔ اب مقدس "ماسکو" جو کہ گرجوں کا شہر کہلاتا تھا۔ آگ کے شعلوں میں گھرا ہوا تھا۔ شہنشاہ نپولین نے سوچا کہ اب کیا کیا جائے؟ نپولین کا ایک ساتھی "سیگر" ایک جگہ رقم طراز ہے کہ آگ کے شعلے پھیلتے ہوئے محل کے وسطی حصے تک پہنچ گئے۔ بہت ہی خوفناک صورت حال تھی۔ محل کی تمام کھڑکیاں کھلی ہوئی تھیں لیکن دھویں کی وجہ سے نظر نہیں آ رہی تھیں۔ یہ ایک بہت بڑا المیہ تھا کہ اس محل کو جلایا جا رہا تھا۔ جس کو تعمیر کرنے کے لئے کئی سال لگے تھے۔ اور یہ دنیا کی خوبصورت عمارتوں میں سے ایک تھی۔ لیکن نپولین بالکل نہیں گھبرایا تھا اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ تمام فضا دھویں سے پر تھی۔ آگ کی چنگاریاں ہوا سے اڑ رہی تھیں۔

"مورات" اور "یوجین" پیدل بھاگتے ہوئے یہاں پہنچے تھے۔ وہ شہنشاہ نپولین سے اصرار کر رہے تھے کہ چلو بھاگ کر اس محل سے نکل چلیں بادشاہ نے بھی دیکھا کہ واقعی آگ کے شعلے ان تک بھی پہنچنے والے ہیں۔ اس وقت ایک روسی فوج کے افسر کو گرفتار کر کے لایا گیا۔ اس نے اقبال جرم کیا کہ اسی کے کہنے پر شہر اور قلعے کو آگ لگائی گئی ہے۔ اس قیدی کو کہا گیا کہ ہم لوگوں کو قلعے سے باہر نکلنے کے لئے رہنمائی کی ضرورت ہے۔ تمام لوگ قلعے کی سیڑیاں اتر کر اس کے ساتھ ہو لئے۔ لیکن قلعے کے تمام دروازے آگ کے شعلوں میں لپٹے ہوئے تھے اس قیدی نے دو چٹانوں کے درمیان سے ایک راستے کی نشاندہی کی۔ اب صرف یہی تنگ سا راستہ "کریملن" سے بچ کر بھاگنے کا رہ گیا تھا۔ لیکن سامنے دریا تھا اب مسئلہ تھا کہ اس دریا کو کیسے عبور کیا جائے۔ ہر طرف دھواں پھیلا ہوا تھا اور کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ دوسرے تمام راستوں اور گلیوں میں بھی آگ کے شعلے ہی نظر آ رہے تھے۔ مکانوں کی چھتیں تڑخ تڑخ کر گر رہی تھیں۔ تمام لوگوں کا سانس دھویں کی وجہ سے اکھڑا ہوا تھا۔ آگ کی حرارت جسموں کو پگھلا رہی تھی۔ اب ایک اور مصیبت آ پڑی کہ ہمارا راہنما راستہ بھول گیا۔ اب تمام لوگوں کی زندگیاں اس بے رحم آگ کی نذر ہونے والی تھیں۔ لیکن فوج کے کچھ سپاہیوں نے شہنشاہ نپولین کو پہچان لیا اور اس کی راہنمائی کرتے ہوئے آگ سے کھنڈر لئے ہوئے شہر سے نکال کر لے گئے۔ چوتھے دن کے

بعد شہنشاہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ پھر "کریملن" کے قلعے میں داخل ہوا۔ قلعے کو بہت کم نقصان پہنچا تھا۔ روسی وفد نپولین سے پانچویں دن ملنے آیا۔ ایک معمولی سا آدمی جسے کوئی بھی نہیں جانتا تھا وہ روسیوں کے وفد کا قائد تھا۔ وہ فرانس کے اس عظیم شہنشاہ کے سامنے احساس کمتری میں مبتلا تھا کیونکہ ان دنوں شہنشاہ نپولین سے سارا یورپ کانپتا تھا۔ اس آفیسر کے ساتھ شرائط طے کر لی گئیں۔

نپولین نے کہا کہ یہ ایک سیاسی جنگ ہے۔ اگر "تسر" امن چاہتا ہے تو پھر اسے اپنی اس خواہش کا اظہار مجھ سے ضرور کرنا چاہئے تھا تو میں اس جنگ سے دستبردار ہو جاتا لیکن اس شرط پر کہ اسے "سینٹ پیٹربرگ" چھوڑنا پڑتا۔ اب "تسر" کو خوش ہونا چاہئے کہ میں "ماسکو" میں بیٹھ کر اس کے چشم دید گواہوں کے سامنے یہ بات کر رہا ہوں۔ آپ "تسر" کو یہ تمام باتیں ضرور بتائیں۔

نوجوان کپتان نے کہا کہ جناب میں ایسا ہی کروں گا۔ بلکہ میں وہاں کی عدالت کے جج "ٹالسٹائی" سے بھی اپیل کروں گا کہ وہ "تسر" کو اس معاملہ میں قائل کرے کیونکہ "ٹالسٹائی" ایک انتہائی مدبر انسان ہے۔ نپولین نے کہا کہ اگر "تسر" یہ بات نہ مانے تو صبح کی سیر کے وقت اس کا کام تمام کر دو۔ اس بات پر وفد کا نوجوان کپتان قائد کچھ پریشان سا ہو گیا۔ کیونکہ وہ ایسا جرم نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے کوئی وعدہ نہ کیا۔ شہنشاہ نے دوبارہ کہا کہ میں آپ کو آپ کے بادشاہ کے نام ایک خط لکھ کر دیتا ہوں۔ اور تم یہ خط اسے پہنچا دینا۔ شاید اس طرح وہ کچھ راہ راست پر آ جائے۔ نپولین نے خط لکھا کہ بھائی "تسر" ماسکو کی لاثانی خوبصورتی نے مجھ پر ایک جادو سا کر دیا ہے۔ تو کیا تم پسند کرو گے کہ میں اس خوبصورتی کو برباد کر دوں اور یہ خوبصورت شہر آگ کے شعلوں میں جل کر راکھ کا ڈھیر بن جائے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اس شہر کی تعمیر میں صدیاں گذر گئیں اب تم چھوٹی سی خواہش کے عوض اسے برباد کروا دو گے۔

ہاں میں تمہیں وہ علاقے بھی واپس کر دوں گا جو روسی فوج سے چھینے گئے ہیں۔ اور ان شہروں کے انتظام و انصرام کے ادارے بھی بحال رکھوں گا۔ جیسا کہ "ویانا" میں بحال رکھے گئے تھے مجھے امید ہے کہ تم اپنے اصولوں سے انحراف نہیں کرو گے۔ اور تم ایک عظیم قوم کو برباد ہونے سے بچا لو گے۔ میں آپ کو خلوص سے مشورہ دیتا ہوں کہ تم ان مذکورہ باتوں پر عمل کرو گے اس طرح ہم دوست بن جائیں گے۔

دراصل یہ خط ایک استاد کا ایک شاگرد کو نصیحت نامہ تھا۔ جس میں غصہ اور دھمکیاں

بھی شامل تھیں اور محبت و الفت بھی تھی۔ جب یہ خط "تسر" کو ملا تو اس نے یہ خط "ایگزینڈر" کو دکھایا۔ لیکن "ایگزینڈر" بالکل نہیں چاہتا تھا کہ نپولین کے ساتھ دوستی کی جائے کیونکہ نپولین نے ان کی بیٹی کو دلہن قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

انہی دنوں ایک فرانسیسی "برنارڈو" بھی "تسر" سے ملا۔ تسر ان دنوں "فنلینڈ" میں تھا۔ برنارڈو بھی نپولین سے نفرت کرتا تھا۔ اور اپنے آپ کو "ناروے" کا فاتح کہلاتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ تسر اور نپولین دوستی کریں۔ کیونکہ برنارڈو نپولین کو تباہ و برباد کر کے فرانس کا تاج اپنے سر پر سجانا چاہتا تھا۔

جرمنوں کا ایک قائد بھی عرصہ چار سال سے نپولین کے خلاف جدوجہد میں مصروف تھا اس کا نام "بیرم ووم" تھا۔ وہ اپنی مادر وطن کو "تسر" کی مدد سے نپولین سے آزاد کروانا چاہتا تھا۔ اس طرح "بیروم ووم" نے بھی "تسر" کو نپولین کے ساتھ دوستی سے منع کیا۔

○

پانچ ہفتے گذر گئے لیکن "سینٹ پیٹربرگ" سے کوئی جواب نہ آیا۔ اب سردی کا موسم بالکل قریب آ چکا تھا اور نپولین کے لئے سردی کی صورت حال انتہائی تشویش ناک تھی۔ اس نے جو پیرس سے کتابیں منگوائی تھیں وہ بھی نہ پہنچی تھیں۔ وہ "کریملن" کے قلعہ میں انتہائی اداس تھا وہ ہر قسم کے خطوط خود پڑھتا اور رات کے کھانے کے بعد ان کے جوابات لکھتا۔ وہ گھنٹوں لیٹا رہتا اور خلا میں گھورتا رہتا۔ اس جلے ہوئے شہر میں اسے کرنے کو کوئی کام نہ تھا۔ کسی دن وہ شام کو اداکاروں سے ڈرامہ کروا کر دیکھا کرتا۔ دن کو وہ کچھ وقت کے لئے فوجی احکامات جاری کرتا۔

اس کے جرنیل "ڈارو" نے نپولین کو مشورہ دیا کہ سردی کا موسم یہیں گذارا جائے اور "لتھونیا" سے کمک طلب کی جائے۔ اور پھر موسم بہار میں "سینٹ پیٹر برگ" کی طرف کوچ کیا جائے۔ نپولین تھوڑی دیر کچھ سوچتا رہا۔ پھر اس نے کہا کہ ایک شیر دل آدمی کو اتنی گھٹیا سوچ نہیں رکھنی چاہئے۔ پیرس کے عوام کیا کہیں گے کہ نپولین نے یہ چھ ماہ کیوں ضائع کر دیئے۔ اس عرصہ میں جرمنی اور آسٹریا بھی طاقت پکڑ جائیں گے۔ بلکہ فوج کو حکم دینا چاہئے کہ واپس پیرس چلیں۔ پھر خود ہی نپولین نے کہا کہ ہم اپنے ساتھ کون سے فتح کے تمغے لے کر جائیں گے۔ کیا ہم "کریملن" کے قلعے کی جلی ہوئی دیواروں کی خاک لے کر جائیں گے۔

وہ "ماسکو" سے آٹھ میل دور بیٹھ کر کسی بات کا متوقع تھا اور اس کا ٹڈی دل لشکر

اس کے ساتھ تھا۔ اس میں بے شمار بیمار اور زخمی بھی تھے۔ یہ اکتوبر کی انیس تاریخ تھی اور موسم بہت خوشگوار تھا۔ سامان سے لدے ہوئے چھکڑے ایک طویل قطار میں چلے آ رہے تھے۔ اور روسی فوجیں ان کے گرد گھیرا تنگ کر رہی تھیں۔ نپولین کسی مناسب جگہ کی تلاش میں تھا۔ دراصل نپولین لڑنے کی حالت میں نہ تھا۔ یہ اس کی جنگی زندگی کے برے ترین دن تھے۔ اب نپولین حملہ آوروں کا ردعمل جاننا چاہتا تھا۔ لیکن کچھ سوچنے سمجھنے سے پہلے ہی لڑائی شروع ہو گئی۔ دشمن کی فوج نے اسے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ نپولین نے اپنے جوانوں کا حوصلہ بڑھایا کہ بھاگنا بالکل نہیں بلکہ ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے۔ آخرکار نپولین کو فتح حاصل ہوئی۔

○

نپولین کو اپنی زندگی میں اب دوسری دفعہ انتہائی مخدوش حالات کا سامنا تھا۔ اس سے پہلے وہ "مصر" کی مہم کے دوران بھی ایسے ہی حالات سے گزر چکا تھا۔ اب پھر اسے انتہائی سنگین حالات کا سامنا تھا۔ بہت دنوں سے پیرس سے کوئی قاصد نہ آیا تھا۔ اس طرح پیرس سے رابطہ منقطع تھا۔

برف گر رہی تھی وہ اپنے خیمے میں لیٹا ہوا تھا کہ پیرس سے قاصد آ گیا۔ قاصد نے بتایا کہ پیرس میں حالات بہت ہی ابتر ہیں۔ پورے فرانس میں نپولین بوناپارٹ کے مرنے کی خبر پھیل چکی ہے۔ پولیس کے سربراہ نے ایک علیحدہ آزاد صوبہ بنا کر اپنی بادشاہت کا اعلان کر دیا ہے۔ پیرس کے شہری تولری محل اور اس کے بادشاہ کا تمسخر اڑا رہے ہیں۔ پیرس کے گلی محلے بالکل سونے ہو گئے ہیں۔ وہاں کی اخبار نے بھی نپولین کی موت کی تصدیق کر دی ہے۔

نپولین کا چہرہ زرد پڑ گیا لیکن چہرہ پھر بھی پرسکون تھا۔ نپولین نے "ڈارو" سے کہا کہ میں پیرس واپس جانا چاہتا ہوں۔ مجھے اپنی بیوی بچے اور حکومت کی کوئی فکر نہیں میں فرانسیسی عوام کا تحفظ چاہتا ہوں۔

لیکن حالات نپولین کے حق میں نہ تھے۔ دریا پر بنے ہوئے دونوں پل دشمن نے تباہ کر دیئے تھے۔ دریا کا وسیع پاٹ برفانی پانی سے لبریز تھا۔ اس کی پچیس ہزار سپاہ انتہائی خستہ حالت میں تھی۔ بیمار اور زخمی بڑی تعداد میں تھے اور راستے برف سے بند ہو رہے تھے۔ سپاہی بگھیوں کو توڑ کر آگ جلا کر اپنے آپ کو گرم رکھتے تھے دوسرے دن نپولین دریا پر آیا اور اردگرد کا جائزہ لیا کہ کہاں سے دریا کو پار کیا جائے۔ دوسرے کنارے پر دشمن پڑاؤ

ڈالے ہوئے تھا۔ نپولین نے اپنے تمام افسروں کی مجلس بلائی اور ان حالات پر تبصرہ کیا اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل تیار کیا۔

بہت سے افسروں نے مشورہ دیا کہ ہماری فوج اچھی حالت میں نہیں ہے راستے خراب ہیں۔ اس لئے تمام فوج کا سفر کرنا ٹھیک نہیں۔ اور پھر فیصلہ ہوا کہ نپولین صرف دو آدمیوں کے ساتھ بھیس بدل کر سفر کرے اور پیرس پہنچ جائے۔ نپولین نے "ڈارو" اور ایک دوسرے افسر کو ساتھ لیا اور بھیس بدل کر سفر پر روانہ ہو گیا۔ نپولین اب ایک دوسرے نام سے سفر کر رہا تھا۔ افسر اس کا سیکرٹری تھا اور "ڈارو" اس کا محافظ تھا۔ جب وہ پولینڈ سے گذرے تو بڑی شاہراہ پر نوابزادی "ویلوسکا" کا محل نظر آ رہا تھا۔ نپولین اس محل میں جانا چاہتا تھا۔ لیکن پھر کچھ سوچ کر اپنی اس خواہش کو دبا لیا اور اپنے جذبات پر قابو پا کر اس راستے سے گذر گیا۔ کیونکہ پیرس کو نپولین کی اس وقت ضرورت تھی۔ اس لئے اس کے رومانی جذبات پر پیرس کی محبت غالب آ گئی۔ وہ اپنے منہ پر سمور کا کوٹ رکھ کر بگھی میں لیٹ گیا۔

ماسکو سے چلے انہیں پانچ دن گذر چکے تھے۔ اب وہ "وارسا" میں تھے۔ وہ شہر میں داخل نہ ہوئے تاکہ پہچانے نہ جائیں۔ نپولین نے اپنے ایک ساتھی کو وہاں کے سفارت خانے میں بھیجا اور اس کو تاکید کی کہ میرے بارے میں کچھ نہ بتانا اور نپولین خود ایک سرائے میں ٹھہر گیا۔ آج کل اس سرائے کو "ہوٹل ڈی انگلیٹر" کہا جاتا ہے۔ اس سرائے کے کمرے انتہائی ٹھنڈے تھے۔ آتش دان کی لکڑیاں گیلی تھیں اور آگ نہیں جلتی تھی۔ سرائے کی خادمہ مٹی کے تیل کا چولہا بھی نہیں جلانے دیتی تھی۔ نپولین اپنے ہاتھوں کو مل مل کر اپنے جسم کو گرمی پہنچانے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ ابھی تک اپنے سمور کے کوٹ کو پہنے ہوئے تھا۔ اس کا ہیٹ اس کے سر پر تھا۔ اور لمبے بوٹ اس کے پاؤں میں تھے۔ سفارت خانے سے ملازم واپس آگیا تھا وہ نپولین کو اس حالت میں دیکھ کر بہت پریشان ہوا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ ایک عظیم شہنشاہ اس حالت میں بھی رہ سکتا ہے۔

نپولین نے اپنے ملازم سے پوچھا کہ ہمیں "وارسا" میں کتنی دیر ٹھہرنا ہو گا تو اس ملازم نے جواب دیا کہ تقریباً ایک ہفتہ۔ نپولین نے کہا کہ نہیں میں صرف زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ٹھہر سکتا ہوں۔ اس نے کہا کہ راستے میں بہت سے خطرات ہیں۔ نپولین نے کہا کہ میں ایسے خطرات سے نہیں ڈرتا۔ بادشاہ اپنے محلوں میں رہنا پسند کرتے ہیں لیکن میں

خطرات سے کھیلنے میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ میں جلد پیرس پہنچ کر وہاں کے حالات ٹھیک کرنا چاہتا ہوں۔ اور میں اپنی پچیس ہزار سپاہ کو روس کے محاذ پر بے یار و مددگار نہیں چھوڑنا چاہتا۔ میں جلد ان کے پاس واپس جاؤں گا۔

میں "مرینگو" کے محاذ پر شکست کھا گیا تھا لیکن اس کے اگلے دن میں اٹلی کا بادشاہ تھا۔ میں اپنی جدوجہد سے آسٹریا کا بادشاہ بھی بنا۔ میں نے دریائے ڈینوب کو بھی پار کیا اور "ہابزبرگ" کو بھی فتح کیا۔ میں اپنے فیصلے خود کرتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے گھوڑے روسی گھوڑوں کی طرح سردی برداشت نہیں کر سکتے اور ہمارے سپاہیوں کا بھی یہی حال ہے۔ میں روس میں امن چاہتا تھا۔ لیکن پھر ایک سیاسی ڈرامہ کھیلا گیا اور میرے پاس کچھ بھی نہ بچا۔

وہ دن اور رات سفر کرتا ہوا جرمنی پہنچ گیا۔ یہاں بھی برف باری ہو رہی تھی۔ وہ پریشان تھا کہ بالٹک ریاستوں میں انگریز کھلم کھلا تجارت کر رہے ہیں۔ وہ اپنے ذہن میں منصوبہ بندی کر رہا تھا کہ میں واپسی پر ان کی خوب خبر لوں گا۔ بلکہ انگریزوں کو ہندوستان سے بھی بھگا کر دم لوں گا۔ ایک دن وہ رات کے وقت ایک شہر کے قریب سے گذرے۔ نپولین نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ انہوں نے جواباً بتایا کہ یہ "ویمر" ہے۔ "ویمر؟" تو اچھا یہ گوئٹے کا شہر ہے۔؟

○

"نپولین اگرچہ شکست خوردہ تھا۔ لیکن پھر بھی اس کا استقبال کرنے کے لئے ۴۰ امراء جھکے ہوئے کھڑے تھے۔ شہنشاہ نے کڑھا ہوا رنگین لباس پہنا ہوا تھا۔ بادشاہ ان امراء کے درمیان ایک پرجلال شہنشاہ نظر آ رہا تھا۔ وہی لوگ جو اس کی غیر موجودگی میں حکومت کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے اب وہ شہنشاہ کے سامنے حقیر نظر آ رہے تھے۔ شہنشاہ کے سنہری جسم کے پنجرے میں دیوتاؤں کی روح قید تھی جو کہ مظلوم لوگوں کو آزادی کا تحفہ دیتی تھی۔

اس وقت پیرس کے عوام بالکل مطمئن نظر آ رہے تھے۔ نپولین کے دل میں امید کی کرن پھوٹی کہ پیرس کے عوام ایسے نہیں ہیں۔ بلکہ میرے خیرخواہ ہیں۔ پیرس کا موسم بھی بہت خوشگوار تھا۔ جس نے نپولین کو بھی خوشگوار کر دیا تھا اور وہ اپنی طاقت کو کئی گناہ زیادہ محسوس کر رہا تھا۔

"وارسا" سے پیرس تک کے ۹ دن کے سفر نے شہنشاہ کے دل میں بہت سی تبدیلیاں

پیدا کر دی تھیں۔ اب وہ پھر ایک مہم جو نظر آ رہا تھا۔ اگرچہ روس میں معمول سے پہلے سردی کا موسم شروع ہو گیا تھا جس نے اس کے حوصلے کو کم کر دیا تھا۔

"نیپلز" کی کمان نپولین کے بعد بہت کمزور پڑ گئی تھی۔ نپولین نے کہا کہ میں وہاں ۳۰۰ بٹالین چھوڑ کر گیا تھا۔ لیکن میں پھر بھی مطمئن نہیں تھا۔ اب کچھ واقعات نپولین سے چھپائے جا رہے تھے کیونکہ وہاں کے منتظمین ان واقعات کے ذمہ دار خود تھے لیکن وہ اپنے آپ کو قصوروار ٹھہرانے کے لئے تیار نہیں تھے۔ لیکن شہنشاہ ان واقعات کی وجوہات جاننا چاہتا تھا۔

انسانی حقوق کا تلف کیا جانا نپولین کو پسند نہ تھا۔ وہ متاثرہ افراد سے شرمندہ تھا۔ نپولین نے کہا جو افراد کے حقوق کا تحفظ نہیں کر سکتے اسے ریاست پر حکومت کرنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔ جن لوگوں نے قانون کے تقدس کو پامال کیا ہے انہیں قرار واقعہ سزا ملنی چاہئے۔ نپولین کا کہنا تھا جب میں نے حکومت سنبھالی تو میں خدا سے دعا کرتا تھا کہ میرے عوام میرے ہاتھوں آزاد اور محفوظ رہیں۔ ریاست کو ذہین اور قابل افسروں کی ضرورت ہے۔ تاریخ کسی کو معاف نہیں کرتی۔ اس لئے میں بھی تاریخ میں ظالم اور بے اصول بادشاہ کہلوانا پسند نہیں کروں گا۔

لوگوں نے نپولین کی تقریر سننے کے بعد پرجوش انداز میں شہنشاہ زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ نپولین نے مذاقاً کہا کہ مردہ بادشاہ زندہ کیسے ہو گیا۔ نپولین نے کہا کہ میں روس کی مہم پہ پروانہ ہونے سے پہلے تمام قانونی تقاضے پور کر کے گیا تھا۔ آئین کو مضبوط بنا گیا تھا۔ اور سیاسی ثقافت کی روایت کو زندہ کر دیا تھا۔ اب بھی پوری کمان کی چابی میری جیب میں ہے۔ یہ حقوق مجھے سیاسی جمہوریت نے دیئے ہیں۔ اب میں بروس کی مہم سے واپس آ کر اسمبلی کے ایوان بناؤں گا ایک ایوان بالا ہو گا اور ایک ایوان زیریں ہو گا۔ فرانس کی جمہوریت ایک مثالی جمہوریت ہو گی۔

نپولین کو اس کے ننھے بیٹے کی تصویر پیش کی گئی۔ نپولین نے کہا کہ تمام فرانس کے بچے میرے بچے ہیں۔ اس بچے کے وجود میں میرا خون ہے۔ لیکن فرانس کے دوسرے بچے میری روح ہیں۔

نپولین نے یہ مقام اپنے حوصلے اور تلوار کے زور سے حاصل کیا تھا۔ وہ یورپ کو متحد کر کے انگریزوں کا قلع قمع کرنا چاہتا تھا۔ اس کے محافظ دستے میں ۴۰۰ سپاہی شامل تھے۔ اس کے علاوہ ایک گھوڑ سواروں کا دستہ بھی اس کی حفاظت پر مامور تھا۔ اب وہ بہت سے

سپاہی اکٹھے کر رہا تھا کہ جس جنگ کو وہ ادھوری چھوڑ آیا ہے اس کو انجام تک پہنچائے۔ "مارشل نے" اس کا ایک "گلے" جرنیل تھا جو روس کے محاذ پر ڈٹا ہوا تھا۔ اب نپولین نے اعلان کیا کہ میں ایک اور فوج ترتیب دوں گا اور یہ فوج صرف چند ہفتوں میں تیار ہو گی۔ یہ ۱۸۱۳ء کا سن تھا۔ اس نے ۲۱۰۰۰ رنگ روٹ اکٹھے کر لئے تھے۔ شہنشاہ کا ذہن ایک جادوگر کا ذہن تھا۔ وہ جو بھی کرنا چاہتا وہ ہو جاتا تھا۔ اس نے قومی رضاکاروں کے لئے ایک نیا قانون بنایا اور فرانس کی حفاظت کے لئے ۸۰۰۰ سپاہیوں کو تربیت دی اب اس کے پاس تقریباً ۵ لاکھ فوج تھی۔ اس نے "پروشیا" کے سفیر کو کہا کہ تم بھی اپنی فوج لے کر میرے ساتھ آؤ۔ اس نے کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو میں عورتوں کی فوج بھی بناؤں تھا۔

اب سال کا اختتام ہو رہا تھا اس نے فوج کے قوانین میں بہت سی ترامیم کیں۔ اب "جرمنی" اور "ہا.نبرگ" کے حکمرانوں نے فوج اور پیسہ اکٹھا کرنا شروع کر دیا تھا۔ اور وہ تمام شہنشاہ سے اتحاد کرنا چاہتے تھے۔

نپولین یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اس نے مختلف ریاستوں کے شہزادوں کو متنبہ کیا کہ تم میرے معاملات میں مداخلت مت کرنا۔ اب نپولین اپنے اندر ایک نئی روح محسوس کر رہا تھا کیونکہ پوری قوم کے جذبات اس کے ساتھ تھے۔ اس نے اپنے سپاہیوں سے کہا کہ کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ جرمن قوم ایک ست قوم ہے اس کے امراء صرف بگیوں پر سیر کر سکتے ہیں۔ اور اپنے قوم سے مخلص نہیں ہیں۔ نپولین نے واقع ہی جرمنوں کی صحیح تصویر کشی کی تھی۔

○

لتیزا بڑے فخر سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی۔ لیکن نپولین کے چہرے پہ کوئی تاثر نہ تھا۔ وہ اپنی سوچوں کو اپنے چہرے سے عیاں نہیں ہونے دیتا تھا۔ اب اس کی والدہ میڈم ٹیرا اپنے بیٹے کی مدد کرنا چاہتی تھی۔ لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اپنے بیٹے کی کیسے مدد کرے۔ اس وقت نپولین کو اپنے بھائیوں کی اشد ضرورت تھی اور بھائی ہونے کے ناطے وہ دل سے اس کی مدد کر سکتے تھے۔ لیکن اس کے بھائیوں میں ذہانت کی کمی تھی۔ میڈم ٹیرا کو بھی ان پہ اتنا اعتماد نہیں تھا۔

اسی دوران اس کے بھائی لیوسین کا خط آیا۔ کہ اگر میری کوئی ضرورت ہے تو میں آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔ نپولین خط پڑھنے کے باوجود یقین نہیں کر رہا تھا۔ کہ یہ لیوسین نے کہا ہے لیکن وہ اپنے تمام بھائیوں میں سے زیادہ اعتماد لیوسین ہی پر کرتا تھا۔

نپولین نے اپنی والدہ کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد نپولین کو لکھا کہ آپ ادب اور فن سے محبت کرتے ہیں۔ اس لئے آپ "فلورنس" میں رہیں۔ اس طرح آپ اپنے ذوق کی تسکین بھی کر سکیں گے اور ملک کی خدمت بھی کر سکیں گے۔

اس کے بھائی "لوئی" کی طرف سے پیش کش ہوئی کہ آپ میری فوج کو ہر محاذ پر استعمال کر سکتے ہیں۔ لوئی کو اس کی والدہ نے جواب دیا کیا آپ میرے پیارے بیٹے ہیں۔ تمہاری نظمیں مجھے ابھی تک یاد ہیں۔ مجھے یقین تھا تم اپنے بھائی کی مدد کو ضرور آؤ گے۔ میڈم لیٹزا اپنے اردگرد کی خوب خبر رکھتی تھی۔ اس نے اپنے بیٹوں میں خوب اتحاد بنا رکھا تھا۔ اور وہ اپنے مفید مشورے نپولین کو دیتی رہتی تھی۔ میڈم لیٹزا کی عمر اس وقت ساٹھ برس تھی اس نے اپنے بیٹوں، بیٹیوں، دامادوں اور بہوؤں میں خوب اتفاق بنا رکھا تھا۔ لیکن اس کی بیٹی کیرولین اور داماد مورات دغا باز تھے۔ جب میڈم لیٹزا نے مورات اور کیرولین کو خط لکھا کہ اپنے بھائی کی مدد کو فوج لے کر آؤ تو کیرولین نے بہانہ کر دیا کہ ہم "انگلینڈ" اور "سسلی" کے ساتھ معاہدے کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکتے۔

"برناڈو" "پروشیا" کے ساتھ گہرے تعلق رکھتا تھا۔ وہ "برلن" میں "میڈم ڈ-سٹیل" سے ملا۔ اور مجبوری ظاہر کی کہ میں "پروشیا" کے خلاف اتحاد نہیں کر سکتا۔

تیسرا بڑا دشمن نپولین "پوپ" کو سمجھتا تھا۔ کیونکہ کیتھولک عیسائی پوپ کے پیروکار تھے۔

ان دنوں یورپ میں اس بات پر زور دیا جا رہا تھا کہ پوپ پورے یورپ میں امن چاہتا ہے۔ اس لئے یورپ کے دیگر ممالک نپولین کی حمایت نہ کریں لیکن نپولین ہر حالت میں "روس" اور "سپین" میں اپنے سپاہیوں کی مدد کرنا چاہتا تھا وہ دس سال سے جنگوں میں مصروف تھا۔ وہ ہر جنگ میں فاتح رہا تھا وہ اس جنگ کو بھی انجام تک پہنچانا چاہتا تھا۔

نپولین نے اعلان کیا کہ میں ہر حال میں روس کو سر کروں گا۔ اور میرا طریقہ کار مختلف ہو گا میں بہت تھوڑے سے آدمی اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا۔

۱۸۰۵ء میں جب کہ اس کے پاس اتنی طاقت نہیں تھی تو بھی اس نے بہت سی مہمیں سر کی تھیں۔ اب جب کہ وہ بہت طاقتور تھا تو وہ روس کی مہم سے کیسے باز رہ سکتا تھا۔ چار ماہ کے بعد اس نے پھر روس کی طرف کوچ کیا۔ اسے اپنے بچے اور بیوی کو چھوڑنے کا کوئی غم نہ تھا۔

○

اس وقت اس کے پاس کوئی زیادہ ساز و سامان نہ تھا۔ کیونکہ بہت سی توپیں روس کے محاذ پر گم ہو گئی تھیں۔ اور کچھ توپیں سپین میں تھیں اب اسے زیادہ کام سیاسی نقطہ نظر سے کرنا تھا۔ تاکہ اسے فتح حاصل ہو۔ جب وہ روس پہنچا تو "مارشل ڈورک" مرچکا تھا۔ نپولین غم سے نڈھال اپنے کیمپ میں چلا گیا۔ نپولین نے کہا مجھ سے غم برداشت نہیں ہو رہا۔ مجھے کچھ افیم کھانے کو دو۔ پھر وہ چلتا ہوا اس جگہ پہ پہنچا جہاں اس کے دوست کی موت واقع ہوئی تھی۔ شام ہو رہی تھی۔ وہ اس جگہ بیٹھ گیا۔ اسے کیمپ سے طرح طرح کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ایک فوجی گیت گا رہا تھا۔ گیت کے بول کچھ یوں تھے کہ مرنے والوں کی روحیں آسمان پر ستارے بن جاتی ہیں۔ نپولین نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو وہاں بہت سے ستارے جھلملا رہے تھے۔ اب اسے یقین آ گیا کہ ڈورک مرچکا ہے۔

دوسرے دن نپولین نے مارشل ڈورک کی یادگار تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ یادگار تعمیر ہو گئی تو اس پہ لکھا گیا "جنرل ڈورک شہنشاہ نپولین کا عظیم مارشل تھا۔"

○

بادشاہ فرانس کی طرف سے وفد نپولین کے پاس آیا۔ ہمارے بادشاہ کی یہ خواہش ہے کہ آپ "وارسا" "آسٹریا" "ہینا" کو چھوڑ دیں اور صلح کر لیں۔

نپولین نے گرج کر کہا میں اپنے آپ کو بے عزت کر لوں۔ میں خود اپنے ہاتھوں اپنا گلا دبا لوں تمہارے اس جدی پشتی بادشاہ نے بیس دفعہ سے زیادہ شکست کھائی ہے۔ اور ابھی تک شکست کھا کر اپنے محل میں چھپا ہوا ہے۔ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ میں ابھی طاقتور ہوں اور میں کبھی خوفزدہ نہیں ہوا۔ روس کی سردی ں ے میرا سب کچھ چھین لیا۔ لیکن میں نے اپنی عزت بحال رکھی اب تو میرے پاس نئی فوج ہے۔ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہو۔ میں پیدائشی سپاہی ہوں لیکن تمہارے بادشاہ پیدائشی بادشاہ ہیں۔ اس سے پہلے میں امن چاہتا تھا۔ اب میں نے سب کچھ گنوا دیا ہے۔ اب میرے جرنیل جنگ چاہتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے اس وقت تمام یورپ میرے خلاف ہے لیکن وہ مجھے تباہ نہیں کر سکتے۔

میرے پاس تمہاری تمام فوجوں کی فہرست موجود ہے۔ مجھے معلوم ہے تم کتنے طاقتور ہو۔ میں نے یہاں ۳ لاکھ فوج تباہ کی ہے جس میں ۱۰٪ فیصد فرانسیسی تھے۔ میں تمہارے ساتھ کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔ اور ہاں میں تم کو بتا دوں میں اس سرزمین پر کھنڈر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا۔ وفد کے سربراہ نے کہا کہ ہم آپ سے امن کی درخواست کرتے ہیں۔ نپولین نے کہا میں امن اور جنگ کے مسائل کو خوب سمجھتا ہوں اب تم جاؤ۔

اس وفد کا سربراہ نپولین کا سسر تھا۔ پھر کچھ سوچ کر نپولین نے ان کو واپس بلوا لیا۔ اور "پراگ" کے مقام پر صلح نامے پر دستخط ہو گئے۔ یہاں سے نپولین "منیر" کی طرف چلا گیا۔ یہاں کا بادشاہ اس کے سسر کی بیٹی کا خاوند تھا۔ اس لئے وہ اس بادشاہ سے مذاکرات کر کے "ویانا" کی طرف کوچ کر گیا۔ یہاں سے اس نے روس کے شہنشاہ کو لکھا کہ آپ میری سالی کو وزیراعظم مقرر کر دیں تو میری تسلی ہو جائے گی۔ لیکن بادشاہ فرانس نے کوئی جواب نہ دیا۔

عجیب صورت حال تھی کہ شہنشاہ نپولین کے زیر کمان ۳ جرمن نواب جرمن ہی کے خلاف لڑ رہے تھے۔ اور نپولین کے ۲ فرانسیسی جرنیل نپولین ہی کے خلاف صف آراء تھے۔ ماہ اگست کے آخری دن تھے اور "ڈریس ڈن" کے قریب نپولین کو فتح نصیب ہو گئی۔ لیکن تیسرے دن نپولین فرانس کی اتحادی فوجوں کے گھیرے میں آگیا۔ اور اس کی دوسری فوج "بروشر" سے شکست کھا گئی۔ لیکن اس نے ایک حیرت انگیز چال چلی اور فوج کے گھیرے سے نکل کر "برلن" پہنچ گیا۔ یہاں اسے خبر ملی اس کی فوج کے پاس خوراک نہ ہونے کے برابر ہے۔

یہ ستمبر کے آخری دن تھے۔ اس نے اپنے سسر کے پاس ایک وفد بھیجا کہ جنگ بند کرا دی جائے لیکن بادشاہ فرانس نے جنگ بند کرنے سے انکار کر دیا۔ اب نپولین کو اپنی حفاظت کے لئے بہت کچھ کرنا تھا۔

○

"ڈبن" کے مقام پر ایک "سیکسنی" دور کا قلعہ تھا۔ اس کو ڈبن کا قلعہ کہا جاتا تھا۔ نپولین اس قلعہ میں بیٹھ کر منصوبہ بندی کر رہا تھا۔ کہ برنیڈو اور بروشر کو "برلن" میں کیسے شکست دی جائے۔ وہ ہر صورت میں اپنے ان دشمنوں کا خاتمہ چاہتا تھا۔ اتنے میں اس کے بہت سے جنرل اس کے پاس آئے۔ اور انہوں نے نپولین سے پوچھا کہ اب آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ نپولین نے اپنا منصوبہ بتایا۔

"مارشل نے" نے کہا کہ میں اپنی فوج کا زیادہ دیر کمانڈر نہیں رہ سکتا۔ میرے سپاہی میرا حکم ماننے سے ہچکچاتے ہیں اس لئے "برلن" کی طرف کوچ نہ کیا جائے بلکہ "لپزک" پر حملہ کرنا بہتر ہو گا۔ نپولین یہ جواب سن کر بہت حیران ہوا۔ نپولین نے کہا تو کیا میری طاقت ختم ہو گئی ہے۔ ہاں! میں آپ کے اس جملہ پر غور کروں گا۔ اس دن نپولین سارا دن تنہا رہا۔ اور کسی سے بھی ملنے سے انکار کر دیا۔ اکتوبر کی ہوائیں قلعے کے در و دیوار سے ٹکرا

کر شور مچا رہی تھیں۔ نپولین قلعے سے نکلا۔ اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیا۔ پھر اس نے اپنے ماتحت آفیسر سے کہا کہ فرانسیسی کبھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے لیکن دوسرے دن اس نے حکم دیا کہ "لیزک" کی طرف کوچ کیا جائے۔ فوج کا ہر سپاہی بہت خوش تھا۔ اس نے "ہابس برگ" کے حکمران مارمونٹ سے تفصیلی گفتگو کی۔ اس دوران بادشاہ فرانس بھی زیر بحث آیا۔ نپولین نے کہا کہ وہ عزت دار آدمی نہیں ہے اب جنگ قوموں کے درمیان لڑی جائے گی جس کا ذمہ دار فرانس ہو گا۔ اس وقت شہنشاہ نپولین کے پاس ایک لاکھ اسی ہزار فوج تھی اور فرانس کے اتحادیوں کے پاس ۳ لاکھ متحدہ فوج تھی۔ ۱۵ اکتوبر کے دن جنگ شروع ہوئی۔ دن کے پہلے حصے میں نپولین کا پلہ بھاری رہا۔ لیکن دوسرے دن برناڈو اتحادیوں کے لئے مزید کمک لے کر پہنچ گیا۔ اس طرح نپولین کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ وہ شکست سے پہلے ہی جنگ کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اس کا ایک جرنل قیدی بنا لیا گیا۔ اس سے فرانس نے بہت سی معلومات حاصل کیں۔اب ہر طرف سے نپولین کی فوج گھیرے میں تھی۔ اب صرف "بالٹک" کے ساحل کی جانب اس کے لئے راستہ تھا۔ اب رات گزرنے کا انتظار تھا۔ لیکن رات کو نپولین کے پیٹ میں سخت درد اٹھا وہ خیمے کی دیوار کا سہارا لے کر کھڑا ہو گیا۔ درد کی شدت سے اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے ڈاکٹر کو بلانا چاہا لیکن نپولین نے منع کر دیا کہ اس طرح دشمن میرے خیمے کے بارے میں جان جائے گا اس کے ملازم خاص نے کہا کہ جناب آپ لیٹ جائیں اس نے کہا "نہیں۔ میں کھڑا ہی رہ کر مرنا چاہتا ہوں۔" لیکن نپولین کے حوصلے میں کوئی کمی نہ آئی۔ درد رک گیا۔ نپولین نے اپنے ملازموں سے کہا کہ کوئی بھی خیمے کے اندر نہ آئے۔ اب آدھ گھنٹے کے بعد پھر وہ احکام جاری کر رہا تھا۔ اس کے دشمنوں کی تعداد اس کی فوج سے کئی گنا زیادہ تھی۔

صبح ہوتے ہی اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر ایک ہوائی چکی کی عمارت کے اندر قائم کر لیا۔ فرانسیسیوں نے دشمن پر تین طرف سے حملہ کر دیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اب جنگ کا فیصلہ ہونے ہی والا ہے۔ برناڈو نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ فرانسیسی فوج پر گولہ باری کی جائے۔ اب توپوں کی گھن گرج سنائی دے رہی تھی۔ نپولین نے ایک پرجوش تقریر کی اور کہا "فرانس کے بیٹو! تمہاری موت فرانس کی زندگی ہو گی۔" اس دن نپولین کے ساٹھ ہزار فوجی مارے گئے۔ لیکن اتحادی بھی فتح نہ حاصل کر سکے۔ "لیزک" کے قصبے میں خون کی ندیاں بہہ گئیں۔ لیکن کسی کے حصے میں فتح نہ آئی۔ ایک چشم دید گواہ بتاتا ہے کہ نپولین اس دن بہت پریشان تھا۔ اس میں پہلے والا دم خم نہ تھا۔ وہ اپنے جرنیلوں کے ساتھ کھڑا

آگ تاپ رہا تھا اور انتہائی پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ دوسرے دن دشمن کے سپاہی لپزک کی گلیوں میں پھیل گئے۔ دریا کے پل پر اتحادیوں کا قبضہ ہو چکا تھا۔ نپولین کے کچھ جرنیل اور سپاہی دریا کو پار کر گئے تھے۔ لیکن بہت سے ڈوب کر مر گئے۔ بے شمار زخمی ہوئے اور بہت سے قیدی بنا لئے گئے۔

یہاں سے پچاس میل دور عظیم فلسفی "گوئٹے" "ویمر" کے شہر میں بیٹھا ہوا تھا۔ نپولین کی تصویر اس کے سامنے تھی۔ "گوئٹے لپزک" کے قصبے سے توپوں کی آوازیں سن رہا تھا۔ اسے خبر ملی کہ فرانسیسیوں کو شکست ہو گئی ہے۔ گوئٹے نے کہا کہ نپولین کو کشور کشائی کی ہوس لے ڈوبی۔ اس دن گوئٹے نے مندرجہ ذیل نظم لکھی۔

وہ اپنے شاہانہ دل میں بہت حوصلہ رکھتا ہے
وہ ڈرنا نہیں جانتا بلکہ جنگ کرنے میں خوش ہے
سوچ کے راستے اس کے قدم تخت کی
جانب لے جا رہے ہیں
اسے خطروں کے بارے میں معلوم ہے لیکن پھر بھی
وہ بڑے اعتماد سے پہاڑوں کی چوٹیاں سر کر رہا ہے۔
اب معلوم پڑتا ہے کہ تاج اس سے چھن جانے گا
کیونکہ محبت کو وہ کافی نہیں سمجھتا وہ تو تمام
سلطنت چاہتا ہے
آخر ایک دن خوشی اس سے چھن جائے گی

گوئٹے

گوئٹے کا کہنا تھا کہ میں نپولین کے انجام کو اتنا قریب نہیں سمجھتا تھا۔ اب بھی میرا خیال ہے کہ وہ پھر چھا جائے گا۔ اگر اس کے تمام مددگار اس سے دور بھی چلے جائیں تو وہ پھر طاقت پکڑے گا۔ ہیگل نے نپولین کے بارے میں لکھا جو کہ ان دنوں "نورم برگ" میں تھا۔ کہ "دیہاتوں کا ہجوم ایک حقیر بات پر خوش ہو رہا ہے۔"

نپولین نے فتح پہ فتح حاصل کی تھی لیکن اب فتح اس سے روٹھ چکی تھی۔ "ارفت" میں "مورات" نپولین کے سامنے پیش ہوا اور کہا کہ میں اپنی سلطنت میں واپس جانا چاہتا ہوں۔ نپولین نے اسے جانے کی اجازت دے دی۔ نپولین نے کہا میں اگلی مئی میں پھر

دریائے "رائن" کے کنارے اڑھائی لاکھ فوج جمع کروں گا۔ میں امید کرتا ہوں تم پھر میری مدد کو آؤ گے۔

○

نپولین اپنے دارالحکومت سے بہت دور بیٹھ کر بھی اپنی ماتحت ریاستوں کو کنٹرول کر رہا تھا۔ وہ مختلف پیغامات "سیل شدہ" خطوط کے ذریعے اپنے ماتحت بادشاہوں کو ارسال کیا کرتا تھا اور وہ اس کے مطابق عمل کرتے تھے۔

ایک دن ایک وفد "فر-لنکٹن" کی طرف سے نپولین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا' اے شہنشاہوں کے شہنشاہ بے شک تمہاری حکمرانی مشرقی افق تک بھی رہی ہے۔ اس لئے میں ایران کی جانب سے خیر سگالی کے جذبات لے کر آیا ہوں۔ ہمارا بادشاہ آپ کو شہنشاہ تسلیم کرتا ہے۔ ایرانی' برطانوی حکمرانوں سے نالاں ہیں ہماری فوجیں افغانستان پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہیں قندھار کی طرف سے قبائلی ہندوستانی فوجوں پر پے در پے حملہ کر رہے ہیں۔ اگر بادشاہ سلامت ایک بڑی فوج ہندوستان پر حملہ کرنے کے لئے بھیجے تو ایران ان کو بڑی خوشی سے ایران میں سے گذرنے کی اجازت دے گا ان تمام باتوں کا ترجمہ کر کے نپولین کو بتایا گیا۔

نپولین آگ تاپ رہا تھا وہ ان باتوں سے بہت خوش ہوا اس نے بہت سے تحائف دے کر ایلچی کو رخصت کیا۔ اور شاہ ایران کے نام ایک خط لکھا۔

میں آپ کا شکر گذار ہوں کہ آپ نے مجھ پہ اعتماد کیا میرے پاس فوج کم ہے۔ آپ مجھے صاف صاف لکھیں کہ آپ کو انگریزوں کے خلاف کتنی فوج چاہئے اور آپ ان سے کیا کام لیں گے میں نے آپ کے ایلچی کو بتایا ہے کہ میں توپ خانہ سے آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔ لیکن اس وقت میں ایک بڑے دشمن روس کے خلاف محاذ آراء ہوں۔ آپ کے ایلچی نے میرے توپ خانے کی مدد کو قبول نہیں کیا۔ میں آپ کی دوستی پر فخر کرتا ہوں۔

اسی دن اس نے اپنے بھائی "لوئیس" کو لکھا۔ اس میں اس نے اسے بہت سی ہدایات لکھیں۔ یہ خط پانچ صفحوں پر مشتمل تھا۔

ایک خط اس نے جوزف کو لکھا کہ وہ "نیپلز" میں رابطہ قائم کرے۔

ایک خط اس نے "جیروم" کو لکھا۔ اس خط میں اس نے لکھا کہ تم اداکار عورتوں کی کمان چھوڑو اور اصل سپاہیوں کی کمان کرو۔ اس کے علاوہ اس نے فرانس کے تمام بشپوں کو خطوط لکھے کہ تم فرانس میں میری فتوحات کا پرچار مذہبی حوالے سے کرو۔

اس نے اپنے ماموں "فوچ" کو بھی خط لکھا کہ آپ "مادام ڈی سٹیل" سے رابطہ قائم کریں اور اس طرح جاگیرداروں پر اثر قائم کریں۔ اس نے وزارت داخلہ کے وزیر کو خط لکھا کہ ادب کی سرپرستی کی جائے ایک نئی "سٹاک ایکسچینج" قائم کی جائے۔ ملکی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔

پیرس کے اخبارات میں آرٹیکل شائع کئے جائیں اور موجودہ روس کی صورت حال کو اخباروں کے ذریعے نمایاں کیا جائے۔

وہ اپنے ایک دوست سے اظہار خیال کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ایک حکمران اپنی قوم کے لئے ایک سایہ دار درخت کی طرح ہوتا ہے۔ تمام لوگوں کی آنکھیں میری طرف لگی ہوئی ہیں میں ان کی توقعات پر پورا اتروں گا۔

وہ ان تمام مصروفیات کے باوجود اپنی محبت کو نہ بھولا تھا۔ اس نے ایک خط اپنی اس محبوبہ کی طرف بھی ارسال کیا کہ اگر تم مجھ سے محبت کرتی ہو تو یاد رکھنا کہ میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔

○

جون کی تیز دھوپ میں رنگ برنگے خیمے اور ان پر لہراتے ہوئے رنگین جھنڈے ایک عجیب سماں پیدا کر رہے تھے۔ ان خیموں کے درمیان تین بڑے بڑے صندوق قالینوں سے ڈھانپ کر رکھے ہوئے تھے۔ پھر ساحل کی طرف سے کچھ کشتیاں کنارے پر آکر لگیں اور کچھ لوگ ان کشتیوں سے اتر کر خیموں میں چلے گئے۔ سپاہی جو پچھلے دس دن سے آپس میں گولیوں کا تبادلہ کر رہے تھے وہ یہ سن کر حیران رہ گئے کہ ان کے قائد اب دشمن نہیں بلکہ دوست بن چکے ہیں یعنی روس اور فرانس میں دوستی ہو چکی ہے۔

نپولین "فائرڈ لینڈ" کی فتح کے بعد واپسی کی تیاری کرنے لگا اور جلد ہی "سینٹ صوفیہ" پہنچ جانا چاہتا تھا۔

لیکن وہ اس خوبصورت فتنے سے بھی ملنا ضروری خیال کرتا تھا۔ جب نپولین اس سے ملنے پہنچا تو ملکہ بھی "ویلوسکا" کے ساتھ نپولین کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھی۔ "ویلوسکا" سفید ریشمی لباس پہنے ہوئی تھی اور خوبصورت زیورات اس کے جسم پر سجے ہوئے تھے جس سے اس کا حسن کچھ اور بھی نکھر گیا تھا۔

نپولین نے اک شان بے نیازی کے ساتھ کہنا شروع کیا کہ ہمیں "فریڈرک اعظم" کا شکریہ ادا کرنا چاہئے جس کی وجہ سے دو دل ایک ہو گئے ہیں' کیونکہ میں فریڈرک اعظم کے

نقش قدم پر چلتا ہوا اس مقام پر پہنچا ہوں۔
مادام، میں نے تو آسٹریا اور دیگر ریاستوں کو امن کی پیش کش کی تھی۔ لیکن پروشیا نے بھی میری اس امن کی پیش کش کو ٹھکرا دیا تھا۔ آپ کا دل بہت نرم و گداز ہے اس کے علاوہ آپ میں اور بھی بہت سی خصوصیات ہیں۔ میں کوئی اعلیٰ پائے کا سیاستدان نہیں ہوں۔ لیکن پھر بھی میں آپ کا احترام ملحوظ خاطر رکھتا ہوں۔
اس کے لبوں پہ مسکراہٹ کھل اٹھی۔ اس کے ہونٹ پھڑ پھڑانے لگے۔
یہ گفتگو سیاسی نہیں تھی، بلکہ اس میں انسانی ہمدردی کے مسائل پہ غور کیا گیا تھا۔
اس ملاقات کے بعد نپولین نے جوزفین کو خط لکھا کہ جس خاتون کے بارے میں آپ نے سنا ہے۔ میں واقعی اس سے محبت کرتا ہوں وہ خاتون ہی ایسی ہے کہ اس سے محبت کی جائے۔ میرا خیال ہے کہ تم اس معاملے میں حسد نہیں کرو گی۔
حکمرانی کرنے کے لئے سزائیں اور جزائیں ضروری ہوتی ہیں۔
نپولین کی یہ بہت بڑی اخلاقی فتح تھی، کہ اس نے کوئی بات ڈھکی چھپی نہ رکھی تھی۔ دراصل وہ فیصلے کرنے کی غیر معمولی قوت رکھتا تھا۔

○

نپولین جبکہ پیرس سے دس ہزار میل دور تھا تو فرانس کی سرزمین پھر بھی اس کے کنٹرول میں تھی۔ اب وہ دس ماہ سے پیرس سے غیر حاضر تھا لیکن پیرس کے حالات پھر بھی بہت پرسکون تھے۔ سرزمین فرانس کے نغمے وہ اپنی سانسوں میں محسوس کر رہا تھا اور پیرس کی گلیاں اس کے دل میں بستی تھیں۔
نپولین ایک ایسا آدمی تھا جس کے ہاتھ لوہے کے اور دل ریشم کا تھا۔ پیرس کے اخبارات میں اس کے کارنامے بیان کئے جاتے تھیٹروں میں اس کے نام پہ ڈرامے کئے جاتے۔ اس نے مذہبیات کے مسئلے میں کوئی پابندیاں عائد نہ کیں۔ جیسے کہ انقلاب سے پہلے تھیں۔
انہی دنوں "مادام ڈی سٹیل" نے پیرس واپس آنے کی اجازت چاہی۔ اس کا کہنا تھا کہ میں لوگوں کے خیالات میں تبدیلی پیدا کروں گی کیونکہ ان دنوں پیرس کے عوام اتنا گہرا نہیں سوچتے تھے۔ "مادام" نے نپولین سے درخواست کی کہ اے شہنشاہ میں شہنشاہ اور فرانس سے محبت کرتا ہوں تابع فرمانی اور وفاداری میرا ایمان ہے۔ میں فرانس کی فلاح کے لئے کام کروں گی۔ میں خدا کے احکام لوگوں کو بتاؤں گی اور ان کو جنگ اور امن کا فلسفہ

سمجھاؤں گی۔

پہلے لوگوں کے بادشاہ اپنے آپ کے خدا کے رشتے دار ٹھہرا لیا کرتے تھے لیکن نپولین نے ایسی کوئی بیوقوفی نہ کی۔ اس نے ہمیشہ دولت کی بجائے علم کی قدر کی۔

نپولین کو ایک دن معلوم ہوا کہ "رمیوسات" نے اس کے ذاتی لباس پر بیس ہزار فرانک خرچ کر ڈالے ہیں۔ نپولین نے اسے اس کے عہدے سے سبکدوش کر دیا۔ اور تمام کام اپنے ہاتھ سے خود کرنے لگا۔ نپولین کا کہنا تھا کہ جو شہنشاہ اپنی ذاتیات پر اتنا زیادہ خرچ کر لیتا ہے تو اس ملک کی معیشت تباہ ہو جاتی ہے۔ نپولین نے کہا کہ میں تو خود اپنی قوم کو سادگی کی تلقین کرتا ہوں اور بچت کا مشورہ دیتا ہوں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میرے لباس پر ہزاروں روپے خرچ ہوں' وہ اپنی فوج کے نوجوانوں کی وردیاں خود سلواتا اور ان کا خوب معائنہ کر کے اس کی ایک مدت مقرر کرتا۔ کچھ قسم کی وردیوں کی مدت تین سال تھی۔ کوٹوں کی مدت دو سال تھی۔ ہر فوجی کی وردی اور کوٹ پہ ۳۸۴۰ تین ہزار آٹھ سو چالیس فرانک خرچ آتے۔ فوجی بوٹوں کی مدت دو سال تھی اور ہر جوڑے پر تین سو بارہ فرانک خرچ آتے وہ خود بھی ایسا ہی لباس پہنتا اور کوئی تصنع نہ کرتا۔ وہ شہنشاہ بننے کے بعد بھی ایک عام آدمی جیسی زندگی گزار رہا تھا۔ لیکن شہنشاہت کے وقار کے لئے اسے کچھ تقاضے پورے کرنا ہوتے تھے وہ اپنے دربار میں درباریوں کے سامنے انتہائی پیچیدہ رہتا۔ اس وقت اس کے مزاج کو سمجھنا مشکل ہوتا تھا اب وہی لوگ اس کے درباری تھے جو سکول کے زمانے میں اس کی غربت کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اب یہی لوگ اس "کارسیکن" کے دربار میں سر جھکائے کھڑے ہوتے تھے۔ یہ ایک عجب سماں تھا کہ کل جو لوگ انتہائی خوش تھے آج انتہائی غمگین تھے۔

نپولین کی فوج میں "رائن" کے شہزادے اور دوسری ریاستوں کے نواب بھی ملازم تھے لیکن ان کو بلاوجہ ترقی نہیں دی جاتی تھی بلکہ عام فوجیوں کی طرح حسن کارکردگی کی بنا پر ترقی دی جاتی تھی۔ اس فوج میں اس کا بیٹا اور بھتیجے بھی تھے۔ لیکن اس نے کبھی بھی اقربا پروری نہ کی۔

نپولین نے ۱۸۰۷ء میں شرفا میں آزادی کا ایک نیا معیار قائم کیا "یہ قانون فطرت ہے کہ جو بچے اپنے والدین سے خون کے رشتے رکھتے ہیں وہ ان کی جائیداد میں بھی برابر کے حصے دار ہوں گے۔"

ایک اور معیار قائم کیا گیا کہ وراثت کی بنا پر کوئی بھی "کاؤنٹ" یا "نائٹ" نہیں ہو گا

بلکہ اپنی حسن کارکردگی سے یہ خطاب حاصل کر سکے گا۔

حقیقت میں نپولین ایک بہت بڑا منتظم تھا نپولین نے ہی آزادی کا ایک عظیم معیار قائم کیا۔

نپولین کے رویہ میں بہت بڑی تبدیلی واقع ہو چکی تھی۔ اس نے اپنے بھائیوں کو بھی منع کر دیا کہ جب تک میں نہ بلاؤں۔ بلاوجہ میرے پاس نہیں آنا۔ کیونکہ اس طرح میرے کام میں خلل واقع ہوتا ہے۔ ان دنوں نپولین رات گئے تک بیٹھا کام کرتا رہتا۔ وہ آدھی رات کو اٹھ کر بھی اپنے ماتحتوں کو ہدایات جاری کرتا۔ جہاں تک کہ بعض اوقات صبح ہو جاتی لیکن اپنی عادت کے مطابق گرم پانی سے غسل کر کے پھر وہ صبح کے کام شروع کر دیتا۔ وہ رات کو سمندر کے کنارے ٹہل کر اور صبح کو ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے لطف اندوز ہوتا۔

نپولین کے ذہن میں ایشیا کا طلسم بیٹھ چکا تھا اور وہ اکثر ایشیا کو فتح کرنے کے بارے میں سوچا کرتا۔ وہ سوچتا کہ میری روح کو اس وقت تک چین نہیں آئے گا کہ جب تک میں ایشیا فتح نہ کر لوں گا۔ ایک جرمن شاعر نے اس کی سوچ کے متعلق بڑی خوبصورت شاعری بھی کی۔ انہی دنوں اس نے ایک خط اپنے ماتحت "تسر" کو لکھا کہ اگر فرانس اور روس کی پچاس ہزار فوج اور کچھ آسٹروی فوج مل کر میرے زیر کمان ایشیا کی طرف کوچ کریں تو کیا ہی اچھا ہو۔ میں اپنے دشمن انگلینڈ کو برصغیر میں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دوں۔ اس طرح میں ہندوستان کی سرزمین پر آزادی کا علم بلند کر دوں گا۔ اس کے ماتحت نے اسے جواب دیا کہ عزت ماب شہنشاہ۔ تمام کاغذی کاروائی مکمل ہو چکی ہے۔ ہم مارچ تک ایشیا کی طرف روانہ ہوں گے۔ آپ "شاک ہوم" سے ایک ہراول دستہ ایشیا کی طرف کوچ کرنے کے لئے تیار رکھیں۔ ایشیا کی طرف روانگی کے متعلق اخباروں میں بہت سے کالم لکھے گئے۔ اخباروں نے ہندوستان سے آئے ہوئے ایک جرنیل کا انٹرویو بھی اخباروں میں شائع کیا۔

پچھلے سال ہی جب نپولین روم میں تھا تو اس نے کہا تھا کہ ایک دن میں یورپ کی طرح ایشیا کا بھی شہنشاہ بنوں گا۔ ایشیا کو فتح کرنے کا نپولین کا خواب کبھی بھی پورا نہ ہو سکا۔ انگلینڈ نے سازشوں کے ذریعے یورپ اور دوسری ریاستوں کے سربراہوں میں خود سری کا بیج بو دیا تھا۔ انہی دنوں نپولین نے "یوجین" کو لکھا جو کہ ان دنوں روم کا گورنر تھا کہ تم پوپ کو سختی سے تاکید کرو کہ وہ انگریزوں سے کہیں کہ وہ روم کی بندرگاہوں سے اپنے جہاز ہٹا لے۔ مجھے پوپ کی کوئی ضرورت نہیں ہے میری حفاظت اللہ ہی کرے گا جس نے مجھے

شہنشاہ بنایا ہے نپولین نے "یوجین" کو باور کرایا کہ تم اٹلی میں میرے نمائندے ہو اور تمہاری موجودگی میں پوپ طاقت پکڑتا جا رہا ہے اور ان پادریوں کا کوئی قاعدہ قانون نہیں ہے اس لئے یہ ریاست میں فساد برپا کریں گے اور یہ بعید نہیں ہے کہ یہ لوگ فرانس' جرمنی' اٹلی اور پولینڈ تک اپنی ریشہ دوانیاں پھیلا دیں۔ تم ان کو دھمکاؤ اور اپنے زیر اثر رکھو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ اپنی "پاپا اسٹیٹ" قائم کر لیں۔

اس وقت نپولین قاہرہ سے لے کر ویانا تک اور بحیرہ روم سے لے کر ماسکو تک کا حکمران تھا۔ لیکن نپولین ہمیشہ ہی اٹلی کی طرف پیش قدمی کرنے سے گریز کرتا رہا۔

○

انسانی فطرت کے مطابق نپولین بھی ایک بیٹے کی خواہش رکھتا تھا۔ جوزفین سے شادی کئے ہوئے ایک عرصہ گذر چکا تھا۔ لیکن اس سے کوئی بچہ پیدا نہ ہوا۔ نپولین نے ایک دفعہ سوچا کہ کسی بچے کو متبنیٰ بنا لیا جائے لیکن پھر اس نے یہ ارادہ ملتوی کر دیا۔

وہ اپنے نطفے سے بچہ چاہتا تھا جو کہ اس کا حقیقی وارث بھی ہو۔ بہت غور و فکر کرنے کے بعد نپولین نے فیصلہ کیا کہ اسے دوسری شادی کر لینی چاہئے اس سلسلہ میں جوزفین اور نپولین کے درمیان ایک طویل گفتگو ہوئی۔ جوزفین غم سے نڈھال ہو گئی اس نے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا۔

"تیلے راند" نے نپولین کو مشورہ دیا کہ جوزفین کو طلاق دے دینے سے ہی وہ دوسری شادی کر سکتا ہے۔ نپولین ایک عجیب کش مکش میں تھا کہ اگر نئی بیوی اسے ٹھیک طرح سے نہ سمجھ سکی تو پھر کیا ہو گا۔ اور پھر دوسری جانب ایک باوقار خاتون کو طلاق دینے سے اس کا وقار مجروح ہو گا۔

نپولین کو اس سلسلے میں بہت سی مشکلات کا سامنا تھا اب اسے جلد فیصلہ کن قدم اٹھانا تھا جوزفین کو طلاق دینے سے اس کی ذاتی شخصیت پر بھی اثرات مرتب ہونا تھے۔ نپولین نے اپنے بھائی "لیوسین" سے مشورہ لینے کا فیصلہ کیا۔ نپولین اس وقت اٹلی ہی میں تھا۔ نپولین اور لیوسین کے درمیان ایک بند کمرے میں ایک طویل گفتگو ہوئی۔

○

اس وقت لیوسین کی عمر بتیس سال تھی یہ دسمبر کی ایک بھیگی شام تھی کہ وہ "مینچوا" کے ساحل پر اترا لیوسین اپنے بھائی کے بلانے پر ہی "مینچوا" اترا تھا۔ "مینچوا" کے محل کو کافوری شمعیں بقعہ نور بنائے ہوئے تھیں۔ نپولین نے بڑے تپاک سے لیوسین کا استقبال

کیا- نپولین ایک بڑے کمرے میں یورپ کا نقشہ پھیلا کر پڑھنے لگا- اس نقشے پر کئی جگہ رنگ دار نشان لگے ہوئے تھے- یہ نشانات فوجی چھاؤنیوں کی نشاندہی کرتے تھے-

لیوسین کافی عرصہ کے بعد اپنے بھائی سے مل رہا تھا- اس عرصہ میں نپولین میں بہت سی تبدیلیاں ہو چکی تھیں- لیوسین نے دیکھا کہ اس کا بھائی خاصہ سرد مزاج ہو چکا ہے-

نپولین نے لیوسین اور اس کے خاندان کے حالات دریافت کرنے کے بعد پوچھا کہ تم اٹلی سے کب روانہ ہوئے اور تمہارا سفر کیسا رہا؟ پوپ کے آپ کے ساتھ تعلقات کیسے ہیں- کیا وہ تمہیں پسند کرتا ہے یا نہیں؟

لیوسین اس کے اتنے زیادہ سوالات کے جوابات سوچ رہا تھا- لیوسین نے کہا کہ میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں ذرا تھوڑا سا موٹا ہو گیا ہوں نپولین نے کہا کہ مجھے تم پہلے سے کہیں زیادہ خوبصورت لگتے ہو-

لیوسین نے کہا- عزت ماب آپ مذاق کر رہے ہیں-

نپولین نے کہا کہ میں بالکل حقیقت کہہ رہا ہوں-

وہ دونوں نقشے کے گرد بیٹھ گئے-

لیوسین نے فطرت اور مذہب پر گفتگو شروع کر دی نپولین نے کہا کہ اس کا مطلب ہے کہ تم سیاست کے بارے میں کچھ نہیں جانتے جبکہ تم ایک بادشاہ ہو اس لئے تمہیں سیاست کے متعلق زیادہ علم ہونا چاہئے-

تم میرے بھائی ہو اس لئے میں تمہاری غلطیاں معاف کرتا ہوں- میں نے سنا ہے کہ تمہاری بیوی اچھی شہرت نہیں رکھتی- کیونکہ فرانس میں قانون پاس ہو چکا ہے کوئی بھی آدمی دوسرے ملک میں شادی نہیں کر سکتا جبکہ تم نے کی ہے-

لیوسین ہنسنے لگا-

نپولین نے کہا کہ اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے-

لیوسین مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ تم نے میرے دشمنوں سے دوستی کر رکھی ہے- میں تمہیں ہدائت کرتا ہوں کہ "جیرم" کی طرح میرے احکامات کی پابندی کرو-

لیوسین نے کہا! عزت ماب آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے' آپ کا قاصد جیسے ہی میرے پاس پہنچا میں آپ کے حضور حاضر ہو گیا ہوں- آپ کے مخبروں نے آپ کو غلط اطلاعات فراہم کی ہیں وہ آپ کی شفقت سے ناجائزہ فائدہ اٹھا رہے ہیں-

نپولین کے چہرے پر تناؤ آ گیا- اس نے کہا کہ سارا خاندان جانتا ہے کہ تمہارا رویہ کیا

ہے اور آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مجھے کبھی غلط فہمی نہیں ہوئی۔

نپولین نے محسوس کیا کہ ہم دونوں بھائیوں کی باتیں دوسرے لوگوں تک نہ پہنچ جائیں اس لئے اس نے اپنی گفتگو کا موضوع بدل لیا۔

نپولین نے کہا کہ میں نے تمہیں اس لئے نہیں بلایا کہ ہم ایک دوسرے کو نصیحت کریں بلکہ لیوسین میری باتیں غور سے سنو۔ میری باتوں میں وزن ہے میں ایک طاقتور بادشاہ ہوں اور میں اپنی خواہشات کو ہر جائز و ناجائز طریقے سے پوری کر سکتا ہوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم کارسیکن ہیں۔ ''کارسیکا'' میں ہمارے آباؤ اجداد کی بہت عزت تھی اب ہمیں اس عزت کا تحفظ کرنا ہے۔ اس کے بعد نپولین کافی دیر تک کمرے میں ٹہلتا رہا۔ پھر اس نے لیوسین کا ہاتھ پکڑ کر دبایا اور کہا کہ دیکھو ہم دونوں یہاں اکیلے ہیں اور ہماری باتیں کوئی دوسرا آدمی نہیں سن رہا۔

مجھے تمہاری شادی پر اعتراض ہے۔ مجھے نہیں معلوم تم اپنی بیوی سے کتنی محبت کرتے ہو۔ بہرکیف میری خواہش تھی کہ میں تمہاری شادی کسی اچھے خاندان میں کروں۔ لوگ بھی تمہاری بیوی پر انگلیاں اٹھاتے ہیں۔ مگر والدہ صاحبہ کو کوئی اعتراض نہیں کیونکہ وہ تم سے اور تمہاری بیوی سے محبت کرتی ہیں میں تمہیں سیاسی زندگی کی طرف لوٹنے کی تاکید کرتا ہوں۔ تم میری سیاسی پالیسیوں پر عمل کرنا۔ اگر ہم دونوں بھائی مل کر کام کریں تو یورپ ہمارے قدموں میں ہو گا۔

شاید تم میری باتوں کا مذاق اڑاؤ۔ لیکن میں اپنی خاندانی روایات پر عمل کرتے ہوئے اپنا مقصد حاصل کر لوں گا۔ تم اور تمہارے بچے دیکھیں گے کہ میں یورپ کو کس طرح زیر نگیں کرتا ہوں۔

لیوسین نے کہا کہ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری بیوی کو خاندان میں قبول کر لیں۔ میں تازیست آپ کا نوکر رہوں گا۔ میں ایک کمزور آدمی ہوں اس لئے میں آپ سے التجا کر رہا ہوں۔

نپولین نے جواب دیا کہ میں بھی مجبور ہوں اور اس سلسلے میں آپ کے حق میں کوئی قرارداد منظور نہیں کروا سکتا۔

لیوسین نے کہا کہ پھر آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ نپولین نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔

لیوسین نے جواباً کہا کہ آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ میری بیوی قانونی طور پر میری

بیوی نہیں ہے تو پھر میں اسے کس قانون کے تحت طلاق دوں۔

نپولین نے کہا کہ مجھے معلوم تھا تمہارا جواب یہی ہو گا۔ میں آپ کی شادی کو قانوناً تسلیم کرتا ہوں۔ اب تم قانوناً طلاق دے سکتے ہو۔

لیوسین نے کہا کہ یہ تو میرے اور میرے بچوں کے لئے بے عزتی کا باعث ہو گا۔ اس لئے میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔

نپولین نے کہا کہ اب اس میں کونسی عزت ہے۔ تمہاری غیر قانونی شادی سے جو بچے پیدا ہوئے ہیں وہ بھی تو "حرامی" کہلائیں گے۔

لیوسین نے کہا کہ ملکی قانون کے مطابق تو میرے بچے جائز ہیں بلکہ پوپ نے خود میری دو بیٹیوں کے نام تجویز کئے ہیں۔

نپولین نے کہا کہ اپنے آپ کو پرسکون رکھو۔ میں تمہاری بیوی کو جبری طور پر تو تم سے الگ نہیں کروانا چاہتا۔ بلکہ میں تو تم سے خاندان کے لئے قربانی مانگ رہا ہوں۔

لیکن نپولین بار بار اپنی عزت کا رونا روتا رہا اور کہا کہ اگر میں نے کسی دوسری عورت سے شادی کر لی تو میری پہلی بیوی زہر کھا لے گی جس سے میری بہت بدنامی ہو گی۔

نپولین نے جواب دیا کہ آپ فیصلہ کرنے میں بالکل آزاد ہیں یہ سب باتیں آپ کی مرضی پر منحصر ہیں۔ اٹلی میں "یوجین" صرف میرا نمائندہ ہے۔ لیکن وہ بادشاہ بننے کے خواب دیکھ رہا ہے اس کے یہ خواب جلد بکھر کر رہ جائیں گے کیونکہ میں اس کی ماں کو طلاق دینے والا ہوں۔ میں نے تو آپ پہ بھروسہ کیا تھا۔ کہ تمہیں "روم" اور "نیپلز" کا بادشاہ بنا دوں، لیکن شاید تمہیں بادشاہ بننا پسند نہیں ہے۔

اگر تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو تو میں بھی اپنی بیوی کو طلاق دے دوں گا۔

لیوسین سوچ میں پڑ گیا۔ لیکن نپولین کو اس کی سوچ کا اندازہ تھا۔ نپولین نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارا دوست پوپ مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہے؟ اور وہ تمہاری حفاظت نہیں کر سکتا۔ لیوسین، میں کچھ اور نہیں سننا چاہتا۔ اپنی بیوی کو طلاق دے دو یا پھر یہاں سے چلے جاؤ۔ اور مجھ سے کچھ اچھی توقعات وابستہ نہ کرنا میں آپ کو باور کروا دوں کہ جوزف بھی ہم دونوں کے بعد اپنی بیوی کو طلاق دے دے گا۔ کیونکہ اس کی بیوی بھی صرف بیٹیاں ہی پیدا کر رہی ہے۔ جبکہ ہمیں بیٹوں کی ضرورت ہے۔ تمہاری بڑی بیٹی تقریباً چودہ سال کی ہے تم مجھے بتاؤ کہ اس کا کیا کرو گے؟ جبکہ میں والدہ سے کہہ کر اس کی اعلیٰ تربیت کروا سکتا ہوں۔

پھر نپولین نے لیوسین کا ہاتھ بڑے پیار سے پکڑا اور کہا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو بس۔ ہم تینوں بھائی نئی شادیاں کریں گے۔ ایک ہی دن شادیوں کا جشن برپا ہو گا۔ تم اتنے سنجیدہ کیوں ہو گئے ہو۔ تم دو تین دن میرے پاس ٹھہرو۔ میں نے دوسرے کمرے میں آپ کا بستر لگوا دیا ہے۔

لیوسین نے کہا کہ مجھے کچھ سوچنے کا موقعہ دو۔ نپولین نے کہا کہ ٹھیک ہے اب جا کر سو جاؤ لیکن یہ ذہن میں رہے کہ تم میرے کہنے پر عمل ضرور کرو گے نپولین نے لیوسین کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

لیوسین نے نپولین کی باتوں پر غور کرنا شروع کر دیا۔

نپولین "تیلے راند" کے پاس چلا گیا۔ "تیلے راند" ہی ایک ایسا شخص تھا جس پر نپولین سب سے زیادہ بھروسہ کرتا تھا۔ اور ہر بات "تیلے راند" کو ضرور بتایا کرتا تھا۔ مذکورہ مسئلے پر بھی اس نے تیلے راند سے گفتگو کی۔ اور نپولین اسی نتیجے پر پہنچا کہ جوزفین کو طلاق دے دی جائے۔

لیوسین اب واپس جانے کی اجازت مانگ رہا تھا لیکن اپنے شہنشاہ بھائی کے سامنے بے بس تھا کیونکہ لیوسین نے فیصلہ کر لیا تھا کہ محبت تاج بادشاہی سے زیادہ عظیم ہے سات سال پہلے بھی لیوسین نے اپنے بھائی کا فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ لیوسین نپولین سے عمر میں بڑا تھا۔ اس لئے وہ سوچتا تھا کہ میں اپنے عام معاملات کو نپولین سے بہتر سمجھتا ہوں۔ اس لئے لیوسین کے نزدیک نپولین کی دولت اور اس کا شاہی تاج کوئی اہمیت نہ رکھتا تھا۔

○

ہسپانیہ میں حکمرانوں کی نسل کو زوال آ گیا تھا۔ ملک میں خانہ جنگی کی صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔ ہسپانیہ کے بادشاہ اور ملکہ کے درمیان جھگڑا شدت اختیار کر گیا تھا۔ وزیر سلطنت اپنی بدکرداری اور ظلم کی بنا پر عوام کی نظروں سے گر چکا تھا۔ اسی وزیر سلطنت نے بادشاہ اور ولی عہد کے درمیان نفرت کا بیج بو دیا تھا۔ پورے ملک میں لوٹ مار رشوت اور ظلم و ستم اپنی انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ یہ بوربن نسل کا حکمران خاندان ہسپانیہ میں اقتدار سے محروم ہو گیا تھا۔

نپولین کا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ وہ ہسپانیہ پر حملہ کرتا لیکن اب وہ ہسپانیہ پر حملہ کرنے کے لئے مجبور تھا۔ کیونکہ انگریزوں نے اپنی بہت سی افواج ہسپانوی اقتدار پر قبضہ کے لئے

جبرالٹر بھیج دی تھیں۔ اس طرح انگریز ہسپانیہ میں اقتدار قائم کر کے نپولین کی پشت سے حملہ آور ہو سکتے تھے۔

دوسری وجہ یہ تھی کہ ہسپانوی حکمران خاندان بوربن نسل سے تعلق رکھتا تھا۔ نپولین نہیں چاہتا تھا کہ بادشاہ یا اس کا بیٹا حکمران بنے اس لئے ہسپانوی تخت پر قبضہ کرنا ضروری ہو گیا تھا۔ نپولین نے فریب یا دھوکے سے کبھی کام نہیں لیا تھا۔ وہ جنگی چالیں خود سوچتا اور اس پر عمل کرواتا۔

ہسپانیہ میں اس بوربن حکمران خاندان نے خود عوام کی نظروں میں اپنے آپ کو گرا دیا تھا اب ان کا اقتدار میں رہنا ناممکن تھا۔ اس خاندان کی مدد کے لئے انگریز بھی ہسپانیہ میں اپنی فوجیں اتار چکے تھے اب وہ اس بادشاہ کو دوبارہ اقتدار میں لا کر کٹھ پتلی بنانا چاہتے تھے۔
اس کا مطلب تھا کہ انگریز خود اس جنگ کو نپولین پر مسلط کرنا چاہتے تھے۔ نپولین نے اپنے تمام جرنیلوں کو اکٹھا کیا۔ اور ان سے مخاطب ہو کر کہا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں ہسپانیہ کیوں جانا چاہتا ہوں؟ اس طرح میں ہسپانیہ میں اپنی پوزیشن مضبوط کر کے انگریزوں کے متوقع حملے سے بچنا چاہتا ہوں۔

نپولین نے سوچا کہ سپین کے تخت پر "لوئی سین" کو بٹھانا چاہئے اور ہالینڈ کی ریاست کو ایک صوبے کی شکل دے دینی چاہئے۔ کیونکہ لوئی سین بھی ایک صوبے کی گورنری سے خوش نہ تھا۔

لیکن لوئی سین نے سپین کے تخت پر بیٹھنا منظور نہ کیا۔ اب نپولین نے جوزف کے بارے میں سوچا کہ وہ سپین کے تخت پر بیٹھ کر امن و امان ضرور قائم کرے گا۔ اگرچہ وہ "نیپلز" کا بادشاہ ہے' اور اسے حکمرانی کا تجربہ بھی ہے۔ اس لئے اسے سپین کا تخت دے دینا چاہئے۔ "جرنیل مورات" بھی کافی عرصہ سے بادشاہ بننے کا خواہاں تھا۔ نپولین کا ارادہ تھا کہ اب اسے نیپلز کا بادشاہ بنا دیا جائے۔

نپولین نے آسٹریا اور پروشیا کی ریاستوں سے بھی سپین کو فتح کرنے کے لئے مدد چاہی "برلن" میں اس نے اعلان کیا کہ ان ریاستوں سے فوجی اکٹھے کئے جائیں لیکن یہ دونوں ریاستیں انگریزوں کے خوف سے نپولین کا ساتھ نہ دے سکیں۔ نپولین نے سپین کو فتح کرنے کے لئے ایک بھرپور تیاری کی۔ وہ روزانہ دربار منعقد کرتا اور درباریوں سے صلاح مشورے کرتا۔ ایک دن اس نے کہا کہ یہ بہت ضروری ہو گیا ہے کہ سپین کو فتح کیا جائے۔ اس نے کہا کہ جرمنی کی افواج سمندر کی طرف سے حملہ کرے اور دوسری افواج خشکی کے راستے

حملہ آور ہو۔ اس مقصد کے لئے اس نے ایک تھیٹر کا اہتمام کیا۔ اور وہاں ڈرامہ پیش کر کے لوگوں کو بتایا کہ ہسپانیہ کو کس طرح فتح کیا جائے گا۔

○

نپولین "والٹیر" کا بہت مداح تھا یہ ڈرامہ "والٹیر" نے ہی لکھا تھا۔ اور اس ڈرامے کا نقطہ عروج یہ تھا کہ نظم و نسق ہی فتح کا باعث بنتا ہے۔ اس میں "والٹیر" کی خوبصورت شاعری نے چار چاند لگا دیئے۔

"تمام انسان برابر ہیں وہ پیدا تو ایک ہی طرح ہوتے ہیں لیکن قسمت انہیں مختلف بنا دیتی ہے خدا سب کا ہے ہر ایک اپنی جدوجہد کا صلہ پاتا ہے۔ آباؤ اجداد انسان کو کچھ نہیں دیتے بلکہ اس کی کوشش ہی اس کو انفرادی بناتی ہے۔ ایک باحوصلہ انسان تمام دنیا کو فتح کر سکتا ہے۔"

دوسری جگہ "والٹیر" نے کہا۔

"روم کے عظیم شہنشاہ کھنڈروں میں دفن ہیں جو انسانوں کو چیر پھاڑ دیا کرتے تھے۔ اب ان کے جسم بھی باقی نہیں ہیں۔ اور ان کا دنیا میں کوئی نام لیوا نہیں۔ جنہوں نے عظیم کام کئے وہ زندہ ہیں اور مشرق سے مغرب تک ان کا نام گونجتا ہے۔"

"والٹیر" کی خوبصورت شاعری جدوجہد اور عمل کا پیغام لئے ہوئے تھی۔ ان شعروں میں خیالات کو کچھ اس طرح سے بیان کیا گیا ہے۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس کو بادشاہ کس نے بنایا؟ اور کیا اسے تاج شاہی یونہی مل گیا؟ نہیں، ہرگز نہیں، اس میں قدرت کے ساتھ ساتھ اس کی ذاتی محنت بھی شامل ہے۔"

○

"زار روس ایگزینڈر" کے ساتھ نپولین کے دوستانہ تعلقات تھے وہ "والٹیر" کے اس قول کی روشنی میں "اچھا دوست خدا کی طرف سے تحفہ ہوتا ہے" نپولین نے اپنی استطاعت سے بڑھ کر "ایگزینڈر" کے ساتھ دوستی کا رشتہ نبھایا۔ لیکن جلد ہی نپولین کو معلوم ہو گیا کہ "زار روس ایگزینڈر" ایک مخلص دوست نہیں ہے۔

نپولین نے "تیلے راند" کے ساتھ مشورہ کیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں اتنی بڑی سلطنت کا مالک ہوں لیکن میرے کوئی اولاد نہیں ہے جو کہ میرے تخت کی وارث بن سکے۔ اس لئے آپ میری بات سے اتفاق کریں گے کہ میں جوزفین کو طلاق دینا چاہتا ہوں۔

آپ ذاتی طور پر ایگزینڈر سے ملیں کیونکہ اس کی بہنیں میری ہم عمر ہیں۔ اس لئے میں

اس کی ایک بہن سے شادی کرنا پسند کرتا ہوں۔

"تیلے راند" ایگزینڈر سے ملا اور اسے نپولین کا پیغام دیا۔ ایگزینڈر نے کہا کہ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے میں اس سلسلے میں اپنی والدہ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔

ایگزینڈر کی والدہ نے "تیلے راند" سے کہا کہ میری بیٹی کسی کسان کی بیٹی نہیں ہے وہ ایک بادشاہ کی بیٹی اور ایک بادشاہ کی بہن ہے اس لئے میں اس کا رشتہ نپولین سے نہیں کر سکتی۔

نپولین اس بات سے بہت رنجیدہ ہوا اور اس نے اپنی بہت بے عزتی محسوس کی۔ اس لیے وہ "ارفرٹ" (Erfurt) چلا آیا یہاں بہت سے جرمن شہزادے اس کے پاس چلے آئے' انہوں نے نپولین کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ ہر قسم کے حالات میں اس کے ساتھ رہیں گے۔

ایگزینڈر' نپولین کی ہسپانیہ روانگی کے بعد ترکی کے ایک حصے قسطنطنیہ پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ نپولین اپنی آنکھیں کھلی رکھتا تھا۔ اور اسے ہر معاملہ میں ایک خاص سوجھ بوجھ حاصل تھی۔

"ارفرٹ" کے مقام پر ہی تیلے راند نے ایک روسی شہزادی کا تعارف نپولین سے کروایا' جو کہ رشتہ میں "تیلے راند" کی بھتیجی تھی۔ اور وہ روس کی مشرقی ریاستوں میں سب سے امیر ترین تھی۔

نپولین نے "تیلے راند" سے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں کتنا طاقتور بادشاہ ہوں' بہت سے بادشاہ مجھ سے ڈرتے ہیں۔ لیکن میں بہت کمزور ہوں کیونکہ میرے کوئی بچہ نہیں ہے۔

اب مجھے آرام کی ضرورت ہے۔ میں ایک گھر بسانا چاہتا ہوں' میری بیوی مجھ سے دس سال بڑی ہے۔ اب میں اسے کوئی اور پریشانی دینا نہیں چاہتا۔ میرے بھائی جوزف کی کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے۔ اس کی صرف بیٹیاں ہی ہیں۔ اب میں اپنی زندگی کا فیصلہ سوچ سمجھ کر کروں گا۔

○

نپولین اس وقت اپنے تخیل کی بلندیوں پر تھا۔ عظیم شاعر "والٹیر" عظیم فلسفی "وی لینڈ" کی رفاقت نے اس کے مذاق اور مزاج کو تبدیل کر کے رکھ دیا تھا۔ وہ ایک عظیم فاتح ہی نہیں بلکہ ایک منتظم اعلیٰ اور عظیم رومن ثقافت کا دلدادہ بھی تھا۔

وہ فرانس کے عوام کو ایک اچھی حکومت کے علاوہ ایک عظیم ثقافتی ورثہ بھی دینا چاہتا تھا۔ "وی لینڈ" کے ساتھ اس کی گفتگو بالکل ایک فلسفیانہ گفتگو تھی۔ اس کے ذہن میں ذوق جمال کی حس زیادہ تیز تھی۔ اس خاموش تخیل کا گواہ "گوئٹے" تھا۔

چند دن پہلے "ارفرٹ" کے مقام پر شہنشاہ نپولین کی ملاقات عظیم فلسفی شاعر "گوئٹے" سے ہوئی تھی۔ اس کمرے میں جس میں نپولین بیٹھ کر اپنی جنگوں کی کمان کیا کرتا تھا۔ اب ایک فلسفی کے ساتھ بحث کر رہا تھا۔ ان دونوں کی گفتگو اور خیالات میں انتہائی ہم آہنگی تھی۔ ان کی گفتگو میں ایک کاٹ تھی جیسے دو بجلیاں کوند رہی ہوں ان دونوں عظیم شخصیتون کے خیالات ایک تھے۔ ان کے چہروں پر جلال ٹپکتا تھا۔ اور ان کے جذبات برانگیختہ تھے۔

"گوئٹے" نے اپنے تمام تر تصورات فطرت سے لئے تھے۔ گوئٹے کے خیالات کی چھاپ نپولین کے ذہن پر مزید گہری ہو گئی۔ گوئٹے سے ملاقات نپولین کی زندگی میں انقلاب برپا کر گئی۔ اور نپولین اپنے آپ کو گوئٹے کے سامنے ایک حقیر سا انسان محسوس کرنے لگا۔

گوئٹے نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں نپولین کے بارے میں بڑے شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

نپولین نے اپنی زندگی میں کبھی بھی گوئٹے کی تعریف نہ کی۔ لیکن نپولین اکثر گوئٹے کی نظم "موسم" گنگنایا کرتا تھا۔

نپولین سوچتا کہ یہ سرمئی بالوں والا شاعر آخر کیا چیز ہے؟ (اس وقت گوئٹے کو زیادہ لوگ نہیں جانتے تھے۔) یہ ایک حیرت انگیز بات تھی کہ جب وہ کچھ سوچتا اور پھر اس جرمن شاعر کی شاعری کو پڑھتا تو ان کے خیالات ایک جیسے ہی ہوتے۔ نپولین کے ذہن میں آتا کہ جو کتابیں میں نے پڑھی ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید وہی گوئٹے کے زیر مطالعہ بھی رہی ہیں۔

ایک دن نپولین ناشتے کی میز پر بیٹھا ہوا تھا۔ تیلے راند اس کے دائیں جانب تھا۔ بائیں جانب "ڈارو" بیٹھا ہوا تھا۔ نپولین نے دیکھا کہ سامنے کے دروازے سے گوئٹے ایک دلکش مسکراہٹ کے ساتھ کھڑا ہے۔ اس کے چہرے پر جو سکون تھا۔ نپولین نے آج تک کسی کے چہرے پر ایسا سکون نہیں دیکھا تھا۔ گوئٹے کے چہرے پر دیوتاؤں جیسا نور تھا۔ نپولین گوئٹے کے فلسفے اور شخصیت سے بہت متاثر ہوا۔

نپولین کی زندگی کا معمول رہا کہ وہ سال میں کئی مرتبہ گوئٹے سے ملاقات کرتا۔ وہ گوئٹے کی نظم "موسم" اکثر گنگناتا اور لطف اندوز ہوتا۔ آج پھر گوئٹے نپولین کی خدمت میں

حاضر تھا۔ گوئٹے نے کہا کہ میں نے اندازہ کیا ہے کہ آپ ایک تخیلاتی آدمی ہیں اور تخیل کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ نپولین نے جواب دیا کہ یہ سب آپ کی نظم "ورتھر" کی محبت کا نتیجہ ہے۔ گوئٹے مسکرا دیا اور کہا کہ یہ ایک ناقد کی رائے ہے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

نپولین نے کہا کہ نہیں۔ یہ آپ کی انکساری ہے آپ اس وقت کے بہت بڑے فنکار ہیں گوئٹے نے جواب دیا کہ ایک بادشاہ کے لئے ایک چھوٹی فتح بھی ایک بہت بڑی بات ہوتی ہے لیکن شاعر اور فلسفی اپنے تخیل کی مدد سے خوشی حاصل کرتے ہیں۔

نپولین نے کہا کہ تھیٹر میں ایک ڈرامہ نمائش کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ آپ یہ ڈرامہ دیکھیں اور اس کے بارے میں رائے دیں۔ اس میں فطرت اور سچ کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ اور ڈرامے کا اختتام جرم کے مرجانے پہ ہوتا ہے۔ اور سچ کے زندہ رہنے پہ۔

"ڈارو" نے گوئٹے سے استفسار کیا کہ آپ کس چیز سے خوشی محسوس کرتے ہیں۔ گوئٹے نے کہا کہ ہم اقتدار پر قبضہ کر کے خوش نہیں ہوتے۔ بلکہ ہم دوسروں کو خوشی دے کر خوش ہوتے ہیں۔

نپولین نے سوال کیا کہ کیا آپ کے ملک کے لوگ اقتدار اعلیٰ سے خوش ہیں؟

گوئٹے نے جواب دیا۔ بالکل خوش ہیں۔ کیونکہ ہم لوگوں کے طبقات میں دلچسپی نہیں رکھتے۔ تو نپولین نے کہا کہ پھر آپ کے ملک کی تاریخ کیسے لکھی جائے گی؟

گوئٹے نے کہا کہ ہم اپنے ادبی ناولوں کے ذریعے اور اپنے ڈراموں کے ذریعے اپنی انجمن کے مقاصد کو اجاگر کریں گے۔ یہ یقیناً طبقاتی اقتدار سے بہتر ہے۔

نپولین نے کہا کہ آپ ایک ڈرامہ تحریر کریں میں اسے اسٹیج کرواؤں گا۔

گوئٹے نے جواب دیا کہ میں روائتی ڈرامہ نگار نہیں ہوں۔

نپولین نے کہا کہ ایک فلسفی کے خیالات ایک جنگ جیتنے سے زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔

گوئٹے نے کہا کہ "المیہ" میں بادشاہوں اور عوام کے سیکھنے کے لئے بہت کچھ ہوتا ہے۔

نپولین نے کہا کہ آپ "والٹیر" کی طرح "قیصر کی موت" نامی ڈرامے کی طرز پر لکھیں۔ آپ پیرس آئیں۔ وہاں آپ کو کثرت سے ایسا مواد دستیاب ہو گا جو آپ کے تخیل میں ایک نئی روح پھونک دے گا۔ گوئٹے نے کہا کہ آپ میرے خیالات کو پسند نہیں کریں گے اس لئے میرا فرانس نہ جانا ہی بہتر ہو گا۔

نپولین نے پوچھا کہ اگر میں بہت زیادہ اصرار کروں تو کیا آپ پھر بھی نہیں جائیں

گئے؟

گوئٹے نے جواب دیا کہ میں شہرت نہیں چاہتا۔ نپولین نے کہا کہ آپ شام کے وقت تھیٹر ضرور آیئے۔ وہاں بہت سے شہزادے اور شہزادیاں ہوں گی۔ اور ایسے پادری بھی ہوں گے جو اپنے آپ کو شہزادہ کہلانا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ یہ تمام لوگ ڈرامے کے دوران ایک دوسرے کے کندھوں پر سر رکھ کر سوئے ہوئے ہوں گے کیونکہ یہ "المیہ ڈرامے" سے کچھ سیکھنا نہیں چاہتے۔

گوئٹے نے کہا کہ جناب میں ضرور حاضر ہوں گا۔ میں یہ سنہری موقعہ ضائع کر کے پچھتانا نہیں چاہتا۔ گوئٹے نے اس ڈرامے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ایسے "لوئی XIV" کے دور میں ہمارے عظیم مصنفین کی تحریروں میں ہوا کرتا تھا اب وہ لوگ مر چکے ہیں لیکن وہ ہمارے سامنے موجود ہیں۔

نپولین نے کہا کہ بے شک یہ بہت بڑا سچ ہے۔ نپولین گوئٹے کے ان خیالات سے متاثر ہوا اور کہا کہ آپ بے شک حقیقت آشنا ہیں۔

شہنشاہ نپولین گوئٹے کو انقلاب کے لئے استعمال کرنا چاہتا تھا۔ وہ خیال کرتا تھا کہ یہ انتہا درجے کا ذہین آدمی میرے لئے سود مند ہو سکتا ہے کیونکہ ایک ذہین آدمی کے الفاظ نے دوسرے ذہین آدمی کو متاثر کر لیا تھا نپولین اس عظیم آدمی کو ان تین الفاظ سے یاد کیا کرتا تھا کہ المیہ، سچ اور عمل میں نے گوئٹے سے سیکھے ہیں۔

○

گوئٹے سے ملاقات کے دو ماہ بعد نپولین ہسپانیہ کے دارالخلافہ "میڈرڈ" میں "فلپ دوم" کی تصویر کے سامنے کھڑا تھا۔ اس نے محل پر قبضہ کرنے کے بعد محل کے تمام کمروں اور راہداریوں میں دیکھا کہ کوئی فرد نہیں ہے۔ صرف "فلپ دوم" کی گونگی بہری تصویر پڑی ہے جو کسی اظہار سے قاصر ہے۔ اور یہی فلپ کبھی کہا کرتا تھا کہ میری سلطنت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اور اس بادشاہ کی کم علمی تھی کہ اس سے جابر بادشاہ بھی موجود ہیں جو سپین پر حملہ کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتے ہیں۔

نپولین ہمیشہ ہی نرم دل رہا۔ اور اس نے چاہا کہ ہر جگہ جمہوریت پھلے پھولے۔ اس لئے قریباً ایک درجن ملکوں میں جمہوریت قائم کی اور لوگوں کو آزادی سے ہمکنار کیا۔ اب اسی آزادی اور جمہوریت کو نپولین اپنی بگھی سے باندھے گھسیٹے پھرتا تھا۔ لیکن فلپ دوم کی تصویر بولنے سے قاصر تھی۔ اور یہ تصویر اپنے چہرے پر کوئی خوشی کا تاثر لئے ہوئے نہ

تھی-

ایک غمگین اور خوشی سے محروم جنگ سپین کے دارالخلافہ سے شروع ہو کر تمام ملک کے طول و عرض میں پھیل چکی تھی- نپولین نے حکم دیا کہ تحقیقات کی جائیں آخر لوگ کیا چاہتے ہیں؟

پچھلے موسم بہار میں یہاں کے شہزادوں اور شہزادیوں نے خود نپولین کو سپین پر حملہ آور ہونے کی دعوت دی تھی لیکن اب شہنشاہ نپولین ان کا رویہ سمجھنے سے محروم تھا-

اب باغی انگریزوں سے مل کر سپین کے وقار کو بحال کرنا چاہتے تھے لیکن اس سے پہلے ان لوگوں کے ذہن میں یہ بات کیوں نہ آئی؟ ہسپانوی سپاہی عربوں کی مانند لڑائی لڑنے کے ماہر تھے- وہ اپنے آپ کو کسی اوٹ میں چھپا لیتے اور پھر یکدم حملہ آور ہو جاتے ان کا طریقہ کار کوئی جنگ کا نہیں بلکہ گنواروں جیسا تھا- وہ سب مصر کے "فلاحین" کی طرح کے تھے- اس لئے نپولین ان کا زور توڑنے میں ناکام رہا- نپولین ان کو گناہ کار اور شش و پنج میں ڈالنے والے شیطانوں کا نام دیتا-

○

اب انگریزوں نے بھی ہسپانویوں کی امداد کرنا شروع کر دی اور ان کی مزاحمت مزید بڑھ گئی- وہ اپنے ایک کمانڈر "وین سینٹ" سے کہتا ہے کہ ایسے بیہودہ لوگوں سے میرا کبھی واسطہ نہیں پڑا- تم ہی اس پریشانی کا کوئی حل بتاؤ- تو اس کمانڈر نے کہا کہ جناب اچھی بات تو یہ ہے کہ آپ یہ جنگ بند کریں اور اس ملک کو چھوڑ دیں-

نپولین نے کہا کہ میں ایک تحمل مزاج آدمی ہوں میں یہ جنگ ضرور جیت کر رہوں گا اس وقت مجھے بہترین اذہان اور تلواروں کی ضرورت ہے پھر میں ان کو ناکوں چنے چبوا دوں گا میں نے ہمیشہ اپنی عزت اور تلوار کی حفاظت کی ہے اور کرتا رہوں گا- اب میں اس جنگ کو اپنی غلط فہمی کا نتیجہ نہیں کہوں گا بلکہ اس بدکردار فوج کو شکست دے کر ہی دم لوں گا- اب تم دیکھنا کہ میں اس ملک کو کیسے فتح کرتا ہوں-

دراصل یہ صرف نپولین کی بڑھک تھی- اس نے مشہور عالم برطانوی جرنیل "فریڈرک" کو بھی شکست دی تھی- لیکن سپین میں آٹھ مہینے گذرنے کے باوجود وہ کوئی خاص کارکردگی نہ دکھا سکا- اس ملک میں قصبے اور سڑکیں کچی تھیں جو کہ اس کی راہ میں بڑی رکاوٹ کا باعث تھیں لیکن پھر اس نے "صحرا" نامی جنگی چال سوچی اور "اندلس" کو فتح کر لیا-

اس کا بھائی جوزف اندلس کا بادشاہ بنا۔ لیکن اس کی روائتی رحم دلی نے بہت سے مسائل پیدا کر کے نپولین کو الجھن میں ڈال دیا۔ اب جوزف اندلس کا تخت چھوڑ کر بھاگ جانا چاہتا تھا کیونکہ جوزف سمجھتا تھا کہ ہسپانوی اس کی بالکل عزت نہیں کرتے۔ اور اس کی مہربانیوں کا صلہ بے عزتی سے چکاتے ہیں۔

جوزف نے نپولین کو لکھا کہ میں حکومت چھوڑ دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ہسپانوی گھات لگا کر مجھے مار دینا چاہتے ہیں اس لئے میں ان کے ہاتھوں مرنا نہیں چاہتا۔ میں چاہتا ہوں کہ میں "نیپلز" میں جا کر قیام کروں۔

اس وقت سپین میں "سولت" فوجی کمانڈر تھا۔ اور تمام جرنیل اس کی انتہائی عزت کرتے تھے۔ نپولین نے سوچا کہ کیوں نہ سپین کا بادشاہ "سولت" کو بنا دیا جائے یا پھر "مورات" کو؟ پھر اس نے خیال کیا کہ کیوں نہ معیار کے اعتبار سے وہاں کی حکومت تقسیم کر دی جائے۔ لیکن اس میں بہت سی مشکلات تھیں کیونکہ نپولین وہاں کی حکومت اپنے خاندان کے ہی کسی فرد کو سونپنا چاہتا تھا۔

"میڈرڈ" میں نپولین نے ایک حکم نامہ جاری کیا کہ انگریز فوجیوں کو اندلس سے مار بھگا دیا جائے اور پھر انگریزوں کو پہاڑوں کی جانب دھکیل دیا گیا۔

○

نپولین "آسٹروگا" کے کیمپ میں تھا کہا سے فرانس سے ڈاک موصول ہوئی جیسے جیسے وہ خط پڑھتا جا رہا تھا اس کے چہرے پہ غصہ بھی بڑھتا جا رہا تھا۔ ایک گھنٹے تک وہ اس غصے میں کھولتا رہا اور کسی سے کوئی بات نہ کی۔ پھر اچانک اس نے حکم دیا کہ فرانس کی طرف کوچ کیا جائے۔ اور پھر وہ تیزی سے بڑھتا ہوا فرانس کی جانب روانہ ہو گیا۔ نپولین کی سفری بگھی میں فلپ دوم کی روح قہقہے لگاتی ہوئی اس کے ساتھ تھی۔

پیرس میں ایک بے حد خطرناک سازش ہو رہی تھی۔ جس کو دشمن نے بڑے منظم طریقے سے تیار کیا تھا کیونکہ "فوچ" اور "تیلے رانڈ" ایک دوسرے کو پسند نہ کرتے تھے اس لئے ان دونوں کو سازش میں استعمال کیا گیا تھا۔

اس سازش کے بارے میں "یو جینی" اور اس کی والدہ "لیٹیزا" نے نپولین کو خط کے ذریعے آگاہ کیا تھا۔ لیٹیزا ہر بات سے باخبر رہتی۔ اور ہمیشہ اس نے ایک خاص کردار ادا کیا جب کبھی اس کی اولاد پر کوئی مصیبت آئی۔ لیٹیزا نے ان دنوں تمام تہوار ملتوی کروا دیئے وہ ہمیشہ اپنے بچوں کے لئے محافظ بن کر رہی۔

اس بغاوت میں "تیلے رانڈ" دوغلا کردار ادا کر رہا تھا۔ کیونکہ اس نے آسٹروی ایلچی سے کہا تھا کہ تم جلدی سے فرانس پر حملہ کروا دو۔ اس لئے کہ نپولین وہاں پر موجود نہیں۔ لیکن جیسے ہی نپولین دارالخلافے میں داخل ہوا۔ اس نے ریاست کی کونسل کے سینیٹروں وزیروں اور اس واقعہ کے گواہوں کا اجلاس طلب کیا۔ دونوں مجرم "تیلے رانڈ" اور "فوچ" بھی طلب کر لئے گئے۔ نپولین نے کہا کہ تم دونوں چور ہو۔ تم میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ تمہاری عزت کی جائے۔ تم نے تو اپنے باپ کو بھی بیچ دیا ہے۔ جو کچھ تم نے میرے خلاف کیا اس کا انجام جانتے ہو؟ میں اگر سپین میں تھا تو میری نظر فرانس میں تھی تم سنگدل اور بے رحم ہو۔ تم نے سازش کی اور وہ پکڑی گئی۔ تم تو خود مجھے ایسی سازشوں سے آگاہ کیا کرتے تھے پھر تم نے ایسا کیوں کیا؟ تمہیں معلوم ہے کہ میرے پاس طاقت ہے میں تمہیں شیشے کے گلاس کی طرح توڑ کر رکھ سکتا ہوں۔ میں تم سے بہت زیادہ متنفر ہو گیا ہوں کیونکہ تم نے مجھے بہت زیادہ تکلیف دی ہے۔

نپولین آدھا گھنٹہ تک ان پر برستا رہا۔ "تیلے رانڈ" سر جھکائے کھڑا رہا۔ نپولین نے تیلے رانڈ سے کہا کہ جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا۔ اب لوگوں کی نفرت تمہارے ضمیر کا بوجھ رہے گی۔ پھر نپولین "فوچ" پر برس پڑا۔ کہ اچھا کام کیا تم نے کہ تم میرے دشمنوں ہی سے مل گئے۔ "فوچ" سر جھکائے سنتا رہا۔

تمام لوگوں کا کہنا تھا کہ ان دونوں کو خوب سزا دی جائے۔ لیکن نپولین نے یہ معاملہ رفع دفع کر دیا۔ ان دونوں کو ان کے عہدوں پر بحال کر دیا۔

اس وقت بہت سے مسائل سر ابھار رہے تھے۔ جرمنی کے عوام بیدار ہو رہے تھے۔ آسٹریا کی ترقی کی طرف گامزن تھا۔ پروشیا کے بادشاہ نے بھی احکامات کی حکم عدولی شروع کر دی۔ آسٹریا انگریزوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا رہا تھا۔ ترکی میں بھی پانچویں لڑائی کے لئے تیاریاں ہو رہی تھیں۔ اب صرف روس کی مدد پر ہی بھروسہ کیا جا سکتا تھا۔ روس کا ایلچی "رومان زوف" تحائف لے کر بادشاہ کے پاس آیا اور بادشاہ سے وعدہ کیا کہ روس ہر قسم کے حالات میں ان کی مدد کرے گا۔ ایگزینڈر اپنی ہی خو میں تھا' وہ "بیلنا' ویانا" "برلن" اور لندن کے ساتھ دوستی کرنا چاہتا تھا۔ دراصل نپولین نے اپنے بہت سے دوست کھو دیئے تھے۔ اور صرف اپنے آپ پر انحصار کیا تھا۔ تمام فنڈ اٹھتر فی صد کم ہو گئے تھے کیونکہ سپین کی مہم پر بہت زیادہ اخراجات ہوئے تھے۔

نپولین جب "باویریا" پہنچا تو اس نے دیکھا کہ آسٹروی فوجیں اس کی طرف بڑھ رہی

ہیں اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔

ان دنوں نپولین نے بہت تیزی سے سفر شروع کیا اور چالیس گھنٹوں میں پینسٹھ میل سفر کیا کرتا۔ اور اپنے دشمنوں کے سر پر جا دھمکتا۔ اس مہم میں اس کا پاؤں زخمی ہو گیا لیکن اس کی رفتار میں کوئی کمی نہ آئی وہ جرمنی سے گذرتا ہوا "ڈر۔سڈن" پہنچ گیا' اس کی بگھی انتہائی آرام دہ تھی۔ وہ ٹیڑھے راستوں پر بھی اچھی رفتار کے ساتھ چل سکتی تھی۔ وہ اپنی بگھی میں سو بھی سکتا تھا اتنا لمبا سفر پیرس سے ڈر۔سڈن تک صرف پانچ دنوں میں طے کر لیا۔

اس کی بگھی میں بہت سی درازیں بنی ہوئی تھیں جن میں کتابیں لکھنے پڑھنے کا سامان اور دیگر اشیا تھیں۔ بگھی میں ایک لالٹین لٹکتی رہتی جو رات کے وقت روشن کر دی جاتی۔ اس کے پاس ایک تفصیلی نقشہ ہوتا جس میں تمام معلومات درج ہوتیں۔ اس کی بگھی کو چھ گھوڑے کھینچتے اور اس کا بگھی بان ایک مملوک تھا۔ جو مصر سے اس کے ساتھ آیا تھا۔ اس بگھی کو بہت سے مسلح محافظ گھیرے ہوئے چلتے۔

ان دنوں سڑکیں بہت تنگ ہوا کرتیں۔ مٹی دھول راستے کے خدوخال بدل دیتی۔ وہ گرم پانی سے نہا کر اپنی تھکاوٹ دور کر لیا کرتا۔

میڈم لتیزا آتش دان کے پاس بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک خط ہے جو "منیر" سے آیا ہے۔ وہ شہنشاہ نپولین کی شکست کے بارے میں بہت پریشان ہے۔ اس خط میں نپولین نے لکھا ہے کہ تمام یورپ میرے خلاف لڑ رہا تھا لیکن میرا حوصلہ پھر بھی بلند تھا۔ آپ بالکل مطمئن رہیں۔ اپنی سوچوں کو منتشر نہ ہونے دیں مجھے معلوم ہے آپ اپنے بچے سے کتنا پیار کرتی ہیں۔

میڈم ٹیرا سوچ رہی تھی کہ نپولین کو اب پھر مدد کی ضرورت ہے۔ اب اگر نپولین واپس آیا تو پھر اپنے تمام بچوں سے اختلافات ختم کرا دوں گی۔ اس وقت نپولین کے بہن بھائیوں میں شدید اختلاف تھا۔

مورات اور اس کی بیوی کیرولین جو کہ اپنے خاندان میں انتہائی ذہین سمجھے جاتے تھے انہوں نے اپنے طور پر انگلینڈ سے صلح کر کے "آسٹریا" کے ساتھ اتحاد کر لیا تھا۔ اس کی بہن ایلسی "ناموں فوچ" کی مشیر تھی۔ اور یہ لوگ بھی نپولین کا زوال چاہتے تھے۔ "لوئی" احکام کی کوئی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ اور خود پیرس سے ۲۰۰ میل دور بیٹھا ہوا تھا۔ "جروم" بھی اپنے فرائض پہ توجہ نہ دیتا تھا۔ "جوزف" نے معذرت کر لی تھی کہ وہ نپولین کا ساتھ

نہیں دے سکتا۔ اس مشکل وقت میں "لوئی سین" بھی نپولین سے دور دور تھا۔ شہنشاہ نپولین کے بہن بھائی سوچتے تھے کہ نپولین صرف اپنی ہی شان و شوکت رکھنا چاہتا ہے۔

اس وقت ان کی والدہ میڈم لیٹزیا کی کیا حالت ہو گی جس کے بچے آپس میں ہی اختلافات رکھتے تھے۔ جب کہ اس نے ساری زندگی کوشش کی تھی کہ یہ متحد اور مضبوط رہیں۔

اس وقت جوزف ایک ایسا بادشاہ تھا جو بادشاہ تو تھا لیکن اس کے پاس کوئی ملک نہ تھا۔ جیروم کی بیوی کا والد اتحادیوں سے ملا ہوا تھا۔ "برناڈوتھ" کی بیوی جو کہ جوزف کی سالی تھی وہ چاہتی تھی کہ اس کا خاوند اتحادی فوجوں کا سپہ سالار بنے۔ اس طرح وہ "نوٹرڈین" کی سلطنت کا تاج اپنے خوبصورت سر پہ سجانا چاہتی تھی۔

اس وقت شہنشاہ نپولین بہت سے مسائل میں گھرا ہوا تھا۔ اور اس کا کوئی بھی رشتہ دار اس کی مدد کرنے کو تیار نہ تھا۔ وہ بہت مایوس تھا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنے خاندان کے لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرے۔ اتحادیوں سے کیسے نپٹے۔ اور دارالخلافہ کا تحفظ کیسے کرے۔ اب اسے کسی پہ بھی اعتماد نہیں رہا تھا۔ "لیزگ" کی جنگ کے بعد اس کے خیالات میں بہت سی تبدیلیاں آئیں۔ پوسٹ ماسٹر جنرل لیوالیت اس کا بہت خیرخواہ تھا۔ وہ ایک شام نپولین کو ملنے آیا تو نپولین کو بہت مایوس حالت میں دیکھا نپولین نے اسے اپنے سونے کے کمرے میں بلا لیا۔ نپولین خود آتش دان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ آگ پہ پھیلے ہوئے تھے۔ نپولین آ کر خاموشی سے بستر پر لیٹ گیا۔ لیوالیت نے اسے تسلی دی۔ اس کا حوصلہ بڑھایا۔ اور نپولین خاموشی سے سو گیا۔

جب وہ نیند سے جاگا تو اس کے خیالات بدل چکے تھے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ میں تمام مسائل کا سامنا کروں گا۔ تخت رہے یا نہ رہے۔ تخت تو صرف لکڑی کا ایک ٹکڑا ہے جس پر رنگین ریشم کا کپڑا منڈھا ہوا ہے۔ ہاں اب اگر فرانس ایک نیا آئین چاہتا ہے تو ضرور ایسا ہونا چاہئے۔ نئے سال کے دن اس نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا کہ جو لوگ مجھ سے اختلاف رکھتے ہیں ان کو بہت قریب سے جانتا ہوں۔ میں نے ۲۰ سالوں میں چھ عظیم جنگیں لڑی ہیں۔ پورا یورپ میرے خلاف اتحادی تھا۔ میں کمزور نہیں ہوں۔ فرانسیسی فوج لوگوں کو آزادی حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے۔ میں غاصب نہیں ہوں۔ کیا ان بیس سالوں میں میں نے فرانس کو عظیم تر نہیں بنا دیا۔ اب بھی میں اپنے دشمنوں کے ساتھ ایسے ہی نپٹوں گا۔ کسی دشمن کی جرات نہیں ہے کہ دارالخلافہ پیرس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی

دیکھے۔

میں جوزف کو تنبیہہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے گھر میں کسی میرے دشمن کو گھسنے نہ دے۔ تم یا تو اپنے عہدے سے ریٹائر ہو جاؤ یا پھر میرے دشمنوں سے تعلق ختم کر دو۔

اس وقت دراصل شہنشاہ نپولین اپنی شہنشاہت کو بچانے کی جنگ لڑ رہا تھا۔ اس کا ننھا بیٹا لیون ایک بھاری وظیفہ لیتا تھا۔ نوابزادی ویلوسکا کا بیٹا بھی ایک بندھی رقم ہر ماہ حکومت سے وصول کرتا تھا۔ اس طرح اس شہنشاہت کے ۲ وارث تھے۔

○

"لیرگ" کی شکست کے بعد اب "برائن" کے نزدیک اسے تھوڑی سی کامیابی حاصل ہوئی۔ اور اس نے "بلوشر" کو اپنا دفاع کرنے پہ مجبور کر دیا۔ "برائن" سے نپولین کی بہت سی یادیں وابستہ تھیں وہ ان درختوں کو بھی پہچانتا تھا جن کے نیچے بیٹھ کر وہ بارہ سال کی عمر میں مطالعہ کیا کرتا تھا۔ یہیں پہ بیٹھ کر اس نے جوانی کے بارے میں خواب دیکھے تھے۔ اب وہ ان خوابوں کی تعبیر پا گیا تھا۔

لیکن جنرل بلوشر "پیرس" کے بالکل قریب پہنچ گیا تھا نپولین کی طاقت ختم ہونے کو تھی۔ نپولین نے کہا کہ میں کھنڈر محل اور ٹوٹے ہوئے تخت پر بیٹھنے کی بجائے مرنا پسند کروں گا۔ اس نے اپنے سپاہیوں سے کہا اگر تم اپنی عظمت بحال دیکھنا چاہتے ہو تو اس کے لئے جان کی قربانی دینا ضروری ہے۔ ورنہ "فرانس" بھی اپنی قبر میں چلا جائے گا۔ اس نے اپنے ایک افسر سے کہا کہ تم صلح کے بارے میں بات چیت کرو۔ کیونکہ میں ذہنی طور پر صلح کی شرمندگی کو قبول کرنے کو تیار ہوں۔ کبھی کبھی دشمن بھی حاوی ہو جاتا ہے۔ اس نے جوزف کو بھی خط لکھا کہ اب تمہاری بہادری کا امتحان ہے تم اور قومی رضاکاروں کو بھی موچہ بند کر دو۔ شہر کے دروازوں پر پچاس پچاس آدمیوں کا پہرہ لگا دو۔ سو' سو' سپاہیوں کو گشت پر لگا دو اس طرح شہر کے ایک دروازے پر اڑھائی سو کی نفری ہو گی۔ اس طرح شہر تو محفوظ ہو جائے گا لیکن "بیلجیم" اور "دریائے رائن" کا مغربی کنارہ غیر محفوظ ہو جائے گا۔

اس کے ساتھی افسر کانپ کر رہ گئے کہ نپولین جس نے "اٹلی" سے "روس" تک فتوحات کی تھیں اب صلح کے دستخطوں سے سمٹ کر "پیرس" تک محدود ہو جائے گا۔ مسلسل خبریں پہنچ رہی تھیں کہ دشمن نے پیرس کے قریب مورچہ بندی کر لی ہے۔

جوزف کے خط کا جواب بھی مل گیا۔ اس نے لکھا تھا کہ پیرس شدید خطرے میں

ہے۔ لیکن نپولین مصمم ارادے کے ساتھ احکامات جاری کرتا رہا۔ پھر اس کے ذہن میں خیال آتا تو کیا پیرس مجھ سے چھن جائے گا۔ میں تو زندہ نہیں رہوں گا۔ پھر اس نے ایک وصیت تحریر کی کہ میں اپنے قریبی ساتھیوں سے امید کرتا ہوں کہ اگر میں مارا جاؤں تو تمہیں چاہئے کہ ملکہ اور شہزادے کی حفاظت کرنا۔ روم کے بادشاہ کی بھی حفاظت کرنا بلکہ میرے تمام خاندان کی بھی حفاظت کرنا۔ میرے تمام رشتہ دار مجھے بہت عزیز ہیں۔ کیونکہ میں ماضی میں بھی ان کی مدد کرتا رہا ہوں۔ تیلے رانت پہ بالکل بھروسہ نہ کرنا۔ ملکہ سے کہنا کہ وہ صرف پیرس ہی میں رہے میں تیلے رانت کو سولہ سال سے جانتا ہوں میں نے اس کے ساتھ بہت قریب سے کام کیا ہے۔ اور میں نے ہمیشہ اسے ہر قسم کی مدد دی ہے۔ لیکن پھر بھی وہ میرا اور میرے خاندان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ اب قسمت ہم سے روٹھ گئی ہے۔ میرے مرنے کے بعد ملکہ کو ''آسٹریا'' نہ جانے دیا کیونکہ آسٹریا ہمیشہ فرانس کا دشمن رہا ہے۔

میں ایک یا دو دن کے اندر امن کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر امن قائم نہ ہو سکا تو میرے دشمنوں سے گزارش کرنا کہ میری بیوی اور بچے کو گرفتار نہ کریں کیونکہ یہ فرانس کی عزت کا معاملہ ہے۔ میرے عوام کو بتا دینا کہ میں نے فرانس کے لئے قربانی دی ہے نہ کہ اپنے بچے اور تخت کے لئے۔ اگر خطرہ ہو کہ وہ میرے بچے کو مار دیں گے تو پھر اسے آسٹریا بھیج دینا۔

دراصل شکاری اب خود جال میں پھنس چکا تھا۔ اس نے اپنی جوانی سے لے کر اب تک فتوحات کی تھیں۔ اب جو تکلیف اس کی روح برداشت کر رہی تھی اس کے بارے میں وہی جانتا ہے۔ لیکن پھر بھی اس کے وصیت نامے سے حوصلہ اور وقار جھلکتا تھا۔ وہ اب بھی فوج کا ایک عظیم کمانڈر تھا۔ اس نے نو دنوں میں چھ جنگیں لڑی تھیں۔

جب صلح کے کاغذات تیار ہو کر آئے تو برتھر کا اصرار تھا اس پہ دستخط ''کیٹلن'' میں کئے جائیں۔ ابھی صلح نامے پہ دستخط بھی نہ ہوئے تھے کہ اتحادی آپس میں الجھ پڑے کیونکہ ''ٹسر'' ''پیرس'' کو ایک روسی گورنر کے تسلط میں دینا چاہتا تھا لیکن دوسرے ''برناڈوتھ'' کو گورنر بنانا چاہتے تھے۔ ''آسٹریا'' والے ''بوربنوں'' کو گورنری دینا چاہتے تھے۔ اس طرح مارشل بلوشر وہاں سے فوج ہٹا کر لے گیا۔ دوسرے اتحادیوں نے تجویز پیش کی کہ فرانس ہمارا پرانا دوست ہے کیوں نہ اس سے اتحاد کر کے بلوشر کا مقابلہ کیا جائے۔ لیکن نپولین نے کہا کہ میں تم سے بہت ناراض ہوں اس لئے میں تمہیں اپنے ساتھ ملانا نہیں چاہتا۔

برتھر نپولین کا ایک قابل اعتماد جرنل تھا۔ اس لئے نپولین نے اپنے دستوں کی کمان برتھر کے ہاتھ میں دے دی۔ پھر اس نے "اگوریو" کو لکھا کہ تم نے یہ جنگ "آسٹریا" کے زیر کمان لڑی ہے اگر تم اب بھی میرے دوست پہلے والے اگوریو ہی ہو تو پھر میرے پاس آ جاؤ۔ میرے پاس کوئی رقم نہیں ہے۔ نہ ہی گھوڑے ہیں۔ تم میرے دستوں کی کمان کرو۔ ملک اس وقت بہت خطرے میں ہے۔ اس نے اپنے تمام پرانے دوستوں کو ایسے ہی پیشکش کی۔

اب پھر نپولین بونا پاٹ ایک جنرل کا رول ادا کر رہا تھا۔ چڑھتا ہوا سورج بڑا خوبصورت لگتا ہے اور غروب ہوتا ہوا سورج بھی بہت خوبصورت لگتا ہے۔ نپولین کے تمام جنرل اس کا ساتھ چھوڑ چکے تھے۔ اب وہ بہت بڑے دشمن کے خلاف تھوڑے سے جانثاروں کے ساتھ جنگ لڑ رہا تھا اب اس کی شکست یقینی تھی لڑائی بہت زور پہ تھی کہ ایک تودے پہ گولا لگنے سے سے بہت سے سانپ نکل کر میدان میں رینگنے لگے۔ نپولین اس منظر سے بہت متاثر ہوا۔ نپولین نے اپنے سپاہیوں کو مخاطب کر کے کہا میں تمہیں اژدہوں کا خطاب دیتا ہوں اب تم بھی اژدہے بن کر دشمن پر ٹوٹ پڑو۔ نپولین نے بھی اپنی تلوار نیام سے کھینچ لی۔ اور دشمن پہ اپنے اژدہوں کے ساتھ حملہ کر دیا۔ لیکن بدقسمتی سے صرف اس کے محافظ ہی اس کے ساتھ تھے۔ کئی سالوں سے وہ گھوڑ سوار دستوں کی قیادت کرتا آیا تھا۔ اب اس کا گھوڑا گولی لگنے سے مر چکا تھا۔ وہ دوسرے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ برتھر کا کہنا تھا کہ اے شہنشاہ اب ہم صرف موت کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اس لئے جنگ کا کوئی فائدہ نہیں۔ نپولین نے کہا موت پوچھ کر نہیں آیا کرتی ہم بہادروں کی طرح ضرور لڑیں گے۔ اصل بھیانک انجام فریڈرک اور دوسرے جرنلوں کا ہو گا۔ جو اپنی فوج کی کمان کرنے کی بجائے اپنی قوم کے لیڈر بن بیٹھے۔

اس نے میری لیوزی کو آخری خط لکھا کہ اپنے والد سے کہے کہ اس نے برا کردار ادا کر کے اپنے آپ کو خوار کر لیا ہے۔ لیکن یہ خط اتحادیوں کے ہاتھ لگ گیا اور انہوں نے منصوبہ بنایا کہ اب پیرس پر حملہ کر دینا چاہئے۔ اب نپولین شدید خطرے میں تھا۔ لیکن نپولین کو امید تھی کہ اس کے عوام ان حملہ آوروں کا مقابلہ کریں گے کیونکہ وہ ان حملہ آوروں سے شدید نفرت کرتے ہیں۔ نپولین واپس پیرس میں آ گیا اپنی فوج کی کمان برتھر کو سونپی اور اپنے محافظوں کے ساتھ شہر کے گشت کو نکل گیا۔ اب اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ کہ کیوں نہ ملکہ کو قائم مقام بنا دیا جائے۔ جوزف کو پیرس کا گورنر بنا دیا جائے اور مارمونٹ کو طاقتور دستوں کا کمانڈر بنا دیں۔

رات ہو چکی تھی۔ ایک افسر سپاہیوں کے جتھے کے ساتھ نپولین کے پاس آیا اس نے کہا کہ میں مارشل مورٹائر کے حکم سے ان دستوں سے ملنا چاہتا ہوں جنھوں نے ہتھیار پھینک دیئے ہیں۔ نپولین نے حیران ہو کر کہا کہ کس نے ہتھیار پھینک دیئے ہیں۔ بادشاہ جوزف کہاں ہے۔ اس افسر نے جواب دیا کہ وہ تو "اٹلی" کے بادشاہ کے ساتھ چلا گیا ہے وہ تو کل سے ہی پیرس سے جا چکا ہے۔ نپولین نے پوچھا "تو جنرل مارموٹ کہاں ہے۔" اس نے کہا "جناب مجھے کیا معلوم۔"

نپولین کے ماتھے پہ بل پڑ گئے۔ پریشانی سے اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کو یہ خبر سن کر بہت صدمہ ہوا۔ اس نے بلند آواز سے کہا "قومی رضاکار کل میرے ساتھ آ جائیں میں کل پیرس چھوڑ دوں گا یا تو میں کل فاتح ہوں گا یا پھر موت کو گلے لگا لوں گا۔" نپولین نے مارموٹ کے دستوں کو حکم دیا کہ تم اپنے مورچے سنبھال لو۔ پھر اس نے اپنے وزیراعظم سے کہا کہ تم شہر میں چلے جاؤ۔ میں تمہیں سب اختیارات سونپتا ہوں۔ کل پھر تم مجھے اسی جگہ ملنا۔

اس نے دریائے سین پر ایک نظر ڈالی لیکن اس کے پانی کے عکس میں اسے کچھ بھی نظر نہ آیا۔ اس نے دیکھا کہ تھوڑے فاصلے پر غیر ملکی حملہ آور کھانا بنا رہے ہیں۔ اور اس کے سپاہی اونچی آواز میں گانے گا رہے ہیں۔ نپولین بائیں کنارے پر اپنے چند ذاتی ملازموں کے ساتھ اندھیرے میں بیٹھ کر یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ بگھی میں بیٹھ کر نیلے پھوارے کی جانب چلا گیا۔

○

تیلے رانت اپنی خوابگاہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے خدمت گار اس کے چاروں طرف باادب کھڑے تھے۔ اس نے "رد کو" کی طرز کا لباس پہن رکھا تھا۔ وہ اسے مبارکبادیں دے رہے تھے۔ کہ "زر" بھی تیلے رانت سے ملنے آ گیا۔ یہ وہی لوگ تھے جنھوں نے چھ سال تک نپولین کے ساتھ وزیروں کے عہدے پہ کام کیا تھا اس نے تیلے رانت سے کہا کہ ہم بیس گھنٹوں کے اندر اندر پیرس کے دروازے پر دستخط دینے والے ہیں۔ جب یہ لوگ شہر میں داخل ہوئے تو بوربن بھی ان کے ساتھ تھے اور جرمن بھی ان کے ساتھ تھے۔

نپولین سے قسمت روٹھ چکی تھی۔ کیونکہ اس کے بدترین دشمن پیرس میں داخل ہو چکے تھے۔ اب اس کے عوام بھی اس کے لئے کچھ نہ کر سکتے تھے۔ اب یہ فرانس کے فاتح نپولین کے ساتھ معاملہ کرنا چاہتے تھے۔ دوسرے دن تیلے رانت نے سینٹ اور قانون ساز

ادارے کو پیغام بھیجا کہ نپولین کو تخت سے دستبردار کر دیا جائے۔ ایک جرنل کی رائے تھی کہ نپولین کے ساتھ جنگ کی جائے اور اس کو گرفتار کیا جائے۔ نپولین کی آنکھوں کے سامنے ماضی کا ایک ایک دوست آ گیا۔ جو کہ اب غیر ملکی حملہ آوروں کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔ کالونی کوٹ نے کوشش کی کہ نپولین بونا پاٹ اور اس کے خاندان کو محفوظ رہنے دیا جائے۔ اسی دن ۱۳ اپریل کو تیلے رانت نے پیغام بھیجا کہ تم اپنی بارہ ہزار فوج دریائے سین سے ہٹا کر پیرس لے آؤ۔

نپولین اس کے وزراء اور سینئر افسر سر جوڑے بیٹھے تھے۔ اور انہیں مسئلے کا کوئی حل نہیں مل رہا تھا۔ مارمونٹ نے اتحادیوں کے کمانڈر انچیف کو لکھا کہ سینٹ اور عوام مکمل طور پر نپولین کے حق میں ہیں۔ میں خانہ جنگی کو روکنے کے لئے فوج اور عوام کے درمیان ایک سمجھوتہ کرنا چاہتا ہوں دراصل شہنشاہ کے جرنیلوں نے شہنشاہ کو تباہ کروایا ہے۔

تیلے رانت اپنے جرنیلوں سے کہہ رہا تھا کہ ہمیں شہنشاہ کے محافظوں پہ نظر رکھنی چاہیے۔ شہنشاہ آج کل نیلے پھوارے کے قریب رہ رہا ہے اس کے محافظ کہتے ہیں کہ ہم کسی کو پیرس میں گھسنے نہیں دیں گے۔ اس لئے ہم چند دنوں بعد پیرس شہر پہ حملہ کریں گے۔

نپولین اپنے محافظوں میں گھرا ہوا تھا۔ وہ ان کے ساتھ ہاتھ ملا رہا تھا اور مسکرا رہا تھا۔ اس کے وزراء کڑھے ہوئے رنگین کوٹ پہنے ہوئے تھے۔ اور وہ نپولین کے اگلے حکم کے منتظر تھے۔ اسی دوران ایک بگھی احاطے میں داخل ہوئی اور اس میں سے کالونی کوٹ برآمد ہوا۔ معلوم ہوتا تھا کہ رات اس نے جاگ کر گزاری ہے۔ وہ شہنشاہ کے پاس پہنچا۔ تو برتھر نے پوچھا کہ کیسے آنا ہوا۔ کالونی کوٹ کو برتھر کا لہجہ پسند نہ آیا۔ اس نے کہا کہ دشمن بہت قریب پہنچ گیا ہے۔ نپولین نے پوچھا اب وہ کیا چاہتے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ وہ آپ سے بہت بڑی قربانی چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ اپنے بیٹے کے حق میں تخت سے دستبردار ہو جائیں۔ آپ کا مطلب ہے کہ وہ میری حکومت نہیں چاہتے۔ حالانکہ وہ جدی پشتی بادشاہوں کے بیٹے ہیں۔ لیکن پھر بھی میرے خوف کی وجہ سے ان کے تخت کانپ رہے ہیں۔ نپولین کا لہجہ بڑا باوقار تھا۔ وہ اپنے محافظوں اور دیگر وزراء کے سامنے اپنے آپ کو کمزور ثابت نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس کے علاوہ زار کا مطالبہ تھا کہ نپولین "روس" کے بادشاہ کے حق میں دستبردار ہو جائے۔ نپولین کو معلوم تھا کہ زار کے پیچھے بوربنوں کا ہاتھ ہے۔

نپولین نے غصے سے کہا وہ تو سب پاگل ہو گئے ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بوربن دوبارہ فرانس میں حکومت کرے۔ فرانس میں تو دس قومیں آباد ہیں۔ وہ بوربنوں کو بالکل پسند نہیں کرتیں۔ وہ کبھی بھی ان کے زیر نگیں نہیں رہیں گی۔ وہ اپنے اصولوں سے انحراف نہیں کریں گی۔ اسی لئے وہ اصولوں کی خاطر آمادہ جنگ ہوں گی۔ اور میں پھر دوبارہ ایک سپاہی بن جاؤں گا کیونکہ انہیں میری ضرورت پڑے گی۔ میرے پاس اب بھی پچاس ہزار فوج ہے اور وہ میرے زیر کمان لڑنے کو تیار ہے۔ وہ جنگ کرنے کے بعد فیصلہ کریں گے کہ فرانس کے تخت پر کس کو بٹھایا جائے تو پھر میں تخت سے دستبردار ہو جاؤں گا۔

نپولین ایک سیاستدان ہوتے ہوئے سوچتا تھا کہ اس کے بیٹے کو تخت نشین کر دیا جائے۔ اور ایک سپاہی ہوتے ہوئے سوچتا تھا۔ کہ جنگ کر کے ہی تخت کا فیصلہ کر دیا جائے۔ اس کے جانثار ساتھی اب بھی اپنی جانیں قربان کرنا فرض سمجھتے تھے۔

نپولین نے ایک نقشہ نکال کر اپنے ساتھیوں کو دکھایا جس پر اس نے حال ہی میں کام کیا تھا۔ اور بتایا کہ ہمارے دشمن اب بھی ایسی حالت میں ہیں۔ کہ اب بھی ان پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ پھر اس نے اپنا اجلاس ختم کر دیا۔ اور کہا کہ آپ لوگ میرے اس منصوبے پر سوچیں۔

چند گھنٹوں کے بعد اس نے اپنے جرنیلوں کو کالونی کوٹ کے پاس بھیجا۔ اس نے ایک دستاویز اس کو دکھائی اس کے جرنیلوں نے اس دستاویز کو پڑھا جس میں لکھا تھا کہ شہنشاہ نپولین اس وقت تک شہنشاہ کے طور پہ کام کرے۔ جب تک یورپ میں امن نہیں ہو جاتا اور نپولین اس بات کا حلف دے کہ وہ اپنے ملک کی فلاح کے لئے کام کرے گا۔ تمام شہزادے اور شہزادیوں پر ملکی قانون کا احترام کرنا فرض ہو گا لیکن نپولین کو فرانس چھوڑ کر کسی اور جگہ رہنا ہو گا۔

نپولین نے کہا کہ اتحادیوں کے ڈپلومیٹوں نے اچھا طریقہ اپنایا ہے۔ جن ڈپلومیٹوں نے یہ دستاویز تیار کی ہے معلوم ہوتا ہے وہ بھی اسی سکول میں پڑھتے رہے ہیں جس میں میں پڑھتا رہا ہوں اس دستاویز میں نپولین کے لئے کچھ بھی نہ تھا۔

تمام جرنلوں اور وزیروں نے نپولین سے استدعا کی کہ جب بھی آپ کہیں جائیں ہمیں ضرور اپنے ساتھ لیتے جائیے گا۔ نپولین نے کہا کہ میرے ساتھ صرف مارمونٹ اور جنرل جائیں گے۔ میں اور کسی کو تکلیف دینا نہیں چاہتا۔

شام گہری ہو چکی تھی۔ جب کالونی کوٹ اتحادیوں کے کیمپ میں پہنچا۔ تمام وزراء

شہزادے اور بادشاہ ایک ہی جگہ اکٹھے تھے۔ کالونی کوٹ نے ٹسر کے ساتھ کچھ باتیں کی۔ تو پھر اچانک ٹسر نے اعلان کر دیا جو کہ روسی زبان میں تھا اور فرانسیسی اس اعلان کو نہ سمجھ سکے۔ ٹسر نے کہا کہ میں تمام اتحادیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی فوج کی کمان سنبھالیں کیونکہ ہم شاہی تخت پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔

نپولین نے ایک قاصد اپنے وزیروں کی طرف بھیجا۔ کہ تم میرے پاس آ جاؤ اور میرے زیر کمان ہتھیار سنبھال لو۔ صبح چھ بجے تک نپولین برتھر کے ساتھ کام کرتا رہا۔ ان کے پاس ایک کپتان آیا نپولین نے پوچھا کیا خبر ہے اس نے بتایا کہ دشمن پیرس پر قبضہ کے لئے پیش قدمی کر رہا ہے۔ نپولین نے اس کو کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا تم کیا کہہ رہے ہو۔ پھر نپولین نے مارمونٹ کی طرف دیکھ کر کہا کیا تمہیں یقین ہے وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ ہمارے محافظ کہاں ہیں؟ مارمونٹ نے کہا معلوم نہیں ایک سپاہی نے کہا جناب وہ سب تو چلے گئے۔

نپولین اس نوجوان افسر کے سامنے کھڑا تھا اور عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے کپتان کے کندھوں پہ ہاتھ رکھا۔ پھر نپولین نے پوچھا جنرل نے کہاں ہے؟۔ لیکن کوئی جواب نہ آیا۔ نپولین نے کہا میں یہ ہرگز نہیں ہونے دوں گا۔ ابھی میرے پاس پچیس ہزار فوجی ہیں۔ میں نے تخت ایک جدوجہد کے بعد حاصل کیا تھا اب اتنی آسانی سے میں اس سے دست بردار نہیں ہوں گا۔

نپولین نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ "اٹلی" کی جانب کوچ کیا جائے اور "یوجین" کی فوج سے ملا جائے کیونکہ یہ ہماری منصوبہ بندی کا حصہ ہے لیکن اس کے جرنیلوں نے کہا جو کہ اب اتحادیوں سے مارشل کا خطاب حاصل کر چکے تھے کہ اس طرح تو خانہ جنگی کا خطرہ ہے انہوں نے کہا کہ آپ کے رہنے کی جگہ جزیرہ "ایلبا" منتخب کیا گیا ہے اس لئے آپ وہاں چلے جائیں۔

نپولین نے کہا مجھے قسمت نہیں مارا بلکہ میرے جرنیلوں نے مجھے تباہ کیا ہے۔ اور اس میں میرے بھائیوں کا خاص کردار ہے۔ ہر طرف سکوت چھایا ہوا تھا۔ ہر آنکھ اشک بار تھی ایسے لگتا تھا کہ بادشاہ مر چکا ہے۔ نپولین کے سامنے کچھ دستاویز پڑی تھیں۔ تمام لوگ ان پہ دستخط ہونے کے منتظر تھے۔ نپولین نے حکم دیا کہ صبح تک میرے کمرے میں کوئی نہ آئے اور صبح کا انتظار کرو۔ رات اس نے بڑی بے سکونی سے گزاری۔ صبح اس نے اپنے سونے کا لباس آتش دان کی آگ میں پھینک دیا۔ اب وہ ایک ٹوٹا ہوا قابل رحم آدمی تھا۔

اس کو جزیرہ "ایلبا" سونپ دیا گیا۔ بیس لاکھ فرانک سالانہ اس کی مدد کے لئے رکھے گئے۔ اسے شہنشاہ کا خطاب استعمال کرنے کی اجازت دی گئی اور اسے چار سو محافظ رکھنے کی بھی اجازت دی گئی۔

○

تیلے رانت نے اتحادیوں کو متنبہ کیا کہ یہ کسی وقت بھی آپ کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے آپ اسے امریکہ بھیج دیں۔ جہاں نپولین ایک عام آدمی کی زندگی بسر کرے۔ نپولین نے تخت کی دستبرداری کی دستاویز پہ دستخط کر دیئے نپولین نے کہا کہ میں آپ لوگوں سے کچھ نہیں چاہتا۔ اس نے کہا کہ آپ میری یہ تلوار بھی رکھ لیں۔ یہ تلوار مجھے سلطان "سلیم" نے تحفتاً دی تھی۔ یہ آپ کو میری فتوحات کی یاد دلاتی رہے گی۔

اتحادیوں نے اعلان کر دیا کہ نپولین نے فرانس کی بہتری کے لئے تخت چھوڑ دیا ہے اور اس نے یہ عہد کیا ہے کہ میں یورپ کی ترقی کے لئے فرانس اور اٹلی کا تخت اپنے بیٹے کے حق میں چھوڑتا ہوں۔

تمام جرنیلوں اور درباریوں نے نیلے پھوارے کی عمارت کو چھوڑ دیا۔ وہاں صرف ایک نگران باقی رہ گیا باقی لوگ پیرس چلے گئے۔ برتھر نے بھی صوبائی گورنمنٹ کی گود میں پناہ لی اب تیلے رانت اور فوج ہی صرف کرتا دھرتا ہے۔ شہنشاہ نپولین نو دن تک اپنے محل میں اکیلا ہی رہا۔ یا پھر اس کے محافظ تھے۔ نپولین سوچ رہا تھا کہ اس وقت جوزفین "میلیسن" میں کیا کر رہی ہو گی؟ ہاں "شائد وہ بھی رو رہی ہو گی۔ کیونکہ اس نے بھی میری طرح فرانس کے لئے ایک عظیم قربانی دی تھی۔ وہ اب بھی نپولین کے دل میں بس رہی تھی۔ نپولین کو معلوم ہو جاتا تھا کہ وہ میری فتوحات پہ خوش ہوتی ہے۔

"ٹسر" نے ایک چال چلنا چاہی اور خفیہ طور پر ملکہ جوزفین سے ملا۔ لیکن ملکہ جوزفین اور اس کی بیٹی "ہارتیں" نے ٹسر کی کسی بات پہ دھیان نہ دیا۔ اور اسے محل سے چلتا کیا۔ لیکن جب اس کی ساس میڈم لیٹیزا اس سے آخری ملاقات کرنے کے لئے گئی تو جوزفین نے بڑے جذباتی انداز میں اس کو الوداع کہا۔ لیکن اس کی دوسری بہو "میری لیوزی" کو غم نہ تھا۔ کیونکہ وہ "ہاپس برگ" کی بیٹی تھی۔

شہنشاہ نپولین کو کسی بھی خط کا جواب نہ ملا جو اس نے اپنی بیوی اور بیٹے کو لکھے تھے۔ اس کا بیٹا تخت کا وارث تھا اور اس کی بیوی اس کی سرپرست تھی نپولین چاہتا تھا کہ "البا" کے قریب کی زمینیں وہ خود اپنے نام کر لے تاکہ اس طرح میاں بیوی کے درمیان ایک

تعلق قائم رہے۔ نپولین نے اپنی بیوی کو لکھا کہ تم "کاروزرٹ" آ جاؤ۔ یہ جگہ تمہاری صحت کے لئے بھی بہت اچھی ہو گی اور تم اپنا ذاتی خزانہ بھی اپنے ساتھ لے جاؤ اس نے نصیحت کی کہ تم اپنے خزانے کے علاوہ سرکاری خزانے سے کوئی ہیرے جواہرات مت ساتھ لانا۔

اسی دوران گورنمنٹ کے ایک جاسوس نے خبر دی کہ تولری کے محل میں بہت سا خزانہ ہے۔ اس پہ قبضہ کر لینا چاہئے۔ اس طرح تمام سونا اور قیمتی چیزیں تولری محل سے لوٹ لی گئیں۔ اس خزانے کو نپولین نے چودہ سالوں میں جمع کیا تھا جن کی مالیت کروڑوں فرانک تھی حتیٰ کہ وہ رومال تک بھی چرا لیا گیا جس پہ صرف N لکھا ہوا تھا۔ کل تک شہنشاہ نپولین یورپ کا امیر ترین آدمی تھا آج وہ صرف چند ہزار فرانک کے ساتھ "البا" جا رہا تھا۔

لوئی سین نے پوپ کو لکھا کہ میں آپ کی اجازت سے روم کا بادشاہ بن گیا ہوں۔ "مورات" فوج کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا ہوا تھا۔ اور اپنی فوج کو "ٹسکنی" کی طرف کوچ کر رہا تھا۔ ایلسی کو اپنے بھائی کا غم تھا لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی وہ خود بھی جیروم اور اس کی بیوی کے ہاتھوں تنگ تھی۔

نپولین "البا" کی طرف کوچ کرنے والا تھا۔ اس کیلے ایک بگھی تیار کھڑی تھی لیکن اس کے خاندان میں سے کوئی بھی اسے خدا حافظ کہنے کے لئے نہیں آیا تھا۔ لیکن ایک خوبصورت خاتون اسی شام محل میں آئی لیکن اسے کوئی بھی نہیں جانتا تھا کیونکہ نپولین اس کے آنے سے پہلے جا چکا تھا وہ نواب زادی "ویلوسکا" تھی۔ نپولین کو جب معلوم ہوا تو اس نے "ویلوسکا" کو خط لکھا کہ میں آپ کے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ تمہاری روح کی صفائی اور تمہارے دل کی صفائی تمہاری خوبصورتی سے زیادہ متاثر کن ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میرے لئے تکلیف اٹھائی۔ نپولین نے جزیرہ "ایلبا" کے بارے میں بہت سی معلومات اکٹھی کیں۔ یہ جزیرہ "کارسیکا" سے بھی چھوٹا تھا اور یہ بحیرہ روم میں واقع تھا اس نے وہاں کے لوگوں اور جغرافیے کے بارے میں بھی معلومات حاصل کیں۔ اس کے تمام محافظ اس کے ساتھ جانا چاہتے تھے لیکن اس نے ان میں سے صرف چار سو اپنے ساتھ لے جانے کے لئے منتخب کئے ان میں سے کچھ آدمی ایسے تھے جو بیس سال سے اس کے ساتھ تھے جب کہ "طالون" میں وہ ایک کپتان تھا اور ان لوگوں نے "قاہرہ" سے "ماسکو" تک ساٹھ جنگوں میں اس کے ساتھ شرکت کی تھی۔ تمام تقاضے پورے ہو چکے

تھے۔ اتحادیوں کا کمشنر نپولین کو "البا" چھوڑنے جا رہا تھا۔ فیصلہ ہوا کہ سفر دوپہر کے وقت شروع کیا جائے۔ اس نے اپنی بیوی کو پیغام بھیجا کہ حوصلہ رکھنا اور اپنے خاوند پر اعتماد رکھنا اور چھوٹے بادشاہ کو میری طرف سے پیار کرنا۔

محل میں محافظ دستہ اس کو سلامی دینے کے لئے کھڑا تھا۔ تمام لوگ متوقع تھے کہ نپولین کوئی بات کرے گا لیکن اب اس کے پاس الفاظ ختم ہو چکے تھے کیونکہ بیس سالوں کی جنگوں میں اس نے الفاظ کا بے تحاشہ استعمال کیا تھا۔ لیکن پھر وہ محافظوں کے دائرے میں داخل ہوا۔ اس نے کہا کہ آپ میرے پیارے بیٹے ہیں۔ آپ نے بیس سال تک بہادری کے عظیم کارنامے سرانجام دیئے اب حالات مجھے تم سے جدا کر رہے ہیں میرے بیٹو میری نیک تمنائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ میں اپنی زندگی کے واقعات لکھوں گا اور تمہارا ذکر بڑے احترام سے کروں گا۔ میں آپ کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔ نپولین نے ان کے تمغوں کو چوما اور پھر جھنڈے کو چوما اور ان کو خدا حافظ کہا اور بگھی میں سوار ہو گیا۔ تمام حاضرین دھاڑیں مار کر رونے لگے۔

راستے کے دیہات میں لوگ اپنے سپاہیوں کے مرنے پہ آہ و زاری کر رہے تھے۔ اس سے یہ منظر برداشت نہ ہو سکے۔ بگھی ایک سنسان راستے پہ چلی جا رہی تھی اور یادیں اس کے ذہن کے پردے پہ ابھرتی اور ڈوبتی رہیں۔ پھر بگھی ایک سرائے کے صحن میں ٹھہر گئی اس نے اپنے کپڑے بدلے اور اپنا نام بھی بدل لیا۔ اب اس کا نام کمشنر کولر تھا۔ یہ اس کا چھٹا نام تھا وہ "فریجس" پہنچ گئے یہ وہی بندرگاہ تھی جہاں مصر کی مہم سے واپسی پر اس کا شاندار استقبال کیا گیا تھا۔ اب اسی بندرگاہ پہ شکست خوردہ شخص -------

○

نپولین نے جزیرہ "ایلبا" کو دیکھ کر کہا "یہ ہے میری ریاست۔" کارسیکا تو اس سے بہت بڑا ہے۔ پر کارسیکا کے پہاڑ زیادہ شاندار ہیں اور کارسیکا کی بندرگاہ "باسطیہ" تو قابل تعریف ہے۔

وہ "ایلبا" میں داخل ہو کر ایک چھوٹے پہاڑی سلسلے سے گزر کر اپنے نئے گھر کو جا رہا تھا۔ گھروں کے عکس پانی میں بہت لمبے دکھائی دیتے تھے۔ "ایلبا" صرف بڑی پہاڑی پر مشتمل تھا۔

جب وہ ایلبا میں داخل ہوا تو صبح بہت چمکیلی تھی۔ "پورٹ فریجو" پہ اس کو سلامی دی گئی۔ ان لوگوں سے اس کا تعارف کروایا گیا جن پہ اس نے حکومت کرنا تھی۔ وہ ان

لوگوں سے تعارف کرنے کے بعد گھوڑے پر بیٹھ کر جزیرے کو دیکھنے چل پڑا۔ وہاں کی سڑکیں بہت تنگ تھیں۔ جزیرے پر آبادی بہت کم تھی۔ جب وہاں کے لوگ اس کو دیکھتے تو ایک دوسرے سے پوچھتے کہ یہ غیر ملکی کون ہے؟۔

نپولین نے جلد ہی جزیرے پر اپنی فوج کی تعداد کو بڑھا لیا اور نئی بٹالین کا نام "غیر ملکی" بٹالین رکھا۔ اور ایک بٹالین نیشنل گارڈ کی تھی۔ اس وقت نپولین کے پاس ایک ہزار سے زیادہ فوج تھی۔ اب اسے فکر لاحق ہوئی کہ اس فوج کی کفالت کیسے کی جائے۔ اس نے ایک ریاستی کونسل بھی تشکیل دی۔ اسے کونسل کے ممبران میں "برٹ رانڈ" "ڈروٹ" اور جزیرے کے ایک درجن افراد شامل تھے۔ اس کونسل کا صدر نپولین خود تھا۔ وہ اکٹھے ہو کر لوہے کی کانوں اور نمک کی کانوں کو بہتر بنانے کے لئے منصوبہ بندی کرتے۔ نپولین نے جزیرے کے لوگوں سے پوچھا کہ تم نے شہتوت کیوں نہیں اگائے؟ پھر اس نے جزیرے کے لوگوں کو ہدایت کی کہ تم شہتوت لگاؤ اور ان پر ریشم کے کیڑے پالو۔ اس طرح ہم یہ ریشم اٹلی کو فروخت کر دیں گے۔ اس نے جزیرے کے لوگوں سے کہا کہ تم بچت کرو ہم بہت غریب ہیں۔ مجھے معلوم ہے فرانس کے حکمران ہم سے کئے گئے وعدے کے مطابق ہمیں امداد نہیں دیں گے۔ جزیرے پہ بنے ہوئے مکان بہت چھوٹے ہیں۔ رقم نہ ہونے کی وجہ سے ہم بڑے مکان تعمیر نہیں کر سکتے۔

اس چھوٹے سے جزیرے پر حکومت کرتے ہوئے نپولین اب بھی بہت حوصلہ مند دکھائی دیتا تھا۔ وہ اس جزیرے پر لوگوں کی صحت کو بہتر بنانا چاہتا تھا وہ اپنے اندر فنکارانہ روح رکھتا تھا اس کے بل بوتے پر جو وہ سوچتا وہ کرنا بھی جانتا تھا۔

اب جزیرے پر اس کی ہدایات کے مطابق کام ہو رہا تھا۔ اور جزیرے پر کافی ترقی ہو چکی تھی۔ وہ ریاضی کا مطالعہ ضرور کیا کرتا تھا۔ اور اپنی موجودہ حالت کو بہتر کرنے کے بارے میں سوچتا۔ دراصل وہ بحیرہ روم کی زندگی میں انقلاب لانا چاہتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ جدی پشتی بادشاہ ست اور کاہل ہوتے ہیں اور اپنی زندگی بہت تنگ محسوس کرتے ہیں۔ میں اپنی کوشش سے بادشاہ بنا تھا اس لئے میں نے ہمیشہ اپنے آپ کو ایک سپاہی سمجھا۔ اسی لئے میرے لئے کوئی چیز بھی دشوار نہیں ہے۔ جنگ اور کوچ میرے لئے فطری ہیں۔ ماضی میں میں نے ہمیشہ اپنے سپاہیوں کو اپنے کردار سے اپنا مطیع کیا۔ میرے خزانے اور میرے افواج میرے سپاہیوں سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے تھے۔

یورپ کے لوگ نپولین کی اس بادشاہت پہ ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ عزت ماب

"چھوٹا" ہو گیا ہے۔ کیا انہیں معلوم نہیں تھا کہ اسی جری جرنیل نے کیا کچھ کر دکھایا۔ اب بھی اس کے جزیرے کے لوگ اس کو اپنا بادشاہ مانتے ہیں اور اس کی عزت کرتے ہیں۔ جزیرے ایلبا کے لوگ بنیادی طور پر اطالوی تھے۔ اور جزیرے پر اطالوی زبان بولتے تھے۔ اس ماحول سے نپولین کے دل میں جزیرہ "کارسیکا" کی یادیں تازہ ہو جاتیں۔ پام کے درخت اور انجیروں کے درخت بندرگاہ پہ ملاح اور ماہی گیروں کے جال گرجے سے واپس آنے والی عورتوں کے سروں پہ لپٹے رومال یہ سب چیزیں اسے اپنے بچپن کی یاد دلاتیں۔ "ایلبا" کی زندگی "کارسیکا" سے مختلف نہ تھی۔

○

نپولین کا بچپن کا ساتھی اسے ملنے کے لئے ایلبا آیا تو اس نے فرانس واپس جا کر لوگوں کو بتایا کہ نپولین اب بھی ایک شاندار بادشاہ ہے۔ وہ اپنے ماضی کو بالکل فراموش کر چکا ہے۔۔ اس نے اپنے جزیرے کی ترقی بڑے شاندار طریقے سے کی ہے وہ اب بھی ہر چیز کو بڑے اچھے طریقے سے کرتا ہے جیسا کہ "تولری" کے محل میں کیا کرتا تھا۔ لوگ اس کے احکام کی تابعداری کرتے ہیں۔ اس کی عدالتوں میں مجرم نہ ہونے کے برابر ہیں۔ جزیرے کے لوگ اوسطاً روزانہ پانچ فرانک سے زیادہ خرچ نہیں کرتے۔

یورپ کے لوگوں نے جب یہ سنا تو وہ نپولین پہ بہت ہنسے۔

ایک دن نپولین نے ایک پہاڑی پہ چڑھ کر جزیرے کا جائزہ لیا وہاں کھڑے ہو کر اسے اپنی تمام سلطنت دکھائی دے رہی تھی جو کہ ایک چھوٹے سے جزیرے پر مشتمل تھی۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جزیرہ تو بہت ہی چھوٹا ہے لیکن اس کے اندر بڑے لوگ بستے ہیں۔

سردی شروع ہوتے ہی اس کی والدہ میڈم لیٹرا بھی وہاں آ گئی۔ وہ بہت خوش تھی کہ نپولین جنگوں کے جھمیلوں سے آزاد ہو گیا ہے۔ وہ جزیرہ ایلبا دیکھ کر بہت خوش ہوئی کہ اس جزیرہ پر بھی کارسیکا کی طرح ہی ماحول ہے۔ اس کی والدہ کے پاس جو نوٹ تھے نپولین ان کو دیکھ کر حیران ہو گیا کیونکہ ان پر اس کی مسکراتی ہوئی والدہ اور بیٹے کی تصویر نہ تھی۔ نپولین نے اپنی والدہ کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا۔ اس دعوت نے میڈم لیٹرا کو نپولین کی ماضی کی زندگی یاد دلا دی جب کہ تولری محل میں ایسے ہی موقعوں پر اسے توپوں کی شاندار سلامی دی جاتی تھی۔ وزراء اور سینٹ کے ممبران' عدالتوں کے جج اور غیر ملکی سفیر تولری محل میں بڑی شان و شوکت سے آیا کرتے تھے۔ پس منظر میں ہلکی موسیقی ہوا

کرتی تھی اور فرانس کی خوبصورت ترین لڑکیاں ساقی گیری کیا کرتی تھیں۔ امراء کی خوبصورت بیویاں زیوروں سے لدی پھندی ہوتی تھیں محل کے میناروں پر چراغوں سے N روشن کیا جاتا تھا میڈم لیٹزا بھی ان محفلوں میں اپنے بیٹے پہ فخر کیا کرتی تھی۔ لیکن میڈم لیٹزا کے اعزاز میں دی گئی یہ دعوت معمولی دعوت تھی۔ اسے اپنے بیٹے کی لاچارگی پر ترس آ رہا تھا۔

○

نپولین جب سے جزیرے پر آیا تھا تو اسے صرف لیوسین کی طرف سے ہی ایک خط ملا تھا دوسرے کسی رشتے دار نے اس سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ لیوسین ان دنوں روم کا بادشاہ تھا۔ وہ پوپ کی اجازت کے بغیر اپنے بھائی کی کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ پھر ایک دن نپولین کو اطلاع ملی کہ نپولین کی روانگی کے چند ہفتے بعد جوزفین مر گئی۔ اس کی موت "میلامیشن" کے مقام پر ہوئی۔ اس نے مرنے کے بعد تیس لاکھ فرانک کا ترکہ چھوڑا۔ ہارتیس نے اپنے خاوند سے علیحدگی اختیار کر لی اور وہ بوربن بادشاہ کی جانب سے نوابزادی کا خطاب حاصل کر کے اپنے پرانے محل میں رہ رہی ہے۔ چھوٹے ننھے لیون کو میڈم لیٹزا اپنے ساتھ "روم" لے گئی۔ اب تک یہی خبریں نپولین کو اپنے خاندان کے بارے میں مل سکی تھیں۔

نپولین کا ایک افسر ایک خوبصورت خاتون کو لے کر نپولین کے سامنے پیش ہوا اس خاتون کو جزیرے میں کوئی بھی نہ جانتا تھا اس خاتون کا کہنا تھا کہ میں نے "فاؤنٹین بلیو" سے لے کر اس جزیرے تک اکیلے سفر کیا ہے اور نپولین سے ملنا چاہتی ہوں۔ نپولین نے جب اس خاتون کو دیکھا تو حیران رہ گیا۔ یہ نوابزادی "ویلوسکا" تھی۔ "ویلوسکا" کا کہنا تھا کہ میں اس غریب الوطن بادشاہ کو ملنے آئی ہوں جس نے میری زندگی میں انقلاب برپا کر دیا بیشک یہ بادشاہ ہرجائی ہے لیکن مجھے اس سے محبت ہے۔ چار دن رہنے کے بعد ویلوسکا واپس چلی گئی۔ نپولین نے بہت اصرار کیا کہ تم میرے پاس رہو لیکن ویلوسکا نے کہا کہ تمہیں بھی محبت کی صلیب پہ مصلوب ہونا ہو گا۔ جب اس کا جہاز روانہ ہوا تو نپولین اس وقت تک اس کو دیکھتا رہا جب تک وہ ایک نقطہ بن کر غائب نہیں ہو گیا۔ وہ واقعی بحیرہ روم کے اس جزیرے میں محبت کی صلیب پر مصلوب تھا۔ "ہاپس برگ" کی یہ شہزادی پولینڈ میں بیٹھ کر نپولین کی تمام مصیبتوں سے آگاہ تھی۔

○

نپولین کو اپنی طاقت چھن جانے کا افسوس نہ تھا اسے تو اپنے پیاروں کی زندگیاں زیادہ عزیز تھیں جن کے لئے اس نے قربانی دی تھی۔ اس نے فرانس میں اپنی ملکہ کو لکھا کہ میں یہاں اپنی ملکہ کے لئے گھر بنانے کی منصوبہ بندی کر رہا ہوں کیا تم میرے پاس آ کر رہو گی۔ لیکن اسے اس خط کا کوئی جواب نہ ملا۔

نپولین نے سوچا کہ میرے خط شائد راستے ہی سے اچک لئے جاتے ہیں اس لئے اس نے "ٹسکنی" کے ڈیوک کو خط لکھا کہ مہربانی کر کے میری بیوی کے متعلق معلوم کر کے بتایئے کہ وہ کس حال میں ہے اور اسے میری طرف سے پیغام بھیجئے کہ میں نے اس کے رہنے کا انتظام کر لیا ہے اس لئے وہ میرے پاس چلی آئے۔ ٹسکنی کے ڈیوک نے جواب دیا کہ آپ کی بیوی آپ کے پاس نہیں آنا چاہتی۔ بلکہ وہ اپنے بادشاہ باپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ نپولین کو شرم کے ساتھ گہرا دکھ بھی ہوا۔ اب نپولین کا بیٹا بھی اپنے نانا کے پاس تھا ایک دن اس نے اپنے نانا سے کہا کہ میں نے آسٹریا کا بادشاہ دیکھا ہے وہ تو بالکل خوبصورت نہیں ہے اب یہ لڑکا اپنے باپ کے متعلق کیا خیالات رکھتا تھا نپولین کو بالکل معلوم نہیں۔

اب اس کی بہن پولین نپولین کے پاس جزیرے میں پہنچی وہ جزیرے کی ترقی دیکھ کر حیران رہ گئی بہن بھائی بہت دیر تک باتیں کرتے رہے اور اپنے شاندار ماضی کی یاد تازہ کرتے رہے۔ پولین سے ہی نپولین کو معلوم ہوا کہ تمام اتحادی ایک دوسرے کے خلاف مختلف آراء ہیں اور ان کی انفرادی کوشش ہے کہ ان میں سے ہی کوئی پیرس کے تخت پر بیٹھے۔ اس وقت فرانس میں اخباروں پر سنسر لگا ہوا تھا اور حکومت کے خلاف کوئی بات نہیں کی جا سکتی تھی۔

فرانس میں افراتفری پھیلی ہوئی ہے۔ اتحادیوں نے ملک کے حصے آپس میں تقسیم کئے ہوئے ہیں۔ نپولین کو یہ سب کچھ سن کر بہت دکھ ہوا۔ نپولین کا کہنا تھا کہ میں اس لئے تخت سے دستبردار ہوا کہ فرانس میں امن ہو جائے لیکن میری قربانی رائیگاں گئی۔ نپولین کو اب یہ معلوم ہوا کہ چار بڑے بادشاہ مل کر "ویانا" میں ایک کانگرنس منعقد کر رہے ہیں اور وہ متحد ہو کر فرانس کے خلاف ایک قرارداد پیش کرنے والے ہیں اور مزید بارہ مختلف فاتح بھی ان کے ساتھ ہیں۔ نپولین نے کہا کہ یہ فرانس کے خلاف ایک سازش ہے نپولین کے خون نے جوش مارا اس نے کہا میں ایک سپاہی ہوں میں اپنے ملک فرانس کو دشمنوں کے ہاتھ سے برباد ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔ نپولین نے اپنی ماں سے کہا کہ میں کل صبح جزیرہ چھوڑ کر جا

رہا ہوں اس کی والدہ نے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو نپولین نے کہا "میں پیرس جا رہا ہوں۔" میں آپ کی رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی والدہ کو دل کی دھڑکن رکتی ہوئی محسوس ہوئی وہ پچھلے چھ ماہ سے نپولین کے ساتھ رہ رہی تھی اور زندگی بڑی پرسکون تھی۔ میڈم لیٹرا جانتی تھی کہ نپولین جو فیصلہ کر لے پھر اسے کوئی بھی نہیں روک سکتا۔ میڈم لیٹرا نے کہا کہ یہ خدا کی مرضی ہے کہ تم زہر سے نہ مرو بلکہ میدان جنگ میں کام آؤ اور تمہارے ہاتھ میں تلوار ہو۔۔

○

شام کو نپولین نے اپنے تمام افسروں کو بلا لیا اور ان سے کہا کہ میں یہاں بہت خوش تھا لیکن اب میں یہاں سے جا رہا ہوں میری والدہ اور بہن کی تم حفاظت کرنا میں اس جزیرے کے گورنر اور میئر سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ میری اس چھوٹی سی سلطنت کی حفاظت کریں گے۔

وہ بندرگاہ پہ چلا گیا ابھی سورج طلوع نہ ہوا تھا کہ سات چھوٹے چھوٹے جہازوں میں ایک ہزار آدمی اس کی زیر کمان اور چند توپیں جہازوں میں لئے ہوئے فرانس کے ساحل کی جانب رواں دواں تھے۔ نپولین جہاز کے عرشے پہ کھڑا تھا یہاں سے اسے جزیرہ ایلبا ایک نقطے کی مانند نظر آ رہا تھا جہاں اس نے چھ ماہ بڑے سکون سے بسر کئے تھے۔ پھر فرانس کا ساحل نظر آنے لگا یہ مارچ کے خوشگوار دن تھے۔

نپولین کو اپنی شکست اور موت کی کوئی فکر نہ تھی۔ اس نے متحدہ یورپ کا خواب دیکھا تھا جو کہ ابھی ادھورا تھا۔ نپولین نے فرانس کو ایک خوبصورت آئین دیا تھا اس کی سوچیں بڑی رنگین تھیں اب اس کی عمر پینتالیس سال تھی لیکن اس کے حوصلے جواں تھے۔ آخر وہ فرانس کے ساحل پہ اتر گیا۔

○

فرانس کے پہاڑ اسے بلا رہے تھے اور ان کی بازگشت وادیوں میں گونج رہی تھی۔ یہ تمام آدمی "الپائن" نامی گاؤں میں چلے گئے۔ چونکہ وہ انہی پہاڑوں کے بیٹے تھے۔ گاؤں کے لوگ ان کے گرد اکٹھے ہو گئے انہوں نے دیکھا ایک اجنبی سا آدمی ان کا کمانڈر ہے انہیں معلوم نہیں تھا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کوہ الپس کو عبور کیا تھا۔ پھر لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ تو انہی کا بادشاہ ہے جو ان میں دوبارہ آ گیا ہے۔ تمام دیہاتی پہاڑوں سے نکل آئے اور اپنے بادشاہ کی مداح میں گانے لگے۔ دور دور سے کسان آ کر اس کی فوج میں

شامل ہونے لگے اب نپولین نے یہ فیصلہ کیا کہ فرانس کے کسی شہر کی طرف پیش قدمی کی جائے اس نے اپنی توپیں یہیں چھوڑ دیں کیونکہ تمام راستے برف سے ڈھکے ہوئے تھے پھر وہ "ڈوفن" شہر کی طرف چل دیا۔ یہاں کے کسان بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئے وہ لوگ موجودہ بادشاہ اور پادریوں کے خلاف نعرے لگا رہے تھے ان میں سے بہت سے کسان نپولین کے خلاف بھی تھے کہ اس نے پندرہ سال تک ان کے بیٹوں کو جنگ میں جھونکے رکھا۔ چودہ سال پہلے جب نپولین مصر سے واپس لوٹا تھا اور اس کا جہاز اسی بندرگاہ پہ لنگر انداز ہوا تھا تو اس وقت بھی کسانوں کا اسی طرح ملا جلا ردعمل تھا اب "لامیور" کے قریب شاہی فوجوں کے ساتھ اس کا سامنا ہوا۔ نپولین نے اپنے فوجیوں کو حکم دیا کہ ان پر حملہ کیا جائے۔ نپولین نے اپنے ساتھ دس آدمی لئے اور مکمل حملہ کرنے کی پوزیشن لے لی۔ نپولین نے شاہی دستوں سے چلا کر پوچھا "کیا تم مجھے جانتے ہو؟ اور کیا تم چاہو گے کہ اپنے بادشاہ کو مار دو۔ اگر تم ایسا چاہتے ہو تو آؤ مجھے مار دو۔" پھر اس نے اپنی سرمئی رنگ کی برساتی کھول دی اور اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دیا۔ تو شاہی دستوں میں کسی ایک نے کہا یہ تو ہمارے جرنل نپولین ہیں۔ میں کئی جنگوں میں اس کے ساتھ لڑا ہوں تو سپاہیوں نے چلا کر کہا شہنشاہ نپولین زندہ باد۔" تو پھر ایک گھنٹہ کے اندر اندر ہی یہ دو ہزار سپاہی لڑنے کی بجائے نپولین کے زیر کمان آ گئے۔ نپولین نے سپاہیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب سے پیرس کا سقوط ہوا ہے۔ میرا دل پاش پاش ہے۔ میری زندگی تم سے وابستہ ہے۔ مجھے جب سے فرانس سے نکالا گیا ہے میں تمہاری دل دوز چیخیں سنتا رہا ہوں۔ کچھ لوگ مجھے الزام دیتے ہیں کہ میں اپنی حکومت کو طول دینا چاہتا ہوں بلکہ ایسا نہیں ہے بلکہ ہم سب فرانس کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں۔ میں سمندر کا سفر کر کے اس لئے آپ کے پاس پہنچا ہوں کہ فرانس خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ اب میں اپنے حقوق کا مطالبہ کروں گا۔ یہ حقوق میرے نہیں بلکہ آپ کے ہوں گے۔

میرے پیارے سپاہیو! ہم فاتح نہیں ہیں۔ مارمونٹ نے ہمارا دارالخلافہ دشمنوں کے ہاتھ میں دے رکھا ہے اور فرانسیسی فوج کو بے عزت کیا جا رہا ہے اب میں آ گیا ہوں۔ میں تمہارے خون کا انتقام لوں گا۔ اب پھر تم سرخ رنگین وردیاں پہن لو جو کہ ہماری فتح کا نشان ہیں۔ تم وہی شہباز ہو جنہوں نے "علم" "آسٹریا" "جینا" ایلیو" "ماسکو" فتح کیا تھا شہباز تندی مخالف سے بالکل نہیں گھبراتے۔ اب نپولین کے ساتھ سات ہزار کی نفری تھی۔ اور وہ "لائنز" کی طرف کوچ کر رہا تھا۔ اب وہ مارسلز سے ہوتا ہوا موٹے بارین بادشاہ پہ حملہ

آور ہونا چاہتا تھا۔ پیرس میں موٹا بوربن بادشاہ نپولین کے نام سے ہی کانپ رہا تھا۔

پیرس کی سڑک اس کے لئے کھلی تھی۔ بوربن بادشاہ فرار ہو چکا تھا۔ جب نپولین پیرس سے سو میل دور تھا تو پھر پیرس سے شاہی دستے نپولین کو روکنے کے لئے بھیجے گئے۔ نپولین کی ان کے ساتھ دوبدو جنگ ہوئی۔ ساٹھ چھکڑے اور ایک توپ نپولین کے ہاتھ لگی اور شاہی فوج تتر بتر ہو گئی۔

پیرس میں بالکل سکوت طاری تھا۔ بیس دن بعد نپولین پیرس پہنچ گیا۔ نپولین کے پاس ایک قاصد اتحادیوں کا خط لے کر آیا جو کہ اس کی بیوی میری لیوسا کی طرف سے تھا۔ اس نے لکھا تھا کہ آپ پیرس سے فوراً نکل جائیں کیونکہ میں یہاں کی قائم مقام ہوں اور تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ جس تخت سے تم دستبردار ہو چکے ہو اس پہ ناجائز قبضہ کرو۔ نپولین کو بہت مایوسی ہوئی۔

○

یہ موسم بہار کی روشن صبح تھی۔ ایک میلے کا سا سماں تھا۔ لوگ جوک در جوک "ڈی مئی" کے کیمپ کی طرف جا رہے تھے۔ اردگرد کے دیہاتی اپنا روزمرہ کا کام چھوڑ کر وہیں آ گئے تھے۔ نپولین کی فوج کے پرانے اور نئے دستے بھی یہیں موجود تھے۔ سٹیج کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ چھ سو ڈپٹی اور سینکڑوں نواب بھی اس جگہ پر نپولین کا انتظار کر رہے تھے۔ کیونکہ آج نپولین اس مقام پر فرانس کے نئے آئین کے مطابق شہنشاہت کا حلف اٹھا رہا تھا۔ کافی عرصہ کے بعد آج پھر لوگ ایک خوشی سی محسوس کر رہے تھے۔ یہاں کا ہر فرد اپنے اس ہیرو کو دیکھنے کے لئے بے تاب تھا۔ چند دن پہلے تک یہی نپولین تخت کے لئے لڑ رہا تھا لیکن اب عوام خود اس کو تخت پر بٹھا رہے تھے۔

سب سے پہلے گارڈ آف آنر پیش کرنے والا دستہ حاضر ہوا جس کے پیچھے شہنشاہوں کا دستہ بڑی شان و شوکت سے مارچ کرتا ہوا آ رہا تھا۔ ان کی رنگین وردیاں بڑا خوبصورت سماں پیش کر رہی تھیں۔ ان کے پیچھے شہنشاہ کی بگھی کو آٹھ گھوڑے کھینچتے ہوئے لا رہے تھے۔ پھر شہنشاہ اس بگھی سے برآمد ہوا جس نے اپنی سفید وردی پہ بہت سے تمغے سجا رکھے تھے۔ وہ لوگوں کے ہجوم سے راستہ بناتا ہوا سٹیج کی طرف بڑھا۔ پھر شہنشاہ نے نئے آئین کا اعلان کیا۔ اور لوگوں نے نپولین اور اس کے شہبازوں کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ عوام اپنے ہیرو کو نئی سفید ریشمی وردی میں دیکھ کر حیران تھے۔ کیونکہ انہیں توقع تھی کہ نپولین اسی پرانے سبز کوٹ میں آئے گا۔ شہنشاہ نے بھی اس بات کو محسوس کیا۔ پھر جب نپولین

نے اسمبلی کے ایوان بالا اور ایوان زیریں کا افتتاح کیا۔ تو اس نے عوام کی خواہش کے مطابق سبز کوٹ ہی پہنا۔

سینٹ کے ممبران میں نپولین کا بھائی لیوسین بھی تھا۔ لوئی بیمار تھا اس لئے وہ نہ آ سکا۔ جیروم بھی نپولین کی اسمبلی میں آنا چاہتا تھا۔ ہارتیس بھی اس نئی اسمبلی کی ممبر تھی۔ پھر نپولین بالکونی میں نمودار ہوا اور اس نے اپنے بھتیجے کو ولی عہد مقرر کرنے کا اعلان کیا۔

نپولین ہارتیس کے ساتھ "میلا مشن" کے محل میں گیا کیونکہ اسی محل میں جوزفین نے وفات پائی تھی۔ اس نے ہارتیس سے کہا کہ تم باہر ٹھہرو میں اکیلا ہی اندر جا کر اس کمرے کو دیکھنا چاہتا ہوں جہاں جوزفین نے دم توڑا۔ اس کے بعد وہ کئی دنوں تک خاموش رہا۔

اب نپولین آخری جنگ کرنا چاہتا تھا۔ نپولین کے بیس سالہ جنگی دور میں اس کے دشمن نپولین کی تمام جنگی چالوں کو سمجھ گئے تھے۔ اب اس کے دشمن "واٹرلو" کے میدان میں نپولین سے معرکہ آرائی کرنا چاہتے تھے۔ نپولین کے پاس ساٹھ ہزار کے پاس فوج تھی اور اس کے دشمنوں کے پاس ایک لاکھ فوج تھی۔ نپولین نے آدھی فوج جرنل نے کے زیر کمان "برسلز" کی سڑک پہ بھیج دی تاکہ وہ انگریزی فوج کو روکے اور آدھی فوج کے ساتھ خود "بلوشر" سے مقابلے کے لئے آ گیا۔ لیکن انگریزی فوج کی مدد کے لئے روسی فوج بھی آ گئی۔ نپولین نے مارشل نے کو پیغام بھیجا کہ اب فرانس کی قسمت کا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ جنرل نے انگریزی فوج کو پسپا ہونے پہ مجبور کر دیا۔ ادھر نپولین نے بھی خوب حکمت عملی سے کام لیا اور بلوشر کو زچ کر دیا۔ بروشر کا گھوڑا زخمی ہو گیا اور اس نے دوسرا گھوڑا بدل لیا اس طرح بروشر کے اس جنگ میں سات گھوڑے مرے اور وہ اسی طرح گھوڑے بدلتا رہا۔ اس طرح میدان نپولین کے ہاتھ رہا۔ اس نے اپنے جرنل بروچے کو تیس ہزار فوج دے کر بھیجا کہ دشمن کا پیچھا کیا جائے۔ لیکن اس فوج کے بیس ہزار فوجی مارے گئے کیونکہ انگریزی فوج نے اس کو گھیرے میں لے کر حملہ کر دیا تھا۔ اب نپولین کے پاس بہت تھوڑی فوج بچی تھی اور اتحادی افرادی قوت میں اس سے کئی گنا زیادہ تھے۔

نپولین سے یہ بہت بڑی غلطی ہوئی کہ اس نے بھاگتے ہوئے دشمن کا پیچھا کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح گھات میں چھپے ہوئے دشمن نے اس کی فوج کو تہس نہس کر دیا۔ "واٹرلو" کی میدان جنگ میں منصوبہ بندی اچھی نہ رہی۔ یہ وسطی جون کے دن تھے۔ "پروشیا" کی فوج بارشوں کی وجہ سے حرکت نہیں کر سکتی تھی۔ اب نپولین نے دوسری صبح حملہ کرنے کا

منصوبہ بنایا۔ اس نے اپنی فوج کو تین حصوں میں تقسیم کیا اس طرح وہ دشمن کو تینوں طرف سے گھرنا چاہتا تھا۔ لیکن پھر نپولین کو خبر ملی کہ دشمن کی فوج کے لئے ایک بڑی تعداد میں کمک آ رہی ہے نپولین نے جنرل گروچے کو پیچھے بلا لیا۔ چند ہی لمحوں میں نپولین کی فوج کی صفیں ٹوٹ گئیں۔ کیونکہ پروشیا کی فوج دشمن سے مل گئی تھی۔ نپولین کی نیشنل گارڈز بڑی بہادری سے لڑی لیکن دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ دشمن کی ایک لاکھ بیس ہزار فوج نے مٹھی بھر فرانسیسیوں پہ حملہ کر دیا۔ وہ شام ۵ بجے تک جوانمردی سے لڑتے رہے۔ لیکن دشمن کی فوج ان پہ غالب آ گئی۔ بہت سے سپاہی نپولین کے گرد اکٹھے ہو گئے اور نپولین کو مجبور کر دیا کہ وہ اپنے حفاظتی دستے کے ساتھ پیرس چلا جائے۔ اب فرانسیسی فوج کی تعداد صرف تین ہزار رہ گئی تھی یہ لڑائی نو دن جاری رہی تھی۔ اور اس جنگ میں نپولین کو اتنا نقصان ہوا کہ نو سال میں بھی نہ ہوا تھا۔

○

کونسل کا اجلاس ہو رہا تھا۔ اس میں نپولین کے بھائی اور تمام وزراء بھی شامل تھے۔ اسمبلی کے بہت سے ممبران نے مطالبہ کیا کہ نپولین فرانس کی آزادی کے لئے خطرہ ہے۔ اگر نپولین اقتدار کی باگ ڈور کسی اور کو سونپ دے تو فرانس بچ سکتا ہے۔ وزیر جنگ نے مزید فوج بھرتی کرنے سے انکار کر دیا۔ نپولین نے لیوسین اور تمام وزراء کو چیمبرز آف ڈپٹیز کے پاس بھیجا کہ مزید فوج اکٹھی کی جائے لیکن انہوں نے انکار کر دیا انہوں نے کہا کہ ہم نپولین کو معطل کرتے ہیں۔ نپولین نے کہا جب کہ دشمن کی فوج پیرس سے ایک سو میل دور ہے ان کو ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

چیمبرز آف ڈپٹیز کا ایک خفیہ اجلاس ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ نپولین کے ساتھ بات چیت کی جائے اور اس سے پوچھا جائے کہ اس نے فرانس کے بیٹوں کو افریقہ کے ریگستانوں اور روس کی برفوں میں مروایا لیکن پھر بھی یورپ متحد نہ ہو سکا اس نے آج تک فرانس کے دس لاکھ بیٹوں کو جنگ میں جھونک دیا صرف اپنی ناموری کے لئے۔

نپولین نے جواب دیا میں نے سینکڑوں شاندار فتحیں صرف فرانس کی عظمت کے لئے کیں میں نے وہی کچھ کیا جو فرانس کے لئے بہتر تھا۔ اس نے کہا "میں اب پھر فرانس کے لئے اپنی سیاسی زندگی کا نذرانہ پیش کر رہا ہوں اس کے بعد نپولین اپنے محل کے اندر چلا گیا اس نے سوچا کہ کیوں نہ میں امریکا چلا جاؤں کیونکہ موریو بھی وہاں جا چکا ہے اس نے فرانس کی حکومت سے کہا کہ میں پیرس چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اس کے بعد اس نے اپنے

تمام کاغذات جلا دیئے اور ''مال میسوں'' چلا گیا۔ وہ مال میسوں کے باغ میں بیٹھا ہوا تھا اور ماضی کی خوبصورت یادیں اور جوزفین کے ساتھ گزرے ہوئے دن بڑی شدت سے یاد آ رہے تھے۔ اس کے تمام پیارے اب بھی اس کے پاس تھے جن میں اس کی والدہ اور ہار تینس کالونی کوٹ لیوالیتی اور جوزف۔ نپولین نے ان سے پوچھا کہ میرے ساتھ کون جائے گا؟ میڈم لیٹرا اس کے ساتھ جانا چاہتی تھی لیکن اس کی طبیعت اس بات کی اجازت نہ دیتی تھی لیوالیتی کی بیوی کو بچہ ہونے والا تھا شائد وہ اس کے ساتھ چلا جاتا لیکن اس کی جوان بیٹی بھی تھی جس کو اکیلا نہ چھوڑا جا سکتا تھا۔ ڈروٹ پیرس میں ہی رہنا چاہتا تھا حالانکہ وہ بھی نپولین کے ساتھ ہی ملک بدر کیا گیا تھا کیونکہ اس کی والدہ اندھی تھی وہ اس کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔ نپولین نے اس سے کہا کہ آپ اپنی والدہ کے پاس ٹھہریئے۔ نپولین جب رخصت ہونے لگا تو پولین نے اپنے زیورات اتار کر نپولین کو دے دیئے اس کی سوتیلی بیٹی ہارتمیں نے اپنا ہیروں کا ہار نپولین کو دیا اس نے ہارتمیں سے کہا کہ میں نے آپ کے لئے دس لاکھ فرانک کی سفارش کی ہے شائد وہ تمہیں مل جائیں۔ لیوسین اور یوجین کو بھی رقم دینے کی سفارش کی ہے۔ اپنے بیٹے لیون اور اس کی ماں کو بھی ہزاروں فرانک ملیں گے۔

نپولین جب یہ باتیں کر رہا تھا تو لگتا تھا وہ خواب میں بول رہا ہو۔ ان دنوں وہ ماضی کی گزری ہوئی خوبصورت باتوں کو دہرایا کرتا تھا جن میں خاص ذکر جوزفین کا ہوتا تھا پھر اس نے اپنے پیاروں سے کہا ''میں آج رات چلا جاؤں گا۔ اب پیرس کی حفاظت تمہارے ذمے ہے۔'' پھر اس نے اپنے سپاہیوں سے خطاب کیا۔

''اے میرے عزیز ساتھیو! اگر میں آپ سے دور بھی چلا گیا تو میری یادیں تمہارے ساتھ رہیں گی۔ میں ہر سپاہی کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ اب اگر تم نے پھر کامیابیاں حاصل کیں تو میں تمہارے حوصلے کی داد دوں گا۔ تم اپنے ملک کی حفاظت کرنا یہ میرا تمہیں حکم ہے۔ تمہیں اپنی عزت اور اپنی آزادی کی حفاظت کرنا ہو گی اور فرانس کو عظیم بنانا ہو گا۔ یہ ساری دنیا کو پتہ ہے کہ تم بیس سال سے فاتح ہو۔''

میں تو اب بھی اپنی خدمات فرانس کو سونپنا چاہتا ہوں۔ اس طرح سپاہی دوبارہ حوصلہ پکڑ لیں گے۔ اس طرح ہم دشمن نو فرانس سے دور دھکیل دیں گے لیکن فرانس کی حکومت ایسا نہیں چاہتی وہ مجھے خوار کرنے پہ تلی ہوئی ہے اس لئے میں اب فرانس چھوڑ کر جا رہا ہوں میری نیک تمنائیں فرانس اور اس کے عوام کے ساتھ ہیں نپولین واپس محل میں آ گیا

اور سپاہی منتشر ہو گئے۔

○

نپولین کا سیکرٹری اس سے ملنے آیا۔ اس نے نپولین سے پوچھا کہ آپ کہاں جانا چاہتے ہیں۔ نپولین نے کہا میں امریکہ چلا جاؤں گا۔ میں وہاں کچھ زمین خرید لوں گا اور وہاں رہوں گا۔ سیکرٹری نے پوچھا کہ اگر وہاں کے حکمرانوں نے آپ کو قبول نہ کیا تو پھر۔
نپولین نے کہا پھر میں "میکسیکو" چلا جاؤں گا۔ سیکرٹری نے کہا کہ وہاں کے قائدین تو پہلے ہی آپ کے خلاف ہیں۔ نپولین نے کہا کہ پھر "کاراکاس" یا پھر "کیلیفورنیا" چلا جاؤں گا۔ اس نے کہا کہ میں سمندر کا سفر کرتے ہوئے "امریکہ" میں کہیں نہ کہیں مہاجر بن کر رہوں گا۔ سیکرٹری نے کہا کہ اگر آپ کو انگریزوں نے پکڑ لیا تو پھر نپولین نے کہا کہ میں یہ خطرہ ضرور مول لوں گا۔ اگرچہ "برطانیہ" کی حکومت اچھی نہیں ہے لیکن برطانوی عوام بہت شریف اور سلجھے ہوئے ہیں۔ اس لئے انگریز مجھ سے برا سلوک نہیں کریں گے۔ ہاں! اگر مجھے ولنگٹن نے قیدی بنا لیا تو پھر میں بھی بادشاہ جان کی طرح لندن کی گلیوں میں گھسیٹا جاؤں گا۔ سیکرٹری نے پوچھا کہ آپ اپنے ساتھ کتنے آدمی لے جائیں گے۔ اگر آپ کے ساتھ زیادہ آدمی ہوئے تو انگریزی آپ کی نگرانی ضرور کریں گے تو پھر یہ "ہینی بال" کی طرح کی خود کشی ہی ہوئی نا!۔ نپولین نے کہا "آپ تو بزدلی کی طرح باتیں کرتے ہیں۔ میں انگریزوں سے ذاتی دشمنی کی وجہ سے تو نہیں لڑتا رہا۔ میں نے تو فرانس کی آزادی کی حفاظت کی ہے۔

اب نپولین کی تیاری مکمل ہو چکی تھی ایک سپاہی بھاگتا ہوا اس کی طرف آیا اس نے نپولین کو بتایا کہ اتحادی آپ کو تلاش کر رہے ہیں۔ اس لئے وہ جلدی سے "روچی فورٹ" کی طرف کوچ کر گئے انہیں امید تھی کہ وہاں ساحل پر انہیں کوئی کشتی ضرور مل جائے گی۔ وہ گیارہ گھنٹوں کے سفر کے بعد وہاں پہنچے۔ راستے میں انہیں بہت سی رجمنٹیں شمال کی جانب مارچ کرتی ہوئی ملیں۔ ان کا خشکی کا سفر ختم ہو گیا۔ نپولین کی نظریں بحراوقیانوس کے پانیوں پر تھیں۔ یہاں پھر نپولین نے اپنا نام تبدیل کر لیا یہاں اس کا نام "مورین" تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ساحل سمندر کے ساتھ ہی ایک جزیرے پہ چلا گیا۔ وہاں بیٹھ کر اس نے اپنے ساتھیوں سے آئندہ سفر کے لئے منصوبہ بندی کی۔ ساحل سمندر پر ایک انگریزی جہاز کھڑا تھا۔ نپولین نے اس کے کپتان کے نام ایک خط لکھا جو کہ صرف اٹھارہ لائنوں پر مشتمل تھا۔

میں ایک شہنشاہ ہوں مجھے یورپ کے اتحادیوں نے مجھے یورپ سے نکلنے پہ مجبور کر دیا ہے میں نے اپنی سیاسی زندگی تج دی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ انگریزوں کی روایتی مہمان نوازی کی وجہ سے مجھے اپنے جہاز پر پناہ دیں گے۔

نپولین بونا پارٹ

جہاز کے کپتان نے نپولین کو جہاز پہ خوش آمدید کہا اس طرح نپولین "بیلے روفن" نامی جہاز پہ سوار ہو گیا۔ اس جہاز کا کپتان "ایڈمرل ہوتم میٹ لینڈ" تھا۔ اس نے نپولین کی بہت عزت افزائی کی۔ میٹ لینڈ نے نپولین سے کہا "میں اپنے جہاز پر تمہاری آزادی کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں ایک جمہوری روایات کی حامی قوم کا فرد ہوں اس لئے آپ کو پناہ دینے میں مجھے کوئی عار نہیں۔

○

کپتان میٹ لینڈ عرشے پہ کھڑا تھا۔ نپولین نے اس سے پوچھا "کیا جہاز برطانیہ کے ساحل پر لنگر ڈال چکا ہے۔" کپتان نے کہا "ہاں۔" نپولین نے کہا اپنی حکومت کو بتا دیجئے کہ میں ان کے بادشاہ اور قوانین کی پناہ چاہتا ہوں۔ جب برطانوی حکمرانوں کو معلوم ہوا کہ بیلے روفن جہاز پر نپولین موجود ہے تو پورے لندن میں ایک دہشت سی پھیل گئی۔
برطانوی بحریہ کے افسروں کا نپولین سے تعارف کروایا گیا تو انہوں نے نپولین سے سوال پوچھنا شروع کر دیئے کہ تم بحری جنگوں میں کونسا طریقہ استعمال کیا کرتے تھے تو نپولین نے کہا "میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ برطانوی بحریہ فرانس کی بحریہ سے بہتر ہے کیونکہ برطانوی بحریہ نے ہر دفعہ بہت اچھا دفاع کیا جب کہ فرانسیسی جہاز ہر لحاظ سے برطانیہ سے بہتر ہیں۔ فرانسیسی بحریہ کے افسران زیادہ تجربہ کار ہیں۔"
ایک برطانوی افسر نے پوچھا کہ یہ بہتر نہ تھا کہ تم فرانسیسی جہاز میں فرار ہوتے۔ نپولین نے کہا یہ میری اپنی مرضی تھی کہ میں بیلے روفن پہ سوار ہوا۔
اسی دوران بہت سے برطانوی وزراء اور اعلیٰ افسران وہاں پہنچ گئے۔ بیلے روفن جہاز کو برطانوی بحریہ نے گھیرے میں لے رکھا تھا۔ یہ جولائی کی ایک خوشگوار صبح تھی۔ بہت سے برطانوی افسران کشتیوں میں بیٹھ کر آئے ہوئے تھے۔ وہ اس فرانسیسی شیر کی ایک جھلک دیکھنا چاہتے تھے لیکن برطانوی حکومت نے عوام کو بیلے روفن کے گرد اکٹھے ہونے کی اجازت نہ دی جو بھی برطانوی فرانسیسی جانتا تھا اس کی شدید خواہش تھی کہ وہ نپولین سے بات کرے۔

برطانوی حکومت نے نپولین کو بیلے روفن جہاز کے کیبن میں پابند کر دیا اور اسے ساحل پر اترنے کی اجازت نہ دی گئی۔ جب کہ نپولین کو تازہ ہوا کی ضرورت تھی اب نپولین کو معلوم ہوا کہ وہ مکار دشمن کے ہاتھوں گرفتار ہو چکا ہے اور سینکڑوں آنکھیں اس کی جاسوسی پر مامور ہیں۔ بیلے روفن جہاز ہر طرف سے توپوں میں گھرا ہوا تھا۔ برطانوی حکومت خوفزدہ تھی کہ اس کے عوام نپولین کے حق میں نعرہ بازی شروع نہ کر دیں برطانوی تین دن تک نپولین کا جہاز سے اترنے کا انتظار کرتے رہے۔ پھر چوتھے دن ایک برطانوی بحریہ کا افسر نپولین کے کیبن میں داخل ہوا اس نے ایک کاغذ نپولین کے سامنے رکھا کہ یہ آپ کے لئے ہماری حکومت کا فیصلہ ہے۔

اس کاغذ پہ لکھا ہوا تھا کہ برطانوی حکومت اور اس کے اتحادی نپولین کو بالکل کوئی موقعہ نہیں دینا چاہتے کہ وہ دوبارہ یورپ کا امن و امان تباہ کرے۔ اس لئے برطانوی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ ضروری ہو گیا ہے کہ نپولین کو سینٹ ہیلنا میں رکھا جائے۔

نپولین اپنے ساتھ اپنے تین افسروں' ایک ڈاکٹر اور بارہ ملازموں کو اپنے ساتھ رکھ سکتا ہے۔ نپولین نے کاغذ کی تحریر کو پڑھا پھر اس نے افسر کو جواب دیا "میں جنگی قیدی نہیں ہوں۔" میں نے اپنی مرضی سے بیلے روفن جہاز پر پناہ لی تھی اور اس بات کی میں نے باقاعدہ اجازت کپتان سے لی تھی۔ اس طرح میں آپ لوگوں کی پناہ میں ہوں۔ اس طرح مجھے مہمانداری کے حقوق دیئے جائیں یا مجھے واپس جانے دیا جائے کیونکہ اس ملک میں ایک عام آدمی کی حیثیت سے آیا ہوں۔ اگر آپ لوگوں نے میری بات نہ مانی اس طرح آپ کی قوم اور قومی جھنڈے کی بے عزتی ہو گی۔

سینٹ ہیلنا کا جزیرہ تو مجھے تین ماہ میں ہی مار دے گا۔ میں تو روزانہ بیس میل گھوڑ سواری کرنے کا عادی ہوں سینٹ ہیلنا کا جزیرہ دنیا کے دوسرے کونے پر صرف ایک ابھری ہوئی چٹان ہے۔ میں وہاں نہیں جاؤں گا۔ ہاں اگر آپ کی حکومت مجھے مارنا چاہتی ہے تو مجھے یہیں مار دیا جائے۔ بیشک میں آپ کے بادشاہ کا بہت بڑا دشمن رہا ہوں اس طرح تو آپ کی پوری قوم بدنام ہو جائے گی۔ بین الاقوامی قانون اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ میں اپنی قوم کا ہیرو ہوں اس لئے میرے ساتھ ہیرو جیسا سلوک ہی کیا جائے۔

اس افسر نے نپولین کی ک بات پر دھیان نہ دیا۔ اور اس افسر نے نپولین کے تمام سامان اور رقم کو بھی قبضے میں لے لیا۔

نپولین اور اس کے ساتھیوں کو "نارتھ نمبر لینڈ" میں ب دیا گیا اور یہاں سے کچھ

دنوں کے بعد اسے سینٹ ہیلنا کے جزیرے کی طرف روانہ کر دیا گیا۔ نپولین نے یہاں سے رخصت ہوتے ہوئے فرانس کے ساحلوں کی طرف دیکھا اور اپنے سینے میں ایک کسک سی محسوس کی۔ پھر شام ہو گئی یورپ کے ساحل اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ سمندر پہ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ پھر اس نے چمکتے ہوئے ستاروں کو دیکھنا شروع کر دیا۔

○

پانچواں حصہ

"چٹان"

جزیرہ سینٹ ہیلنا کے چاروں طرف حد نظر تک پانی ایسے دکھائی دیتا تھا جیسے سٹیل کا شیشہ چمک رہا ہو۔ نپولین اس جزیرے پہ اپنے آپ کو بہت زیادہ تنہا محسوس کر رہا ہے۔ وہ اس جزیرے پہ بھی اپنا سبز کوٹ پہنے رہتا جس پر اس کی بہادری کے تمغے کڑھے ہوئے تھے اس کے ہاتھ میں تین کونوں والا ہیٹ ہوتا۔ اس کے چوڑے شانوں پر بڑا سا سر اس کی ر شخصیت کو بھرپور بناتا تھا۔ اس کے بڑے بڑے ہاتھ اس کی بہادری کا ثبوت تھے۔ اس کے چہرے کے بڑے بڑے خدوخال پتھر کی مانند سخت تھے۔ اب اس کی عمر کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا۔ اس کے چہرے پہ صرف ناک اور دانت خوبصورت تھے اس کے تمام دانت صحیح حالت میں تھے۔

اس کے ڈاکٹر کی رائے تھی کہ وہ ایک بھرپور صحت کا مالک تھا۔ اس کی نبض کبھی باسٹھ سے تجاوز نہ کرتی۔ اس کے اندر حیرت انگیز قوت ارادی تھی کہ وہ جب چاہتا سو جاتا اور جب چاہتا اٹھ جاتا۔ وہ اپنی بھوک سے کبھی بھی زیادہ نہ کھایا کرتا۔ وہ اپنی زندگی میں صرف ایک دفعہ بیمار ہوا وہ بھی پیٹ کے درد کی وجہ سے اور بغیر دوائی لئے ٹھیک ہو گیا۔ اس کے پٹھے بہت مضبوط تھے اور اس کی رگیں بہت حساس تھیں۔ جب وہ کام میں مصروف ہوتا تو اسے کھانے پینے کا کوئی ہوش نہ رہتا اس کا قد بہت چھوٹا تھا لیکن قوت فیصلہ بہت تیز تھی۔

○

نپولین کی روح جو کہ اس کے جسم پر حکومت کرتی تھی وہ بنیادی طور پر تین طاقتوں پر مشتمل تھی۔

خود اعتمادی
جسمانی قوت
تخیل

اس کی خود اعتمادی نے عظمت دی۔ اس کی جسمانی طاقت نے اسے بتایا کہ اپنی صلاحیتوں کو کیسے اجاگر کیا جاتا ہے۔ جب اسے ایک سیاح نے بتایا کہ چین کے ایک جزیرے میں لوگوں کے پاس ہتھیار نہیں ہیں اور وہ لوگ صرف اپنے حسن جمال سے ہی دوسرے کو متاثر کرتے ہیں۔ نپولین نے پوچھا کیا ان کے پاس تیر کمان اور بھالے بھی نہیں ہیں۔

سیاح نے جواب دیا۔ بالکل نہیں ہیں۔
نپولین نے پوچھا۔ کیا ان کے پاس خنجر بھی نہیں ہیں۔
سیاح نے کہا۔ انہوں نے کبھی جنگ ہی نہیں کی۔
نپولین ہنسنے لگا۔ نپولین نے کہا پھر وہ انسان نہیں فرشتے ہوں گے۔
نپولین جسمانی طاقت کو آدمیت کی خوبی سمجھتا تھا۔

قوت خیال نپولین کی جسمانی طاقت میں اضافے کا سبب تھی۔ اس کا کہنا تھا "میں جانتا ہوں کہ مجھے جو کرنا ہے اور میں اس کو کر لیتا ہوں۔"

اس کی قوت تخیل نے اسے منصوبہ بندیاں کرنے اور حکومت کرنے کے فن سے آشنا کیا۔

نپولین کے تخیل پر افلاطون' ارسطو اور سقراط کی تخلیقات کا اثر نمایاں تھا۔
نپولین کا کہنا تھا کہ میں نے ایک عرصہ تک دنیا کو اپنے کندھوں پہ اٹھائے رکھا۔

○

سینٹ ہیلنا کا جزیرہ ہزاروں سال پہلے ایک آتش فشاں کے لاوے سے بنا تھا۔ یہ لاوا سمندری چٹانوں سے پھوٹا تھا۔ اور سمندر کے اندر ایک سیاہ بھیانک چٹان کی مانند ابھرا تھا۔ یہ سمندر کے عین درمیان میں واقع تھا۔ جزیرے کی زمین ہموار نہ تھی بلکہ سیاہ پگھلے ہوئے لاوے نے اس پر لہریں سی بنا دی تھیں۔ جزیرے کا ساحل ایسے دکھائی دیتا تھا جیسے یہ جہنم کا دروازہ ہو۔ سب سے پہلے اس جزیرے کو ایک جہاز ران نے دریافت کیا تھا۔ اور وہ جہاز ران اس جزیرے سے دور بھاگ گیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اس جزیرے کو بدروحوں نے

تعمیر کیا ہے- اس جزیرے پر انسانی ہاتھوں سے بنی ہوئی کوئی چیز بھی نہ تھی- لیکن اس کی سخت کھردری چٹانوں میں ایک دہشت تھی- کچھ چٹانیں ایسی تھیں جیسے بڑی بڑی توپیں اپنا منہ کھولے کھڑی ہوں-

نپولین نے جب جزیرے کی سخت کھردری زمین پر قدم رکھا تو اسے معلوم ہو گیا کہ وہ موت کی شاہراہ پر آ گیا ہے- بحرالکاہل میں لاوے سے بنا ہوا یہ جزیرہ یورپ سے دو ہزار میل دور تھا اور افریقہ سے ایک ہزار میل دور تھا- اس جزیرے کی حفاظت کے لئے انگریزوں نے چٹانوں میں توپیں گاڑ رکھی تھیں- اب سینٹ ہیلنا کے جزیرہ میں غم کی کہانی جنم لینے والی تھی- یہاں ایک انگریز کرنل برطانیہ کی جانب سے گورنر تھا- یہ جزیرہ ہمیشہ ہی غم کی کہانیوں کو جنم دیتا رہا-

اس جزیرے پر تھوڑے سے دیہاتی رہتے تھے- اس جزیرے کے رہنے والوں کی کفالت ایسٹ انڈیا کمپنی کرتی تھی- انگریزوں نے یہاں بہت سا سامان عمارتیں تعمیر کرنے کے لئے رکھا ہوا تھا- یہاں بارہ سو حبشی غلام اور چینی پانچ سو سفید فاموں کی خدمت پر مامور تھے-

کوئی بھی یہاں ٹھہرنا پسند نہ کرتا تھا کیونکہ جزیرے پر اوسط عمر پچاس سال سے زیادہ نہ تھی یہاں کی آب و ہوا مضر صحت تھی- یہاں زیادہ دیر قیام کرنے والوں کی جلد جھلس جاتی تھی کیونکہ شمال مشرق سے چلنے والی طوفانی ہوائیں انسانی جلد کے لئے فائدہ مند نہ تھیں- اس جزیرے پر ایک سال قیام کرنے کے بعد آدمی پیچش کی بیماری میں مبتلا ہو جاتا تھا- پھر اسے بخار ہوتا' قے آتیں اور وہ انتہائی کمزور ہو جاتا- یہاں کے رہنے والے عموماً جگر کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے- ایک دفعہ انگریزوں نے فوج کا ایک دستہ جزیرہ سینٹ ہیلنا بھیجا لیکن سپاہی یہاں کی آب و ہوا کو برداشت نہ کر سکے اور سینکڑوں کی تعداد میں مر گئے- افسر بیمار پڑ گئے لیکن جلد ہی وہ لوگ جزیرہ چھوڑ گئے- یہ جزیرہ سطح سمندر سے سترہ سو فٹ اونچا ہے اس لئے یہ عموماً طوفانی ہواؤں کی زد میں رہتا ہے- اس کا کچھ حصہ دھند میں چھپا رہتا ہے- اس جزیرے پر صرف ربر کے درخت اگتے ہیں جو ہواؤں کے جھکڑ میں ہلتے رہتے ہیں لیکن ٹوٹتے نہیں-

انگریز اس جزیرے پر خطرناک قیدیوں کو رکھتے ہیں تاکہ جلد وہ موت سے ہم آغوش ہو جائیں-

یہاں ایک لانگ وڈ نامی قید خانہ تھا جس کی مرمت کر دی گئی اور لکڑی کے تختوں سے

فرش بنا دیا گیا- یہ بالکل مویشیوں کے باڑے کی طرح تھا- ایک طرف ملازموں کے رہنے کے کوارٹر تھے- یہ نپولین کا قید خانہ تھا- اس قید خانے کے کمرے چودہ اور بارہ فٹ کے تھے اور ان کی اونچائی دس فٹ تھی- اس قید خانے کے فرش پہ پٹ سن کا بنا ہوا قالین بھی بچھا ہوا تھا- کھڑکیوں پر پردے بھی لگے ہوئے تھے- ایک آتش دان' دو کرسیاں اور دو چھوٹے میز بھی تھے- ہاتھ دھونے کا سٹینڈ اور صوفہ بھی تھا- شلفوں میں نپولین نے اپنی کتابیں رکھی ہوئی تھیں- رہنے کے کمرے میں نپولین نے اپنی ٹرافیاں سجا لیں جو کہ اس کے ماضی کی یادگار تھیں-

نپولین کے ساتھ گور گوڈ تھا جو کہ اس کے جانثاروں میں شمار ہوتا تھا- گورگوڈ نے بہت سے انگریزوں کے ساتھ دوستی کر لی اور اس طرح اس نے نپولین کو بہت سی سہولتیں فراہم کرا دیں- نپولین نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت کی کہ انگریزوں کو بالکل فرانس کا کوئی راز نہ بتانا-

○

ایک منحنی سا ادھیڑ عمر آدمی جو بے چین سا نظر آتا تھا اس کے سر کے بال سرخ تھے اس کے چہرے پہ جھریاں تھیں اس نے برطانوی فوج کی وردی پہن رکھی تھی- یہ اس جیل کا گورنر تھا-

وہ اپنے دیہاتی گھر میں رہتا تھا جو کہ جزیرے کے محفوظ ترین حصے میں تھا جب وہ شہنشاہ نپولین سے ملنے "لانگ وڈ" آیا تو بادشاہ نے کہا "ایسے لعنتی کردار کو ہمارا جیلر بنایا گیا ہے-" جیلر نے لگڑ بگڑ جیسی آنکھوں سے نپولین کو گھورا- اس جیلر کا نام سر ہوٹسن لو تھا- وہ نپولین کے سامنے آتا تو احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتا- اس جیلر نے برطانوی فوج میں "اٹلی" میں برطانیہ کی خفیہ ایجنسی کی سربراہی کی تھی-

اس وقت برطانوی پریس نپولین کے بارے میں خوب پروپیگنڈہ کر رہا تھا اور برطانوی پریس نپولین کو لاکھوں انسانوں کا قاتل ٹھہرا رہی تھی- صرف نپولین کو قید رکھنے کے لئے برطانوی پارلیمنٹ نے ایک خاص قانون پاس کیا تھا- "پرنس ریجنٹ" نے نپولین کو قید رکھنے میں خاص کردار ادا کیا تھا- یورپی برادری اپنے پریس میں نپولین کی حمایت کر رہی تھی- ڈیوک آف سوسیکس اور لارڈ ہالینڈ نے نپولین کی خوب حمایت کی تھی بلکہ لیڈی ہالینڈ نے نپولین کو کتابوں اور پھلوں کا تحفہ بھی بھیجا تھا- برطانوی وکیلوں نے اکیس مضمون نپولین کے حق میں لکھے- جرمنی کے دانشور کئی سالوں تک برطانوی پروپیگنڈہ کا جواب دیتے

رہے۔

انہوں نے جزیرے کے گورنر پر الزام لگایا کہ اس نے تمام جزیرے کو جیل بنا رکھا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سینٹ ہیلنا پر نگرانی سخت کر دی گئی۔ برطانوی افسر دوربینوں سے سمندر پر نظر رکھتے اور انہوں نے نپولین کے تمام ساتھیوں میں جاسوس چھوڑ رکھے تھے جو انہیں ہر لمحے کی خبر دیتے تھے۔

جرنل نپولین بونا پارٹ اپنے قید خانے میں بالکل تنہا تھا لیکن پھر بھی انہوں نے کچھ ایسے گارڈ چھوڑ رکھے تھے جن کے ہاتھوں میں اشارہ دینے والی جھنڈیاں تھیں کہ اگر نپولین فرار کی کوشش کرے تو تمام جزیرے کے نگرانوں کو مطلع کیا جا سکے۔ لانگ وڈ کے قید خانے سے بارہ میل کے فاصلے تک کسی کو آنے جانے کی اجازت نہ تھی۔ لانگ وڈ کے قید خانے سے ایک میل کے فاصلے پر ایک خاص چوکی بنائی گئی تھی۔ دو سپاہی ہر وقت ننگی سنگینوں کے ساتھ پہرہ دیا کرتے تھے۔ نپولین نے برطانوی افسروں کا نام آگ رکھا ہوا تھا کیونکہ وہ سرخ وردیاں پہنتے تھے۔ نپولین گھوڑ سواری کی مشق کرنے کا عادی تھا۔ یہاں بھی اسے تھوڑی سی گھوڑ سواری کرنے کی اجازت تھی لیکن وہ اپنے ساتھ کسی ساتھی کو نہیں رکھ سکتا تھا۔ پھر اس پر بھی پابندی لگا دی گئی جس سے نپولین کی صحبت پہ برا اثر پڑنا شروع ہو گیا۔ یہاں کی آب و ہوا بھی مضر صحت تھی۔ اس لئے نپولین کی ٹانگوں پر سوج آ گئی۔ اس کے معدے میں تکلیف ہو گئی۔ نپولین اور اس کے ساتھیوں کے پاس جو رقم تھی وہ ختم ہو گئی۔

نپولین نے فرانس خط لکھا کہ اسے کچھ رقم بھیجی جائے لیکن یہ رقم نپولین تک پہنچنے سے پہلے ہی گم کر دی گئی۔ نپولین کے پاس چاندی کی کچھ نایاب چیزیں تھیں۔ نپولین نے یہ نیلام کرنے کے لئے رکھ دیں لیکن جب گورنر کو معلوم ہوا تو اس نے جزیرے کے لوگوں کو منع کر دیا کہ وہ نہ خریدیں۔ لیکن پھر گورنر نے یہ سب چیزیں خود ہی ایک ایجنٹ کے ذریعے سے کم داموں میں خرید لیں۔ اب گورنر نے لانگ وڈ کے قیدی کو ایسا گوشت بھیجنا شروع کیا جو کہ کھانے کے قابل نہیں ہوتا تھا۔

واٹرلو کی برسی کے موقع پر گورنر نے ایک لمبا خط نپولین کو لکھ کر بھیجا جس سے نپولین کی تحقیر مقصود تھی۔ اس کے علاوہ اس نے نپولین کو دعوت دی کہ پرنس ریجنٹ کی سالگرہ منائی جا رہی ہے۔ آپ اس تقریب میں شریک ہوں۔ لیکن نپولین اس دعوت میں شریک نہ ہوا جس سے گورنر بھڑ گیا اور نپولین پر بہت سی پابندیاں عائد کر دیں۔

ایک دن جیلر نپولین سے ملنے لانگ وڈ گیا- اس نے نپولین سے پوچھا کہ تمہیں کوئی مسئلہ تو درپیش نہیں- نپولین نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا کافی کا کپ پھینک دیا اور جیلر سے کہا "تم مجھ سے مسائل پوچھنے آئے ہو- لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم میری زندگی مختصر کر دینا چاہتے ہو- مجھے اس وقت ڈاکٹر کی سخت ضرورت ہے-"

گورنر نے ایک انگریز سرجن "اومیرا" سے کہا کہ تم نپولین کا علاج کرو- جیسے ہی ڈاکٹر اومیرا نپولین کے پاس پہنچا تو جیلر کے بہت سے جاسوس جو اس کے ساتھ تھے وہ ڈاکٹر اومیرا کی سخت نگرانی کرتے کہ وہ نپولین سے کوئی ساز باز نہ کرے-

یہ نپولین کی قید کا تیسرا سال تھا- ڈاکٹر اومیرا نے لندن ایک رپورٹ لکھ کر بھیجی کہ جزیرے کی آب و ہوا نے نپولین کو جگر کی ایک مہلک مرض میں مبتلا کر دیا ہے- جیل خانے کی نمی اور نپولین کی ورزش پر پابندی بھی اس کی صحت کے لئے نقصان دہ ہے- جب یہ رپورٹ برطانیہ کے وزیر خارجہ کو دکھائی گئی تو اس نے کہا کہ نپولین کو مزید تین سال تک سینٹ ہیلنا میں رکھا جائے- حالانکہ ڈاکٹر نے کہا تھا کہ نپولین کو کسی نامناسب جگہ پہ رکھا جائے- نپولین جب پہلے پہلے سینٹ ہیلنا پہنچا تھا تو اس نے ایک رپورٹ تیار کی تھی جس میں بہت سے اعتراضات اٹھائے گئے تھے- نپولین چاہتا تھا کہ یہ کسی طرح سمگل ہو کر "یورپ" پہنچ جائے- لیکن نپولین کی زندگی میں یہ ممکن نہ ہو سکا-

ایک دن جیلر پھر نپولین سے ملنے آیا- اس سے پہلے وہ نپولین کی پابندیوں کے متعلق بہت سے احکامات دے چکا تھا- نپولین اس کو دیکھ کر غصے میں آ گیا- نپولین نے کہا "تم اپنے اندر حوصلہ پیدا کر کے مجھے زہر دے دو-"

لیکن جیلر اس کا سامنا نہ کر سکا اور گھوڑے پہ بیٹھ کے چلا گیا-

○

آج نپولین خلاف معمول دیر تک سوتا رہا- جب وہ جاگا تو اس نے اپنے ملازم کو بلایا- نپولین سلیپنگ گاؤن پہنے ہوئے تھا- اور اس نے اپنے سر پہ ایک رومال باندھ رکھا تھا کہ اتنے میں ڈاکٹر اومیرا اندر داخل ہوا- وہ کافی دیر تک اطالوی زبان میں نپولین سے باتیں کرتا رہا اس نے ڈاکٹر سے درخواست کی کہ اگر آپ کے پاس اخبار ہو تو وہ مجھے ضرور دیجئے کیونکہ اخباروں کے ذریعے نپولین یورپ کے تازہ ترین حالات جاننا چاہتا تھا- اس کے علاوہ اپنے اس قید خانے میں نپولین ان کتابوں کا مطالعہ کیا کرتا جو اپنی مصروفیت کے باعث پہلے نہ پڑھ سکا تھا- ان دنوں اس نے سوفسطائیوں کے فلسفے کا مطالعہ کیا- اس کے علاوہ اس

نے تاریخ پر بھی تحقیق کی۔ اب وہ شاعری پر تحقیق کر رہا تھا۔ ایک رزمیہ نظم اس کے سامنے پڑی تھی اور وہ اس کے فلسفے میں کھویا ہوا تھا۔

وہ آدھی آدھی رات تک "ایلیڈ" کا مطالعہ کیا کرتا۔ اس کا کہنا تھا کہ میں نے بہت مطالعہ کے بعد "ہومر" کو سمجھا ہے کہ وہ پیغمبرانہ ذہن کا آدمی تھا۔ نپولین "ہومر" کی تعریف دل سے کیا کرتا تھا۔ وہ "ہومر" کی "اوڈیسی" کا دلدادہ تھا لیکن بعض اوقات وہ اسے قصے کہانیوں کی کتاب بھی کہتا تھا۔ اس دوران اس نے ملٹن کی "فردوس گم گشتہ" کا مطالعہ بھی کیا۔ اس کے علاوہ اس نے ان تمام یونانی دیومالائی ادب کا مطالعہ بھی کیا۔ ان کہانیوں کے ہیرو اس کے ماڈل تھے۔ یہ سب کچھ اس نے اطالوی تراجم سے پڑھا تھا۔

یہ دن اس کی قید کی زندگی کا سنہرا دن تھا جب ایک جہاز میں اس کے لئے بہت سی کتابیں پہنچیں۔ تین ہزار کتابیں اس کے نم زدہ شیلفوں میں سجی ہوئی تھیں۔

جزیرہ "ایلبا" پر اس نے اپنے سپاہیوں سے وعدہ کیا تھا کہ تاریخ میں تمہارا ذکر بڑے شاندار الفاظ میں ہو گا۔ نپولین اب یہ وعدہ نبھا رہا تھا اور اپنے بہادر سپاہیوں کے کارنامے قلم بند کر رہا تھا۔ اس نے اپنے ایک سو دنوں کی تاریخ لکھی تھی۔ پھر نہ جانے کیا اس کے دل میں آئی کہ اس نے لکھنا بند کر دیا۔

جزیرے سینٹ ہیلنا پر کبھی کبھار کوئی اجنبی اس سے ملنے آ جاتا تھا۔ انگریز سیاحوں کی ایک جماعت جب سینٹ ہیلنا سے یورپ پہنچی تو انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ نپولین اب بھی ایک ذہین ترین آدمی ہے۔

○

"میں بہت زیادہ بوڑھی ہو چکی ہوں۔ اگر میں دو ہزار میل کا سفر کرنا چاہوں تو شائد راستے میں ہی مرجاؤں۔ مجھے مرنے کا غم نہیں ہے میں تمہارے نزدیک مرنا چاہتی ہوں۔"

یہ خط نپولین کی ماں کا تھا۔ اس نے یہ خط بار بار پڑھا۔ یہ خط نپولین کو ایک سال پہلے لکھا گیا تھا۔ میڈم لیٹزا نپولین کے پاس آنا چاہتی تھی لیکن تمام راستے مسدود تھے۔ اب تو مادام لیٹزا اپنے پرانے گھر کارسیکا بھی نہیں جا سکتی تھی۔ اس لئے وہ روم چلی گئی تھی۔ اور اس کے خاندان کے تمام افراد بھی روم چلے گئے تھے۔ کیونکہ ان کو فرانس سے دوسری دفعہ نکال دیا گیا تھا۔ "ہابس برگ" اور "انگلینڈ" کی خواہش تھی کہ نپولین مر جائے۔

اس کی والدہ کے علاوہ اس کے بھائی اور بہنیں نپولین کو کوئی رقم بھیجنا نہیں چاہتے تھے۔

جب کانگرس کا اجلاس ہوا تو میڈم لٹیزا نے اس کو لکھا کہ میں وہ ماں ہوں جس کی کمر اپنے بیٹے کے غم میں جھک گئی ہے۔ میں اپنا غم بیان نہیں کر سکتی آپ بادشاہ سے کہیں کہ وہ میرے بیٹے کی زندگی لوٹا دے۔ اپنے بادشاہ کو بتایئے کہ نپولین نے ہمیشہ فرانس کی آزادی کی حفاظت کی ہے۔ میں خدا سے دعا کروں گی کہ وہ آپ کا مرتبہ بلند کرے۔

لیکن اس خط کا کوئی جواب نہ آیا۔ نپولین کو معلوم ہوا کہ اس کی اولاد پہ الزام لگایا گیا ہے کہ "کارسیکا" میں اس نے اپنے کسی متبنی کو دے دیا اور اپنے متبنی کو لاکھوں فرانک کی دولت بھی دے دی ہے۔ پوپ نے اس بات کی انکوائری کے لئے اپنے سیکرٹری آف سٹیٹ کو مادام لٹیزا کے پاس بھیجا ہے لیکن میڈم لتیزا نے اس کو جواب دیا کہ پوپ اور اپنے حواریوں کو بتا دیجئے کہ بیشک قسمت میرے ساتھ نہیں ہے۔ لیکن میں اپنی عزت کی حفاظت کرنا جانتی ہوں۔

مادام لٹیزا ایک خط میں نپولین کو لکھتی ہے کہ میں ماں ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ میرے بیٹے کے دل پہ کیا گزر رہی ہے۔ مجھے اس بات کا بھی دکھ ہے کہ میری بہو "اٹلی" میں بڑے عیش سے رہ رہی ہے۔ جب کہ اسے اپنے خاوند کے ساتھ سینٹ ہیلنا میں رہنا چاہئے تھا۔

نپولین کو یہ خبر بھی ملی کہ جوزف اور لیوسین امریکہ چلے گئے ہیں اور بعد میں جیروم بھی ان سے جا ملا ہے اور "میکسیکو" میں انقلابی اسپینوں نے جوزف کو "میکسیکو" کے تخت کی پیش کش کی ہے۔

نپولین کا خیال تھا کہ جوزف میکسیکو کا تاج اپنے سر پہ سجا لے گا اس طرح امریکہ میں سپینوں کے مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔ جوزف مجھ سے محبت کرتا ہے اس طرح وہ "انگلینڈ" پر دباؤ ڈالے گا اور یہ لوگ مجھے رہا کر دیں گے۔

اس وقت جیروم بوڑھا ہو چکا تھا۔ نپولین کو اپنے بھائی اور بہن کی طرف سے خط ملے۔ کیرولین اپنی والدہ کے ساتھ رہ رہی تھی۔ ہارتیں اور پولین اب بھی مال میسوں جیسی زندگی "پیرس" میں گزار رہی تھی۔ برناڈوٹ بھی ایک ریاست کا بادشاہ بن چکا تھا۔ "ڈیسری" جو کہ نپولین کی پہلی محبت تھی وہ بھی ملکہ بن چکی تھی۔ شہزادی ویلوسکا بیوہ ہو چکی تھی۔ مورات اور مارشل "نے NAY" کا کورٹ مارشل ہو چکا تھا۔ مارمونٹ بوربنوں کے ماتحت کام کر رہا تھا۔ یہ تھی وہ خبریں جو اسے خطوں کے ذریعے معلوم ہوئیں۔

انہی دنوں نپولین کو معلوم ہوا کہ لوئی XVIII نے اسمبلی کو توڑ دیا ہے کیونکہ اسمبلی

کے زیادہ ممبران نپولین کے حمایتی تھے۔ نپولین سوچتا تھا کہ آسمان کیسے کیسے رنگ دکھا رہا ہے۔

نپولین کا کہنا تھا اگر میں امریکہ چلا جاتا تو میں جوزف کے ساتھ مل کر اچھی حکومت بنا سکتا تھا اور میری زندگی کے پندرہ سال اچھے گزر جاتے۔ اور پھر میں خاموشی سے "فرانس" جا کر مر جاتا۔

سینٹ ہیلنا میں نپولین کی نگرانی پر "برطانیہ" نے جو دستے تعینات کر رکھے تھے اس پر "برطانیہ" کے تین لاکھ بیس ہزار پونڈ سالانہ خرچ آتے تھے۔ انہی دنوں ایک واقعہ کی وجہ سے چھ افسروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ وہ "ریو" سے آئے تھے اور انہوں نے منصوبہ بندی کی تھی کہ ایک تیز رفتار کشتی کے ذریعے نپولین کو یہاں سے نکال لیا جائے۔ کیونکہ ایک جہاز ہندوستان کو جانے والا تھا ان کا ارادہ تھا اس جہاز کے ذریعے فرار کرا دیا جائے لیکن نپولین نے اس منصوبے کو منظور نہ کیا۔

ایک دفعہ مونتھولون نے نپولین سے کہا کہ میں دس لاکھ فرانک رشوت دے کر "امریکہ" فرار کروا دیتا ہوں لیکن نپولین اس کی رائے سے متفق نہ ہوا۔ نپولین کا کہنا تھا کہ فرانس کی حکومت بھی مجھے یہیں رکھنا چاہتی ہے۔ اس لئے میں فرار ہو کر بزدلی کا ثبوت نہیں دوں گا۔

ایک دن ایک جہاز جزیرے کی طرف بڑھا۔ نپولین نے سوچا۔ شائد یہ میری رہائی کا پیغام لے کر آیا ہے۔ کبھی کبھی وہ کہا کرتا تھا کہ اگر پرنس ریجنٹ مر جائے تو اس کی ملکہ مجھے لندن بلوا لے گی کیونکہ اس نے مجھے سینٹ ہیلنا بھیجنے کی سخت مخالفت کی تھی۔

لیکن اس کی تمام امیدیں یاس ہی رہیں۔ اس کی شدید خواہش تھی کہ وہ ایک دفعہ فرانس ضرور جائے تاکہ اپنے بیٹے کے لئے "پیرس" کے تخت کے لئے راہ ہموار کر سکے۔

"میرے لئے یہ کافی ہے کہ مجھے رہا کر دیا جائے پھر میں اکیلا رہوں گا۔"

○

وہ ایک عظیم الشان بادشاہ تھا۔ اس کی بگھی کو آٹھ گھوڑے کھینچتے تھے۔ بڑی بڑی شخصیتیں اس کے سامنے مؤدب کھڑی ہوتی تھیں تو پھر وہ اب کوئی گھٹیا حرکت کیسے کر سکتا تھا۔ عیسائیت کی دنیا کا روحانی باپ "پوپ" اس کے نام سے کانپتا تھا۔ کبھی بڑے بڑے بادشاہ اسے خراج دیتے تھے۔ اس نے بڑے بڑے فلاسفروں کو پڑھا تھا۔ اس نے تاریخ عالم کا مطالعہ کیا تھا۔

اب یہی نپولین بے یار و مددگار' مفلس اور بیمار موت کی دہلیز پر تھا- اس شیر کو آہنی پنجرے میں بند کر دیا گیا تھا- نپولین اپنے جیلر سے کہتا کہ اگر تم مجھے کسی صحرا میں مقید کر دیتے تو میں اس طرح کبھی نہ مرتا- نپولین اپنی ایک یادداشت میں لکھتا ہے "جب میری گھوڑ سواری کی مشق پر پابندی لگا دی گئی تو ایک دن میں نے ایک حبشی کو ایک کھیت میں ہل چلاتے ہوئے دیکھا- میں نے جا کر اس کا ہل پکڑ لیا اور تمام کھیت میں ہل چلا دیا- جب میرے ساتھیوں کو معلوم ہوا کہ اس کھیت میں میں نے ہل چلایا ہے تو وہ بہت حیران ہوئے-

○

کوئی اور نہیں میں خود ہی اپنے زوال کا باعث بنا- میں نے اپنے بہت سے دشمن بنا لئے- نپولین نے خود ہی تمام الزامات اپنے سر لے لئے- اس کا کہنا تھا کہ جب میں اپنی آنکھیں بند کرتا ہوں تو میری تمام غلطیاں میرے ذہن کے پردے پہ ابھر آتی ہیں- اس کا کہنا تھا کہ شہنشاہ فرانس ایک اچھا انسان تھا لیکن وہ اپنے حواریوں کے ہاتھ میں کھلونا بنا ہوا تھا اور یہی چیز میری بربادی کا سبب بنی- اگر میں تیلے رانڈ کو اس کے عہدے سے ہٹا دیتا تو پھر بھی میں برباد نہ ہوتا- یہ اس کے حقیقت پسندانہ خیالات تھے-

○

اب سینٹ ہیلنا میں نئی سازش ہو رہی تھی کہ ڈاکٹر اومیرا کے جزیرے سے جانے کے بعد انیتو نامی ڈاکٹر نپولین کے علاج کے لئے بھیجا گیا لیکن وہ نپولین کے علاج پہ کوئی توجہ نہ دیتا تھا- یہ میڈیکل انڈنٹ بھی میڈم لیٹرا کی کوششوں سے کارسیکا سے آیا تھا- اس کے علاوہ دو پادری' ایک ملازم اور ایک باورچی بھی میڈم لیٹرا ہی نے بھیجا تھا- اب پانچ کارسیکن نپولین کے پاس تھے- ان میں سے صرف دو آدمی اچھے تھے- ایک لڑکا ملازم اور دوسرا باورچی- پادریوں میں سے ایک بہرہ تھا- پادریوں کو میڈم لیٹرا نے اس لئے بھیجا تھا کہ وہ نپولین کا عقیدہ عیسائیت پہ مضبوط کریں- یہ سب لوگ نپولین کے ساتھ اطالوی میں بات کرتے تھے جیسے جیسے دن گزرتے گئے کارسیکن ڈاکٹر کا رویہ بھی بدلتا گیا- اب کارسیکن ڈاکٹر کو نپولین سے کوئی ہمدردی نہ رہی تھی کیونکہ وہ ایک سازش کے تحت گورنر سے ملا ہوا تھا- اب نپولین بھی اس ڈاکٹر سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا- نپولین نے خود گورنر سے کہا کہ اسے واپس یورپ بھیج دیا جائے کیونکہ نپولین کی بیماری شدت اختیار کر چکی تھی اور ڈاکٹر اس کا کوئی علاج نہیں کرتا تھا- اب گورنر نے ان چاروں ملازموں کو واپس بھیج دیا- اب

نپولین نے اپنے ملازم مارچین سے کہا کہ اب میں تم پہ ہی اعتماد کرتا ہوں جب تک مجھ میں سانس ہے تم ہی میری تیمار داری کرتے رہنا۔ اب نپولین نے ایک خط اپنے رشتے داروں کو لکھوایا کہ میں موت کے بھیانک شکنجے میں جکڑا جا چکا ہوں۔ اب تم اگر میری کوئی مدد کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔ یہ خط روانہ کرنے کے بعد اس نے اپنی وصیت لکھوائی۔ نپولین اپنی وصیت پانچ گھنٹے تک بیٹھا لکھتا رہا۔

○

اس نے اپنی وصیت میں اعلان کیا کہ میرے مرنے کے بعد مجھے عیسائی عقیدے کے مطابق دفنایا جائے کیونکہ یہ صرف اس لئے ہے کہ میں پیدا ہی اس عقیدے کے خاندان میں ہوا تھا بیشک میں نے عیسائی تعلیمات پہ کبھی عمل نہیں کیا لیکن پھر بھی میری ماں کی خواہش ہے کہ میں عیسائیت عقیدے کو اختیار کروں۔ پھر اس نے اپنے بیٹے کے بارے میں وصیت کی کہ میری تمام امیدیں اسی سے وابستہ ہیں اس لئے میں اپنی بیوی سے کہتا ہوں کہ بیشک اگر وہ آسٹریا کی شہزادی ہے لیکن میرا بیٹا فرانسیسی ہے اس لئے وہ میرے بیٹے کو "یورپ" والوں کے ہاتھوں میں کھلونا نہ بننے دے اور میرے دشمنوں پہ کبھی اعتبار نہ کرے۔ میں اپنی موت سے پہلے مر رہا ہوں دراصل انگریز مجھے آہستہ آہستہ قتل کر رہے ہیں۔ میں اپنے تمام دشمنوں کو جو کہ میرے دوست تھے جن میں مارمونٹ' اوگوریو' تیلے رانڈ اور دوسرے دشمنوں کو معاف کرتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ "فرانس" بھی ان کو معاف کر دے گا۔

میں اپنی والدہ' بھائیوں اور بہنوں کو اپنے قریب محسوس کر رہا ہوں اور میں اپنی اطالوی جائداد ان میں تقسیم کرتا ہوں۔ میری اس جائداد کی قیمت دو ارب فرانک کے قریب ہے۔ ان میں سے آدھی ان جانثاروں کے نام کرتا ہوں جنہوں نے میرے ساتھ کام کیا۔

میں وصیت کرتا ہوں ان میں سے مونتھولون جو کہ میرا آخر تک ساتھی رہا ہے اس کو دو کروڑ فرانک دیئے جائیں۔ برٹ رانڈ اور مارچین کو پانچ پانچ لاکھ دیئے جائیں کیونکہ یہ بھی میرے آخری دنوں کے ساتھی رہے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ مارچین میرے کسی افسر کی بیوہ بیٹی سے شادی کر لے۔ سینٹ ہیلنا میں میرے تمام ملازم جو میرے ساتھ رہے ہیں ان کو ایک ایک لاکھ فرانک دیا جائے۔ میرے جو ساتھی جرنیل ایلبا میں جو میرے ساتھ رہے ہیں ان کے بچوں کو ایک ایک لاکھ فرانک دیا جائے۔

جزیرہ ایلبا کی زرعی زمین اور پچاس لاکھ فرانک' مال میسوں کا محل میرے تمام بھائی بہنوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

○

آج شہنشاہ نپولین کی طبیعت قدرے بہتر تھی اس نے اپنے ملازم برٹ رانڈ کو اپنے پاس بلایا۔ تکیے کو اپنی پشت پہ رکھا اور اس کے سہارے بیٹھ گیا کہنے لگا "برٹ رانڈ دیکھو! یہ دنیا کا کیسا قانون ہے۔ میں نے ساری زندگی لوگوں کو آزادیاں دلانے میں صرف کر دی اور آج میں خود زنجیروں میں جکڑا ہوا بیٹھا ہوں۔ اس کے بعد وہ لیٹ گیا۔ اپنا سر تکیے پہ رکھ لیا۔ ڈاکٹر نے پوچھا "کیا ہوا۔" شام تک اس کی طبیعت بہتر ہو گئی۔ اس نے ہینی بال کی مہموں کی کتاب پڑھنی شروع کی۔ اگلے دن صبح ۲۱ اپریل کی تھی۔ شام تک وہ ملازموں سے باتیں کرتا رہا۔ اب پادری بھی اس کے پاس آ گیا۔ اس نے ملازموں اور پادری سے کہا کہ اگر میں مر جاؤں تو مجھے پیرس میں دفن کرنا۔ اس وقت اس کی شیو بڑھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پہ ایک نور سا چھا گیا۔ اب اس پہ تبخیر معدہ کا شدید حملہ ہوا لیکن اس کے چہرے کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔ اس نے کہا "میری لیوزی اتنی اچھی نہیں تھی لیکن اب اچھی جوزفین بھی میرے پاس نہیں ہے۔ ہاں شائد تم نے جوزفین کو نہیں دیکھا وہ بہت خوبصورت تھی۔ کاش اس وقت میں اس کی بانہوں میں ہوتا۔ پھر اس نے اخبار منگوایا اور پڑھنا شروع کیا۔ ستائیس تاریخ کو اس نے اپنی وصیت دوبارہ منگوائی۔ اس نے جن باتوں کی پہلے وہ وضاحت نہ کر سکا تھا اب ان کی وضاحت کی۔ ہارتیں نے مال میسوں کے محل میں جو اسے قیمتی نیکلیس دیا تھا یہ اس نے مارچین کو دے دیا۔ پھر اس نے کہا کہ میں اب مر رہا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ مرنے کے بعد میرا پوسٹ مارٹم کیا جائے اور خاص طور پر میرے معدے کا معائنہ کیا جائے کیونکہ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میرے والد کی طرح مجھے بھی زہر دیا جاتا رہا ہے اور میرے بھائی لوئی کو بھی بتا دینا کہ میں چھ سال تک یہاں کی آب و ہوا سے مقابلہ کرتا رہا ہوں لیکن میری موت کسی اور وجہ سے واقع ہوئی ہے۔ پھر اس نے پیرس کی گورنمنٹ کو ایک خط لکھا کہ نپولین ایک طویل تکلیف دہ بیماری کے تحت مر گیا۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ میری لاش کو فرانس میں دفنایا جائے۔ پھر اس نے اپنی وصیت میں تبدیلی کی کہ "آجیشو" کے ضلع کی جائداد اور پچاس ہزار کے فرانک میرے بیٹے لیو کو دیئے جائیں۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے اکیلے چھوڑ دیا جائے۔ پھر اس نے اپنے منہ میں کچھ بڑبڑایا۔ مونتھولین نے اپنا کان اس کے منہ کے قریب

کر کے سنا کہ اس کے ٹوٹے پھوٹے الفاظ یوں تھے۔

"فرانس ...... آرمی ...... جوزفین ......"

یہ اس کے آخری الفاظ تھے۔

مونتھولین سے رونا شروع کر دیا۔

نپولین کے چہرے پہ موت کی تکلیف کے کوئی آثار نہ تھے۔ اس کی کھلی ہوئی آنکھیں چھت پہ مرکوز تھیں دراصل جیسے ہی شام کا سورج غروب ہوا تھا نپولین کی زندگی کا سورج بھی غروب ہو گیا۔

○

پڑھنے کی میز پر نپولین کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ پانچ انگریز سرجن اور تین انگریز فوج کے افسر اور تین فرانسیسی آدمی اس کے گرد کھڑے تھے کیونکہ وہ سرجن نپولین کا پوسٹ مارٹم کرنا چاہتے تھے۔ پھر ایک ڈاکٹر نے اس کا جگر نکال لیا اور پھر اسے دوسروں کو دکھایا کہ جیسے طالب علموں کو مخاطب کر رہا ہو۔ پھر اس نے دوسروں کو مخاطب کر کے کہا "دیکھا تم نے ---- سینٹ ہیلنا کی آب و ہوا سے جگر اس طرح متاثر ہوتا ہے۔ اور یہی نپولین کی موت کا باعث بنا۔

اس طرح ایک رپورٹ تیار کر کے انگریزوں نے فرانیسیوں کو اپنی بے گناہی کا ثبوت پیش کیا۔ پھر نپولین کی لاش مرنگو کی بنی ہوئی سنہری چادر میں لپیٹ دی گئی۔ پھر برطانیہ نے نپولین کی لاش یورپ نہ لے جانے دی۔ اسی جزیرے کی وادی میں قبر کھود دی گئی اور برطانوی جرنیل کے مطابق توپوں کی سلامی دی گئی۔ پھر جزیرے کے گورنر نے کہا کہ برطانیہ شہنشاہ نپولین کو معاف کرتا ہے۔ پھر اس قبر میں نپولین کو دفنا دیا گیا۔ اس کے بعد لانگ وڈ قید خانے کو نیلام کر دیا۔ لانگ وڈ قید خانے کو ایک کسان نے خرید لیا اور اس نے یہاں آٹا پیسنے کی چکی لگا لی۔ دوسرے دو کمرے گرا دیئے گئے اور یہاں سوروں کا باڑہ بنا دیا گیا۔

انگریزوں نے مرے ہوئے نپولین کے لئے ایک کام کیا کہ اس کی قبر پر ایک سنتری کا پہرہ لگا دیا۔ انیس سال تک جب شہنشاہ نپولین کو اس قبر سے نکال کر پیرس لایا گیا تو پھر یہ پہرہ ختم ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی جزیرے سے گورنر اور دوسری انتظامیہ لندن آ گئی۔ اب تمام انگلینڈ کے لوگ نپولین کی موت پہ افسوس کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ انگلینڈ نے اس بے وطن بادشاہ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔

کارسیکن ڈاکٹر جب اٹلی گیا اور اس نے لیوسین سے ملنے کی خواہش کی تو لیوسین نے

اس کو ملنے سے انکار کر دیا۔ "پارما" کے مقام پر میری لیوزی نے بھی اسے ملنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد یہ ڈاکٹر روم میں میڈم لیٹرا کے پاس گیا اور تین دن تک اس کے ساتھ نپولین کی باتیں کر کے روتا رہا۔ میڈم لیٹرا کا کہنا تھا کہ ابھی نپولین کو پندرہ سال مزید جینا چاہیئے تھا۔ میڈم لیٹرا کے بہت سے نواسے نواسیاں اور پوتیاں پوتے تھے لیکن وہ اندھی ہو چکی تھی اب بھی نپولین کے جاں نثار نپولین کی یاد میں وہی وردیاں پہنتے تھے۔ اور اسی کے دیئے ہوئے تمغے سینوں پہ سجاتے تھے۔ وہ "ویانہ" میں اپنے پوتے کے بارے میں خبریں حاصل کرتی رہتی تھی جب نپولین کا بیٹا لیون بیس سال کا ہوا تو اس کی ماں میری لیوزی نے میڈم لیٹرا سے بالکل قطع تعلق کر لیا۔

نپولین کی موت کے نو سال بعد بوربن خاندان کی حکومت ختم ہو گئی۔ نئے بادشاہ نے نپولین کا مجسمہ بنانے کا حکم دیا اور اس کو ایک چوک میں نصب کر دیا۔ میڈم لیٹرا اب بھی چلنے پھرنے کے قابل تھی اس نے اندھی آنکھوں سے بڑے فخر سے نپولین کے مجسمے کو دیکھا اور پھر کہا۔

"اب شہنشاہ نپولین پھر پیرس میں آ گیا ہے۔"